روایات

خروج یاجوج و ماجوج

تاریخ اور جرح و تعدیل کے میزان پر

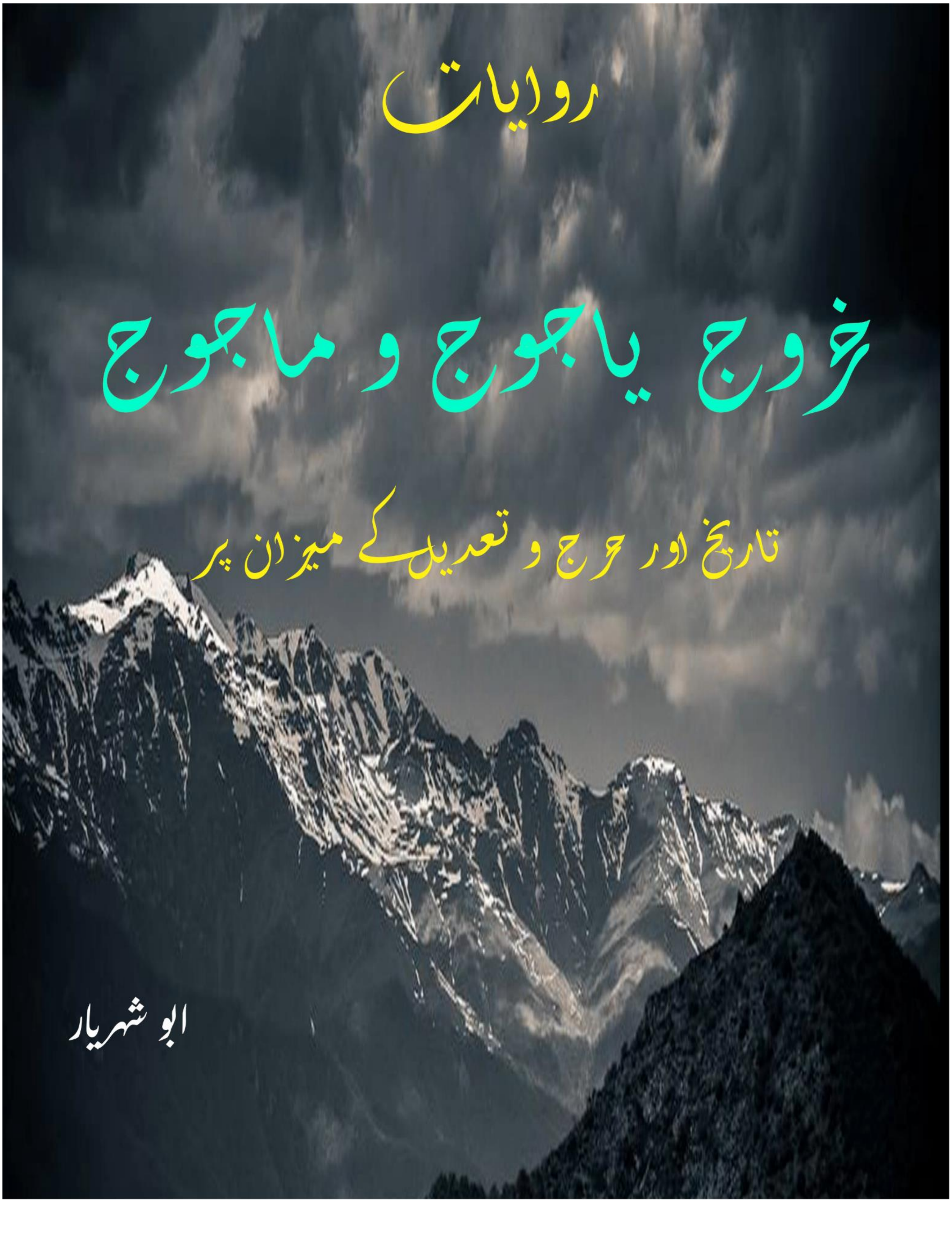

ابو شہریار

حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ

روایات

خروج یاجوج و ماجوج

تاریخ اور جرح و تعدیل کے میزان پر

بقلم

ابو شہریار

۲۰۱۷

www.islamic-belief.net

پیش لفظ

اس مختصر کتاب کا موضوع یاجوج وماجوج ہیں- اللہ تعالی نے خبر دی کہ جب خروج یاجوج وماجوج ہو گا تو وہ ہر بلندی سے نکل رہے ہوں گے اور منظر ایسا ہو گا جیسے سمندر کی موجیں گتھم گتھا ہو رہی ہوں یعنی یاجوج ماجوج تعداد میں بہت ہوں گے- یاجوج ماجوج کے حوالے سے علماء کے مضطرب اقوال ہیں بعض سلفی علماء کے نزدیک منگول یا ترک یاجوج وماجوج ہیں- بعض اہل چین کو یاجوج ماجوج قرار دیتے ہیں—ابو کلام آزاد اور غامدی کے نزدیک یافث بن نوح کی نسل کے لوگ یاجوج ماجوج ہیں جن میں پاکستان انڈیا چین مغربی ممالک آسٹریلیا سب شامل ہیں- غامدی صاحب کے نزدیک دجال اور یاجوج ماجوج ایک ہیں !

اہل کتاب کے مطابق جوج نام کا ایک لیڈر ہے اور اس کی قوم ماجوج ہے—ان کے پاس یاجوج کا کوئی تصور نہیں ہے—لیکن مسلمان علماء اس پر غور کیے بغیر اہل کتاب سے دلائل دینے لگ جاتے ہیں- یاجوج وماجوج اہل کتاب کے نزدیک ایک غلط نام ہے- لہذا اہل کتاب کی کتابوں سے دلائل دینا بے کار ہے- اہل کتاب میں ماجوج پر اختلافات ہیں مثلا موجودہ پروٹسٹنٹ نصرانی آج کل ایسٹرن آرتھوڈوکس نصرانییوں میں روسیوں کو ماجوج قرار دیتے ہیں- یہود میں مورخ جوسیفس کے مطابق سکوتی یا السكوثيون يا الإصقوث يا اسكيتهيا من اليونانية Skythia

کو قرار دیا ہے جن کا علاقہ آزر بائیجان وارمینا کا تھا- اسی کی بنیاد پر نصرانی سینٹ جیروم نے ان کا علاقہ بحر کیسپین کے قریب بتایا ہے—آجکل یہ علاقہ روس میں ہے لہذا کہا جا رہا ہے کہ روسی ماجوج ہیں—یہ قول مبنی بر جھل ہے—

مسلمانوں کا اس پر بھی اختلاف رہتا ہے کہ کیا دیوار چین اور سد سکندری، وہی دیوار ہے جو ذوالقرنین نے بنائی یا نہیں؟ ذوالقرنین کون تھے؟ سکندر یا کورش یا سائرس؟

راقم کے نزدیک اس وقت معلوم دنیا سے یاجوج ماجوج پوشیدہ ہیں- اس کتاب میں یاجوج ماجوج سے متعلق روایات کا جائزہ لیا گیا ہے- کتاب میں اس پر بھی غور کیا گیا ہے کہ قیامت کی نشانیاں کس ترتیب میں ہو سکتی ہیں جن کا علم صرف اور صرف اللہ تعالی کو ہے

ابو شہر یار

۲۰۱۷

فہرست

پیش لفظ 3
فہرست 4
یاجوج وماجوج کون ہیں؟ 6
یاجوج وماجوج یافث کی نسل سے ہیں؟ 9
یاجوج ماجوج نسل آدم میں سے ہیں 11
روایت کی پہلی سند: ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی روایت 12
روایت کی دوسری سند: عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ کی روایت 14
روایت کی تیسری سند: انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت 14
روایت کی چوتھی سند: ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت 14
قیامت کی نشانیوں میں اختلاف 17
امام بخاری کے مطابق: پہلی نشانی اگ ہے 18
امام مسلم کے مطابق پہلی نشانی سورج یا الدابۃ ہے 19
کیا کعبہ منہدم کیا جائے گا؟ 21
بیت المقدس کی آبادی، مدینہ کی بربادی؟ 24
اہل کتاب کے اشکالات 29
جوج اور اسکی قوم ماجوج 29
سورہ کہف اور اہل کتاب کے سوالات 32
ملحدین کے اشکالات 39
عرب جغرافیہ دانوں کے اشکالات 47
عصر حاضر کے علماء 51
ابو الکلام آزاد کا گمان 51
غامدی صاحب کی رائے 56
مناظر احسن گیلانی صاحب کی رائے 57

ڈاکٹر اسرار احمد کی رائے 60
روایات یاجوج وماجوج 61
حدیث ا: یاجوج وماجوج کی دیوار میں دور نبوی میں سوراخ ہوا 61
حدیث ۲ : یاجوج وماجوج کی دیوار میں کوئی سوراخ نہ ہوا 62
حدیث ۳ : یاجوج ماجوج میں ہر ایک کے ہاں ہزار بچے ہیں؟ 66
حدیث ۴ : خروج یاجوج وماجوج کے بعد بھی لوگ حج کریں گے / نہیں کریں گے ؟ 67
حدیث ۵ : پرندے یاجوج ماجوج کھا جائیں گے ؟ 71
حدیث ۶ : مسلمانوں کے مویشی درندے بن جائیں گے یاجوج ماجوج کھا جائیں گے ؟ 82
حدیث ۷ : جنگیں ختم نہ ہوں گی حتی کہ یاجوج ماجوج نکل آئیں گے 84
اختتام 86

یاجوج وماجوج کون ہیں؟

فَتَاوَى الإِمامِ النَّوَوي المُسمَّاة: "بالمَسَائل المَنْثورَة" از أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي (المتوفى: 676هـ)
کے مطابق امام النووی نے کہا

هم من ولد آدم من حواءَ عند جماهير العلماء، وقيل: إنهم من بني آدم لا من حواءَ، فيكونون إخوتنا لأب، ولم يثبت في قدْر أعمارهم شيء، وذكر المفسرون وأهل التاريخ في ذلك أشياء لا تثبت.

یاجوج ماجوج آدم کی اولاد میں سے ہیں حواءَ سے ہیں جمہور علماء کے مطابق اور کہا جاتا ہے یہ بنی آدم ہیں لیکن بنی حواءَ نہیں ہیں … اور اہل تاریخ اور مفسرین نے باتیں بیان کی ہیں جو ثابت نہیں ہیں

تفسیر ابن کثیر میں ابن کثیر لکھتے ہیں:

وَقَدْ حَكَى النَّوَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي شَرْحِ مُسْلِمٍ عَنْ بَعْضِ النَّاسِ إن يأجوج ومأجوج خلقوا من منى خرج من آدم، فاختاط بالتراب فخلقوا من ذلك فعلى هذا يكونون مخلوقين من آدم وليس من حواء.

قال ابن كثير : (وهذا قول غريب جدًا، ثم لا دليل عليه لا من عقل ولا من نقل، ولا يجوز الاعتماد هاهنا على ما يحكيه بعض أهل الكتاب لما عندهم من الأحاديث المفتعلة - وَفِي مُسْنَدِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «وَلَدَ نُوحٌ ثَلَاثَةً: سَامٌ أَبُو الْعَرَبِ وَحَامٌ أَبُو السُّودَانِ، وَيَافِثُ أَبُو التُّرْكِ)

اور نووی نے شرح صحیح مسلم میں بعض لوگوں سے حکایت کیا ہے کہ یاجوج وماجوج اس منی سے بنے جو آدم سے نکلی- پس اس میں مٹی مل گئی پس اس سے ایک مخلوق بنی جو آدم سے تھی، **حواء** سے نہ تھی

نووی کے اس قول کا ذکر کر کے ابن کثیر کہتے ہیں: یہ قول بہت عجیب ہے پھر اس پر کوئی دلیل نہیں نہ اس میں عقل ہے نہ نقل ہے اور نہ اس پر اعتماد جائز ہے، بعض اہل کتاب کی احادیث **المفتعلة** کی حکایت ہے اور مسند امام احمد میں سَمُرَةَ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نوح کی تین اولاد تھیں سام جو عربوں کے باپ ہیں، حام جو ابو سوڈان ہیں اور یافث جو ترکوں کے باپ ہیں

فتاوى الرملي از شهاب الدين أحمد بن حمزة الأنصاري الرملي الشافعي (المتوفی: 957ه-) کے فتوی کے مطابق

(فَأَجَاب) بِأَنَّ الصَّحِيحَ أَنَّهُمْ مِنْ نَسْلِ آدَمَ وَحَوَّاءَ لِأَنَّهُمْ مِنْ أَوْلَادِ يَافِث بْنِ نُوحٍ وَحُكِيَ عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ أَنَّهُ قَالَ احْتَلَمَ آدَم - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - فَاخْتَلَطَ مَاؤُهُ بِالتُّرَابِ فَأَسِفَ عَلَى ذَلِكَ فَخُلِقُوا مِنْ ذَلِكَ الْمَاءَ فَهُمْ مُتَّصِلُونَ بِنَا مِنْ جِهَةِ الْأَبِ لَا مِنْ جِهَةِ الْأُمِّ وَهَذَا ضَعِيفٌ لَا يُعَوَّلُ عَلَيْهِ؛ لِأَنَّ الْأَنْبِيَاءَ - عَلَيْهِمْ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - لَا يَحْتَلِمُونَ.

صحیح یہ ہے کہ یاجوج وماجوج نسل آدم وحوا میں سے ہیں کیونکہ یہ یافث بن نوح کی اولاد ہیں اور کعب الاحبار سے روایت ہے کہ آدم علیہ السلام کو احتلام ہوا پس ان کا پانی مٹی سے ملا ان کو افسوس ہوا پس اس پانی سے ان کو خلق کیا گیا پس یہ اپنے باپ کی شکل پر تھے ماں کی شکل پر نہیں تھے اور یہ ضعیف قول ہے اس پر عقل نہیں اتی کیونکہ انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا

اہل تشیع کی کتاب الکافی از کلینی کے مطابق

الحسين بن محمد الاشعري، عن معلى بن محمد، عن أحمد بن محمد بن عبدالله، عن العباس بن العلاء، عن مجاهد، عن ابن عباس قال: سئل أمير المؤمنين (ع) عن الخلق فقال: خلق الله ألفا ومائتين في البر وألفا ومائتين في البحر وأجناس بني آدم سبعون جنسا والناس ولد آدم ما خلا يأجوج ومأجوج

مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے امیر المومنین علی علیہ السلام سے سوال کیا مخلوق کے بارے میں پس علی نے جواب دیا : اللہ تعالی نے ۱۲۰۰ مخلوقات سمندر میں پیدا کیں اور ۱۲۰۰ خشکی پر اور بنی آدم کی جنس میں سے ۷۰ وہ ہیں جو اولاد آدم بنی انسان ہیں ان کو چھوڑ کر جو رہ گئیں وہ یاجوج ماجوج ہیں

اس قول میں اشتباہ ہے کہ یاجوج ماجوج کیا انسان ہیں یا نہیں-

لغت کی کتابوں میں عربوں میں ایک لفظ النَّسْنَاسُ بھی ملتا ہے جس کی تفصیل ہے

النَّسْنَاسُ بِفَتْحِ الْأَوَّلِ قِيلَ ضَرْبٌ مِنْ حَيَوَانَاتِ الْبَحْرِ وَقِيلَ جِنْسٌ مِنْ الْخَلْقِ يَثِبُ أَحَدُهُمْ عَلَى رِجْلٍ وَاحِدَةٍ.[1]

النَّسْنَاسُ ... حیوانات سمندر میں سے اور کہا جاتا ہے مخلوق میں سے ایک جنس جو ایک ٹانگ سے ہو

کتاب كتاب الألفاظ از ابن السكيت، أبو يوسف يعقوب بن إسحاق (المتوفى: 244هـ) کے مطابق

وزعم أبو عمرو أن النسناس: الجوع. النسناس سے مراد بھوک ہے

[1] المصباح المنير في غريب الشرح الكبير از أحمد بن محمد بن علي الفيومي ثم الحموي، أبو العباس (المتوفى: نحو 770هـ)

مجمع بحار الأنوار في غرائب التنزيل ولطائف الأخبار از جمال الدين، محمد طاهر بن علي الصديقي الهندي الفَتَّنِي الكجراتي (المتوفى: 986ھ) کے مطابق

قيل: هم يأجوج ومأجوج، وقيل: خلق على صورة الناس، أشبهوهم في شيء وخالفوهم في شيء وليسوا من بني آدم، وقيل: هم بنو آدم. ومنه: إن حيا من عاد عصوا رسولهم فمسخهم الله "نسناسًا" لكل رجل منهم يد ورجل من شق واحد، ينقزون كنقز الطائر، ويرعون كرعي البهائم، ونونها مكسورة وقد تفتح.

النَّسْنَاسُ .. کہا جاتا ہے یہ یاجوج وماجوج ہیں جو انسان کی صورت ہیں، بعض میں ان سے ملتے جلتے ہیں اور بعض میں الگ–اور یہ بنی آدم میں سے نہیں ہیں اور کہا جاتا ہے بعض سانپوں نے قوم عاد میں سے رسولوں سے بغاوت کی لہذا ان کو مسخ کر دیا گیا اور اللہ نے ان کو نسناسا بنا دیا ان کے پیر میں ہاتھ ہے ......

تفسیر روح البيان از إسماعيل حقي بن مصطفى الإستانبولي الحنفي الخلوتي , المولى أبو الفداء (المتوفى: 1127ھ) میں ہے

النسناس وهم الذين يتشبهون بالناس وليسوا بالناس وهم يأجوج ومأجوج او حيوان بحرى صورته كصورة الإنسان او خلق على صورة الناس أشبهوهم فى شىء وخالفوهم فى شىء وليسوا من بنى آدم وقيل هم من بنى آدم- روى- ان حيا من عاد عصوا رسولهم فمسخهم الله نسناسا لكل رجل منهم يد ورجل من شق واحد ينقز كما ينقز الطير ويرعون كما ترعى البهائم

النسناس ... یہ یاجوج وماجوج ہیں یا سمندری حیوان ہیں جو انسانوں کی صورت ہیں

غریب الحدیث میں ابن جوزی نے ایک قول بیان کیا

قَالَ أَبُو هُرَيْرَة النسناس الَّذين يشبهون النَّاس وَلَيْسوا بِالنَّاسِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: النسناس وہ ہیں جو انسانوں جیسے ہیں لیکن انسان نہیں ہیں

معجم ابن الأعرابي کی روایت ہے

نا عَبَّاسٌ، حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ذَهَبَ النَّاسُ، وَبَقِيَ النَّسْنَاسُ، يُشَبَّهُونَ بِالنَّاسِ وَلَيْسُوا بِنَاسٍ

ابوہریرہ نے کہا انسان چلے گئے اور رہ گئے - جو لوگوں سے ملتے جلتے ہیں لیکن ناس نہیں ہیں

بحر الحال عربی میں النسناس کے لفظ کو مفسرین نے یاجوج ماجوج پر لگایا ہے اور اس سے مراد حقیقی اور مجازی معنی دونوں لئے گئے ہیں - اگر حقیقی لئے جائیں تو اس کا مفہوم بیان کیا گیا ہے کہ یاجوج ماجوج انسانوں سے الگ ہیں لیکن انسانوں سے ملتے جلتے ہیں

یاجوج وماجوج یافث کی نسل سے ہیں؟

مسلمان عموما لکھ دیتے ہیں کہ یاجوج وماجوج یافث کی نسل سے ہیں لیکن اس کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ یہ اقوال بھی اسرائیلیات میں سے ہیں جہاں یاجوج کا تو کوئی ذکر ہی نہیں - یہودیوں نے توریت گھڑتے ہوئے اس کی کتاب پیدائش میں درج کیا

نوح کے بیٹے

18 نوح کے جو بیٹے اُس کے ساتھ کشتی سے نکلے
سِم، حام اور یافت تھے۔ حام کنعان کا باپ تھا۔ 19 دنیا
بھر کے تمام لوگ اِن تینوں کی اولاد ہیں۔
20 نوح کسان تھا۔ شروع میں اُس نے انگور کا باغ
لگایا۔ 21 انگور سے مَے بنا کر اُس نے اِتنی پی لی کہ وہ
نشے میں دُھت اپنے ڈیرے میں ننگا پڑا رہا۔ 22 کنعان
کے باپ حام نے اُسے یوں پڑا ہوا دیکھا تو باہر جا کر
اپنے دونوں بھائیوں کو اُس کے بارے میں بتایا۔ 23 یہ سن
کر سِم اور یافت نے اپنے کندھوں پر کپڑا رکھا۔ پھر وہ
اُلٹے چلتے ہوئے ڈیرے میں داخل ہوئے اور کپڑا اپنے
باپ پر ڈال دیا۔ اُن کے منہ دوسری طرف مڑے رہے
تاکہ باپ کی برہنگی نظر نہ آئے۔
24 جب نوح ہوش میں آیا تو اُس کو پتا چلا کہ سب
سے چھوٹے بیٹے نے کیا کیا ہے۔ 25 اُس نے کہا، ”کنعان
پر لعنت! وہ اپنے بھائیوں کا ذلیل ترین غلام ہوگا۔
26 مبارک ہو رب جو سِم کا خدا ہے۔ کنعان سِم کا
غلام ہو۔ 27 اللہ کرے کہ یافت کی حدود بڑھ جائیں۔
یافت سِم کے ڈیروں میں رہے اور کنعان اُس کا غلام ہو۔“
28 سیلاب کے بعد نوح مزید 350 سال زندہ رہا۔
29 وہ 950 سال کی عمر میں فوت ہوا۔

سم یا سام (جس نسل سے بنی ابراھیم ہیں) ان کی برتری باقی اقوام پر کی گئی خاص طور پر حام (افریقہ والوں) پر - حام کو سام کا غلام بنا دیا گیا اور یافث (چینی، چپٹی ڈھال جیسی شکل کے لوگوں) کے لئے برکت کی خبر دی گئی - اس طرح رہتی دنیا کی تمام

اقوام عالم کو نوح کی نسل سے بتایا گیا- قرآن اس کا رد کرتا ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا کہ کشتی نوح میں صرف نوح ہی نہیں ان پر ایمان لانے والے لوگ بھی تھے

اس طرح وہ اقوام جو مڈل ایسٹ کی نہیں ہیں یا افریقی نہیں ہیں وہ تمام یافث کی نسل کی ہو جاتی ہیں –

توریت میں مزید ہے

The sons of Japheth; Gomer, and Magog, and Madai, and Javan, and Tubal, and Meshech, and Tiras.
And the sons of Gomer; Ashkenaz, and Riphath, and Togarmah.

Genesis 10:2- 3

نوح کی اولاد

10 یہ نوح کے بیٹوں سِم، حام اور یافت کا نسب نامہ ہے۔ اُن کے بیٹے سیلاب کے بعد پیدا ہوئے۔

یافت کی نسل

2 یافت کے بیٹے جُمر، ماجوج، مادی، یاوان، تُوبل، مسک اور تیراس تھے۔ **3** جُمر کے بیٹے اشکناز، ریفت اور تُجرمہ تھے۔ **4** یاوان کے بیٹے اِلیسہ اور ترسیس تھے۔ کِتّی اور دودانی بھی اُس کی اولاد ہیں۔ **5** وہ اُن قوموں کے آبا و اجداد ہیں جو ساحلی علاقوں اور جزیروں میں پھیل گئیں۔ یہ یافت کی اولاد ہیں جو اپنے قبیلے اور ملک میں رہتے ہوئے اپنی اپنی زبان بولتے ہیں۔

اس میں ماجوج کا ذکر ہے کہ وہ یافث کی نسل ہے- لیکن یاجوج کا ذکر و نام یہود و نصاری کو معلوم نہیں- کہنے کا مقصد ہے کہ دلیل بودی ہے کہ یاجوج وماجوج یافث کی نسل سے ہیں

ابن إبي حاتم اور امام الحاكم ،إبي الجوزاء عن ابن عباس کی سند سے روایت کرتے ہیں[2]

---

[2] ابن حجر: في سنده ضعف.
ابن حجر کہتے ہیں اس کی اسناد میں ضعف ہے

عن ابن عباس –رضي الله عنهما– أن رسول الله –صلى الله عليه وسلم–: (ولد لنوح سام وحام ويافث، فولد لسام العرب وفارس الروم، وولد لحام القبط والبربر والسودان، وولد ليافث يأجوج ومأجوج والترك والصقالية)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نوح کے ہاں سام اور حام اور یافث پیدا ہوئے۔ سام کے ہاں عرب اور فارس اور روم پیدا ہوئے، حام کے ہاں قبطی اور بربر اور سوڈانی پیدا ہوئے اور یافث کے ہاں یاجوج و ماجوج، ترک اور سسلی والے پیدا ہوئے

تفسیر البحر المديد في تفسير القرآن المجيد از أبو العباس أحمد بن محمد بن المهدي بن عجيبة الحسني الأنجري الفاسي الصوفي (المتوفى: 1224ھ) کے مطابق

قال السدي: الترك سُرْبَة من يأجوج ومأجوج

السدی نے کہا: ترک (قوم) یاجوج ماجوج کے ہجوم میں سے ہیں[3]

یاجوج ماجوج نسل آدم میں سے ہیں

ایک مشہور روایت ہے کہ یاجوج وماجوج آدم علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں جس کو کوفیوں اور بصریوں نے روایت کیا ہے- اس پر صحیح بخاری کی حدیث پیش کی جاتی ہے

حدیث نمبر: 4741

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: "يَا آدَمُ، يَقُولُ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، فَيُنَادَى بِصَوْتٍ، إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ، قَالَ: يَا رَبِّ، وَمَا بَعْثُ النَّارِ ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ أُرَاهُ، قَالَ: تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، فَحِينَئِذٍ تَضَعُ الْحَامِلُ حَمْلَهَا، وَيَشِيبُ الْوَلِيدُ، وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ سورة الحج آية 2، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى تَغَيَّرَتْ وُجُوهُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ، ثُمَّ أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَكَبَّرْنَا". قَالَ أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ الْأَعْمَشِ: وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى سورة الحج آية 2، وَقَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، وَقَالَ جَرِيرٌ، وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ،وَأَبُو مُعَاوِيَةَ 0 سَكْرَى وَمَا هُمْ بِسَكْرَى

[3] ترک قوم سے مراد منگول ہیں

.ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا، کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک قیامت کے دن آدم علیہ السلام سے فرمائے گا۔ اے آدم! وہ عرض کریں گے، میں حاضر ہوں اے رب! تیری فرمانبرداری کے لیے۔ پروردگار آواز سے پکارے گا[4] اللہ حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد میں سے دوزخ کا جتھا نکالو۔ وہ عرض کریں گے اے پروردگار! دوزخ کا جتھا کتنا نکالوں۔ حکم ہو گا (راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں) ہر ہزار آدمیوں میں نو سو ننانوے (گویا ہزار میں ایک جنتی ہو گا) یہ ایسا سخت وقت ہو گا کہ پیٹ والی کا حمل گر جائے گا اور بچہ (فکر کے مارے) بوڑھا ہو جائے گا (یعنی جو بچپن میں مرا ہو) اور تو قیامت کے دن لوگوں کو ایسا دیکھے گا جیسے وہ نشہ میں متوالے ہو رہے ہیں حالانکہ ان کو نشہ نہ ہو گا بلکہ اللہ کا عذاب ایسا سخت ہو گا(یہ حدیث جو صحابہ حاضر تھے ان پر سخت گزری۔ ان کے چہرے (مارے ڈر کے) بدل گئے۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تسلی کے لیے فرمایا (تم اتنا کیوں ڈرتے ہو) اگر یاجوج ماجوج (جو کافر ہیں) کی نسل تم سے ملائی جائے تو ان میں سے نو سو ننانوے کے مقابل تم میں سے ایک آدمی پڑے گا۔ غرض تم لوگ حشر کے دن دوسرے لوگوں کی نسبت (جو دوزخی ہوں گے) ایسے ہو گے جیسے سفید بیل کے جسم پر ایک بال کالا ہوتا ہے یا جیسے کالے بیل کے جسم پر ایک دو بال سفید ہوتے ہیں اور مجھ کو امید ہے تم لوگ سارے جنتیوں کا چوتھائی حصہ ہو گے (باقی تین حصوں میں اور سب امتیں ہوں گی)۔ یہ سن کر ہم نے اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ تم تہائی ہو گے ہم نے پھر نعرہ تکبیر بلند کیا پھر فرمایا نہیں بلکہ آدھا حصہ ہو گے (آدھے حصہ میں اور امتیں ہوں گی)ہم نے پھر نعرہ تکبیر بلند کیا

روایت کی پہلی سند : ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ عنہ کی روایت

اس کی سند میں راوی کو شک ہے کہ یہ قول نبی ہے۔ کتاب المنتخب من مسند عبد بن حمید ***اسی روایت کی سند ہے***

حَدَّثَني مُحَاضِرُ بْنُ الْمُوَرِّعِ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أبي سعيد -فيما أرى- قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبِي صَالِحٍ [5] ، ابی سعید الخدری سے روایت کرتے ہیں جیسا وہ دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایَا

[4] اس میں صوت پکار کا لفظ ہے جس کو صرف امام بخاری نے روایت کیا ہے

[5] الْأَعْمَشُ کی ابی صالح سے روایت ؟
الْأَعْمَشُ کئی ابی صالح سے بغیر نام لئے روایت کرتے ہیں مثلا
ایک ان میں أَبِي صَالِحٍ باذام یا باذان ابو صالح مولى أم هانئ بنت أبي طالب ہیں

دوسرے أَبُو صَالِحٍ صَاحِبُ الْأَعْمَشِ أَبُو سُهَيْلٍ ہیں (المعرفه و التاريخ از الفسوی)- محققین کے مطابق أَبُو سُهَيْلِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانُ بنُ عَبْدِ الله

تیسرے أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ الزَّيَّاتُ مولى جويرية بنت الأحمس الغطفانی ہیں جن سے الْأَعْمَشِ روایت کرتے ہیں - امام احمد اور ابن سعد کے مطابق دوسرے اور تیسرے ابو صالح ایک ہی ہیں

مسند احمد میں جب بھی اعمش ، ابی صالح سے روایت کرتا ہے شعيب الأرنؤوط اس کو السمان بنا دیتے ہیں جبکہ تین ابی صالح میں سے صرف السمان ہیں کوئی وضاحت نہیں ہے

چوتھے أبي صالح الحنفي ہیں جن سے بعض اوقات یہ الْأَعْمَشِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي صالح الحنفي (عبد الرحمن بن قيس) کے واسطے سے بھی روایت کرتے ہیں

یاد رہے کہ الْأَعْمَشِ مدلس بھی ہیں ابی صالح سے عن سے روایت کرتے ہیں تو أبي صالح الحنفي بھی ہو سکتے ہیں - الْأَعْمَشِ کی روایات میں واضح نہیں ہوتا کہ ابی صالح کون سے ہیں یہاں تک کہ ابی صالح خود کعب الاحبار سے بھی روایت کرتے ہیں

ابی صالح کی کعب الاحبار سے روایت

معرفہ و التاريخ کی روایت ہے جس میں الأعمش کسی ابی صالح سے وہ کعب سے بھی روایت کرتے ہیں کہ دنیا کی عمر ٦٠٠٠ سال ہے

أخبرنا أبو القاسم إسماعيل بن أحمد السمرقندي، أنا محمد بن هبة الله بن الحسن، أنا محمد بن الحسين بن محمد بن الفضل، أنا أبو محمد بن جعفر، نا يعقوب، نا قبيصة، نا سفيان، عن الأعمش، عن كعب قال: الدنيا ستة آلاف سنة. كذا قال، وانما يرويها الأعمش عن أبي صالح عن كعب

كتاب الفتن از نعيم بن حماد کی روایت ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، قَالَ: قَالَ كَعْبٌ، وَمَسْجِدُ الْمَدِينَةِ يُبْنَى

كتاب الفتن از نعيم بن حماد کی روایت ١٨٢٨ ہے

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ كَعْبٍ

سنن الدارمی میں ہے

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، قَالَ: قَالَ كَعْبٌ: «مَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ، كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ»

مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت ہے

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ , عَنِ الْأَعْمَشِ , عَنْ أَبِي صَالِحٍ , عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضَمْرَةَ , عَنْ كَعْبٍ قَالَ: «مَنْ أَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَسَمِعَ وَأَطَاعَ فَقَدْ تَوَسَّطَ الْإِيمَانَ , وَأَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ»

اسی کتاب کی ایک اور روایت 35975 ہے

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «بَدَأَ اللَّهُ تَعَالَى بِخَلْقِ السَّمَوَاتِ يَوْمَ الْأَحَدِ فَالْأَحَدُ وَالِاثْنَانِ وَالثُّلَاثَاءَ وَالْأَرْبِعَاءُ وَالْخَمِيسُ وَالْجُمُعَةُ وَجَعَلَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ سَنَةٍ»

الشريعة از أبو بكر محمد بن الحسين بن عبد الله الآجُرِّيّ البغدادي (المتوفى: 360هـ) کی روایت ہے

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ , عَنِ الْأَعْمَشِ , عَنْ أَبِي صَالِحٍ , عَنْ كَعْبٍ يَعْنِي كَعْبَ الْأَحْبَارِ قَالَ: «لَا تَقْتُلُوا عُثْمَانَ , وَاللَّهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَيَسْتَحِلَّنَّ الْقَتْلُ مَا بَيْنَ دُرُوبِ الرُّومِ إِلَى صَنْعَاءَ , وَلَيَكُونُنَّ فِتَنٌ وَضَغَائِنُ»

روایت کی دوسری سند : عِمرَانَ بن ِ حُصَینٍ رضی اللّٰہ عنہ کی روایت

یہ روایت مسند احمد اور دیگر کتب میں اس سند سے ہے

حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ

اس میں قتادہ نے عن سے روایت کیا ہے

روایت کی تیسری سند :انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ کی روایت

صحیح ابن حبان میں ہے

أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: نَزَلَتْ {يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ} [الحج: 1] عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ حَتَّى ثَابَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ: "أَتَدْرُونَ أَيُّ يوم هذا؟ يوم يقول الله جلا وَعَلَا لِآدَمَ يَا آدَمُ قُمْ فَابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ" 1 فَكَبُرَ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ وَإِنَّ مَعَكُمْ لَخَلِيقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا كَثَّرَتَاهُ: يأجوج ومأجوج ومن هلك من كفر الجن والإنس

اس میں قتادہ نے عن سے روایت کیا ہے - اس میں حسن بصری ہیں جو مدلس ہیں

روایت کی چوتھی سند : ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ کی روایت

مسند الشاميين از طبرانی میں ہے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْعَلَّافُ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، انبا نَافِعُ بْنِ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ {يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا} [المزمل: 17] ثُمَّ قَالَ: " ذَلِكَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، وَذَلِكَ يَوْمٌ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِآدَمَ: قُمْ فَابْعَثْ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ، فَقَالَ: مِنْ كَمْ يَا رَبِّ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَيَنْجُو وَاحِدٌ " فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ

معلوم ہوا کہ ابی صالح کبھی تو براہ راست کعب سے روایت کرتے ہیں جبکہ بعض اوقات ان کے مطابق ان کے اور کعب الاحبار کے بیچ میں عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضَمْرَةَ ہوتے ہیں

بَصُرَ ذَلِكَ فِي وُجُوهِهِمْ: «إِنَّ بَنِي آدَمَ كَذَا وَكَذَا، وَإِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِنْ وَلَدِ آدَمَ، وَإِنَّهُ لَا يَمُوتُ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتَّى يَرِثَهُ لِصُلْبِهِ أَلْفُ رَجُلٍ، فَفِيهِمْ وَفِي أَشْبَاهِهِمْ جُنَّةٌ لَكُمْ»

اس کی سند میں عثمان بن عطاء بن أبي مسلم الخراسانی ہے جو ضعیف ہے - ضعفه مسلم، ويحيى بن معين، والدارقطني. وقال الجوزجاني: ليس بالقوي وقال ابن خزيمة: لا أحتج به.

مستدرک الحاکم میں اس روایت کی سند میں هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ ہے جو مختلط تھے

الغرض یہ متن کئی سندوں سے ہے -

اس روایت کے الفاظ قابل غور ہیں

اگر یاجوج ماجوج کی نسل تم سے ملائی جائے تو ان میں سے نو سو ننانوے کے مقابل تم میں سے ایک آدمی پڑے گا

یعنی بنی آدم میں ہونے کے باوجود باقی لوگوں کی تعداد ان سے بہت کم ہے – جبکہ آج دنیا کی آبادی معلوم ہے اس کے کونے کونے میں انسان جا چکا ہے - اگر یاجوج وماجوج ہیں تو وہ نظر کیوں نہیں آتے ؟ راقم کے نزدیک اس کا جواب قرآن میں ہے کہ جب وہ خروج کریں گے تو بلندیوں سے نکلیں گے اور تعداد اس قدر ہو گی کہ موج پر موج ہوں گے – یاجوج ماجوج زمین میں سے ہی پہاڑوں پر سے نکلیں گے [6] کیونکہ آیت میں حدب کا لفظ ہے جس سے مراد بلندی ہے [7]

مرتفع منحدر كجبل وأكمة

سطح مرتفع گھاٹی جیسے پہاڑ یا ٹیلا

ان کی نسل کو اللہ بڑھا رہا ہے اور آخری نشانی کے طور پر ان کا خروج روک رکھا ہے

---

[6] اس کا مطلب ہے کہ یاجوج ماجوج کسی Hibernation والی کیفیت میں زیر زمین سو رہے ہیں لیکن خسف ارض پر جو بھونچال ہو گا اس سے یہ جاگ اٹھیں گے

[7] یاجوج ماجوج کوہ طور سے بھی نکل رہے ہوں گے کیونکہ قرآن میں کوئی استثنی نہیں ہے

یہ بات کسی صحیح حدیث میں نہیں کہ یاجوج وماجوج یافث بن نوح کی نسل سے ہیں- یاجوج ماجوج نبی آدم میں سے ہیں لیکن بنی حوا میں سے نہیں یہ کعب الاحبار کا قول ہے- ایسا ایک قول کہ جس میں مبہم انداز میں یاجوج ماجوج کو انسانوں سے الگ قرار دیا گیا ہے علی رضی اللہ عنہ سے الکافی میں بھی نقل کیا گیا ہے

قیامت کی نشانیوں میں اختلاف

قرآن کے مطابق جو نشانیاں ظاہر ہوں گی ان میں تین ہیں

عیسیٰ علیہ السلام کو علم للساعة کہا گیا ہے

دابہ الارض کا نکلنا ہو گا

دیوار ذوالقرنین کا گرنا اور یاجوج ماجوج کا نکلنا

قرآن کے مطابق ایک نشانی الدابۃ ہے

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ

پس جب ان پر ہمارا قول واقع ہو گا ہم ان کے لئے زمین سے جانور نکالیں گے جو کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں لاتے

اور آخری یاجوج وماجوج کا خروج ہے-

قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا (98) وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا (99)

یہ (دیوار) میرے رب کی رحمت ہے پس جب میرے رب کا وعدہ (قیامت) آئے گا اس کو تہس نہس کرے گا اور سچا ہے میرے رب کا وعدہ—اور اس روز ہم ایک دوسرے کو چھوڑ دیں گے کہ موج کی طرح بعض پر اور صور میں پھونک ماری جائے گی پس ہم سب کو جمع کریں گے

اس آیت کے مطابق خروج یاجوج سب سے آخری نشانی ہے

شوکانی تفسیر میں کا قول لکھتے ہیں

(وتركنا بعضهم) : (يحتمل أن الضمير يعود إلى يأجوج ومأجوج ، وأنهم إذا خرجوا على الناس من كثرتهم واستيعابهم للأرض كلها يموج بعضهم ببعض

وترکنا بعضھم میں امکان ہے کہ ضمیر پلٹتی ہو یاجوج ماجوج کی طرف - اور یہ جب لوگوں پر نکلیں گے تو اپنی کثرت کی بنا زمین پر ایسا لگے گا جیسے موجیں ایک دوسرے میں جا رہی ہوں

اس تفسیر کو ابو بکر الجزائری نے بھی ایسر التفاسیر لکلام العلی الکبیر میں نقل کیا ہے

وتركنا بعضهم: أي يأجوج ومأجوج أي يذهبون ويجيئون في اضطراب كموج البحر.

امام بخاری کے مطابق: پہلی نشانی اگ ہے

امام بخاری کے مطابق قیامت کی پہلی نشانی اگ ہو گی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے کر جائے گئ

- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا الفَزَارِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَلَغَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلاَمٍ مَقْدَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ فَأَتَاهُ، فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلاَثٍ لاَ يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ قَالَ: مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الجَنَّةِ؟ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ الوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ؟ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ إِلَى أَخْوَالِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «خَبَّرَنِي بِهِنَّ آنِفًا جِبْرِيلُ» قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذَاكَ عَدُوُّ اليَهُودِ مِنَ المَلاَئِكَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ المَشْرِقِ إِلَى المَغْرِبِ

عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جو یہودی عالم تھے انہوں نے رسول اللہ سے آزمائشی سوالات کیے کہ یہ جان سکیں کہ رسول اللہ واقعی اللہ کے نبی ہیں یا نہیں لہذا انہوں نے یہودی روایات کا تقابل رسول اللہ کے جوابات سے کیا اور ان پر ایمان لائے –ان کے سوالات میں سے ایک سوال تھا کہ قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے؟ جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الوحی کی گئی کہ پہلی نشانی ایک اگ جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے کر جائے گی –اس کی عبد اللہ بن سلام نے تصدیق کی

پہلی نشانی اگ ہے –علماء کہتے ہیں اس سے مراد حرب یا جنگ ہے جو لوگوں کو مجبور کرے گی کہ وہ مشرق سے مغرب کی طرف جائیں-

پہلی نشانی اگ ہے اغلبا یہود کا قول بھی ہے کیونکہ اس کی تصدیق عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کی اور یہ کعب الاحبار سے بھی مروی ہے۔ کتاب الفتن از نعیم بن حماد کی روایت ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ كَعْبٍ قَالَ: «يُوشِكُ نَارٌ تَخْرُجُ بِالْيَمَنِ تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الشَّامِ تَغْدُو إِذَا غَدَوْا وَتَقِيلُ إِذَا قَالُوا وَتَرُوحُ إِذَا رَاحُوا تُضِيءُ مِنْهَا أَعْنَاقُ الْإِبِلِ بِبُصْرَى فَإِذَا سَمِعْتَ ذَلِكَ فَاخْرُجُوا إِلَى الشَّامِ»

نافع نے اپنے باپ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کعب الاحبار سے روایت کیا کہ مجھے شک ہے کہ اگ یمن سے نکلے گی جو لوگوں کو شام لے کر جائے گی جب یہ چلیں گے تو وہ چلے گی... اس سے بصرہ کے اونٹوں کی گردن روشن ہو جائے گی پس جب وہ اس کا سنیں گے تو شام کے لئے نکلیں گے

امام مسلم نے اس کو صحیح میں مرفوع بیان کیا ہے۔ علل دار قطنی میں ہے

قال الشيخ أبو الحسن: هذه الأحاديث الثلاثة يرويها سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم خالفه نافع فيما رواه عن ابن عمر عن كعب وروى الآخر عن ابن عمر عن سلمان وروى الآخر عن ابن عمر عن عمر وقد قضي فيها لنافع على سالم.

دار قطنی نے کہا: یہ تین احادیث ہیں سالم نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا
ان کی مخالفت کی نافع نے جنہوں نے اس کو ابن عمر سے انہوں نے کعب الاحبار سے روایت کیا، اور
ایک دوسرے طرق میں اس کو ابن عمر اور انہوں نے سلمان سے روایت کیا، اور
ایک دوسرے طرق میں ابن عمر نے اس کو عمر سے روایت کیا

راقم کو لگتا ہے کہ یہ کعب الاحبار کا قول ہے کہ اگ یمن سے نکلے گی اور بصرہ کے اونٹوں کی گردن روشن ہو گی

امام مسلم کے مطابق پہلی نشانی سورج یا الدابة ہے

صحیح مسلم میں دس نشانیوں کا ذکر ہے لیکن یہ ان کی ترتیب نہیں ہے جیسا کہ امام مسلم نے عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو کی روایت سے ثابت کیا ہے۔ صحابی حذیفة بن اسید رضی اللہ عنہ کی روایت ۷۲۹۴ میں دس نشانیاں اس طرح ہیں

- الدخان دھواں
- دجال
- الدابة
- سورج کا مغرب سے طلوع ہونا
- نزول مسیح
- یاجوج ماجوج
- پہلا خسف
- دوسرا خسف
- تیسرا خسف
- اگ کا یمن سے خروج

نیچے ہم علماء کے اقوال نقل کریں گے جو اوپر والی لسٹ میں سے تین خسف کا ذکر ہی نہیں کرتے۔

صحیح مسلم میں ہے

(2941) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى إِثْرِهَا قَرِيبًا»،

عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلی نشانی سورج کا مغرب سے طلوع ہونا یا خروج الدَّابَّةِ ہے

صحیح بخاری کے مطابق اول نشانی اگ ہے اور صحیح مسلم کے مطابق سورج کا مغرب سے نکلنا یا دابہ کا نکلنا ہے۔ اس میں اہم بات یہ ہے کہ سورج والی نشانی کے لئے اتا ہے کہ اس کے بعد ایمان قبول نہ ہو گا اور دابہ والی نشانی کے لئے اتا ہے کہ یہ اس وقت ہو گا جب لوگ اللہ پر شک کریں گے

کیا کعبہ منہدم کیا جائے گا؟

یہ روایت عبد اللہ بن عمرو اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی سند سے المُعْجَمُ الكَبِير للطبراني ، مسند البزار، سنن أبي داود آئی ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ، فَيَسْلُبُهَا حُلِيَّهَا وَيُجَرِّدُهَا مِنْ كِسْوَتِهَا، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ أُصَيْلِعَ أُفَيْدِعَ، يَضْرِبُ عَلَيْهَا بِمِسْحَاتِهِ وَمِعْوَلِهِ "

عَبْدَ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللهُ عَنْهُ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ کو (دو پتلی پنڈلیوں یا) دو چادروں والا حبشہ میں سے خراب کرے گا اس کی نمائش کو لے گا اور اس کے غلاف کو گویا کہ میں اس کو دیکھ رہا ہوں[8]

مُجَاہِدٍ کا عبد اللہ بن عمرو سماع سے ثابت نہیں ہے[9]۔ راقم اس سند کو ضعیف کہتا ہے

سنن اِبی داود میں یہ روایت ایک دوسری سند سے بھی ہے

8

اس راویت کا ترجمہ کیا جاتا ہے دو پتلی پنڈلیوں والا حبشی

النهاية في غريب الحديث والأثر از ابن الأثير (المتوفى: 606هـ) کے مطابق

.السُّوَيْقَة تصْغيرُ السّاقِ، وهِيَ مُؤَنثة، فَلِذَلِكَ ظَهَرت التاءَ فِي تَصْغيرها. وَإِنَّمَا صَغَّر السّاقَ لأنَّ الغالبَ عَلَى سُوقِ الحبَشة الدِّقَّةُ والحُموشَة
السُّوَيْقَة (کا لفظ) السّاقِ کی تصغیر ہے اور یہ مونث ہے اس لئے اس کے ساتھ التاءَ ہے تاکہ تصغیر ہو اور یہ پنڈلی کا چھوٹا ہونا ہے کہ اکثر حبشیوں کی پنڈلیاں کم ہوتی ہیں
ابن حبان صحیح میں لکھتے ہیں السويقتين: الكسائين یعنی دو چادروں والا

9

كتاب جامع التحصيل في أحكام المراسيل از العلائي (المتوفى: 761هـ) کے مطابق

واختلف في روايته عن عبد الله بن عمرو فقيل لم يسمع منه قلت أخرج له البخاري عنه حديثين

اور مجاہد کا عبد اللہ بن عمرو سے روایت کرنے میں اختلاف ہے کہا جاتا ہے انہوں نے ان سے نہیں سنا میں کہتا ہوں اس سے بخاری نے دو حدیثیں لی ہیں

حدَّثنا القاسِمُ بن أحمد البغداديُّ، حدَّثنا أبو عامرٍ، عن زُهير ابن محمدٍ، عن موسى بنِ جُبير، عن أبي أمامة بن سهل بن حُنيفٍ عن عبد الله بن عمرو، عن النبي – صلَّى الله عليه وسلم – قال: "اتركوا الحبشةَ ما تركوكم، فإنه لا يستخرِجُ كَنْزَ الكعبةِ إلاَّ ذو السُّوَيقَتَينِ من الحبشة"

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حبشیوں کو چھوڑ دو جو انہوں نے چھوڑ دیا ہے کیونکہ کعبہ کا خزانہ کوئی نہیں نکالے گا سوائے دو پتلی پنڈلیوں (یا دو چادروں) والے کے

مصنف عبد الرزاق کی روایت ہے جس میں کعبہ کے خزانے کا ذکر ہے لیکن اسکی سند میں صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْأَمَةَ ابو ہریرہ کا قول نقل کرتا ہے کہ اس کو گمان ہے یہ حدیث ہے

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْأَمَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ رَفَعَهُ أَظُنُّهُ قَالَ: «اتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوا، فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ»

روایت متنا صحیح نہیں ہے تاریخا غلط ہے - کعبہ کا خزانہ نکل چکا ہے لٹ چکا ہے اور یہ واقعہ **فتنہ الافطس** کہلاتا ہے کعبہ کے اندر ایک گڑھا تھا جس میں تحفے میں ملنے والا سونا ڈالا جاتا تھا اور یہ روایت زمانہ جاہلیت سے چلی آ رہی تھی

تاریخ ابن خلدون ج ۱ ص ۱۹۸ کے مطابق

وقد وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم حين افتتح مكة في الجب الذي كان فيها، سبعين ألف أوقية من الذهب، مما كان الملوك يهدون للبيت قيمتها ألف ألف دينار مكررة مرتين بمائتي قنطار وزناً

جس روز فتح مکہ ہوئی تو رسول اللہ کو کعبہ میں اس کے الجب (گڑھے) سے جو اس میں ہے ستر ہزار أوقية سونا ملا جو بادشاہوں نے بیت اللہ کے لئے تحفتا دیا تھا جس کی قیمت ہزار ہزار دینار مکرر دو دفعہ، سو قنطار وزن کے حساب سے تھی

صحیح مسلم کی حدیث ہے

حَدَّثَنِى أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ ح وَحَدَّثَنِى هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الأَيْلِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِى مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِى بَكْرِ بْنِ أَبِى قُحَافَةَ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِىِّ -صلى الله عليه وسلم- أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ « لَوْلاَ أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ - أَوْ قَالَ بِكُفْرٍ - لأَنْفَقْتُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ فِى سَبِيلِ اللَّهِ وَلَجَعَلْتُ بَابَهَا بِالأَرْضِ وَلأَدْخَلْتُ فِيهَا مِنَ الْحِجْرِ

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اگر تمہاری قوم عہد جاہلیت کے قریب نہ ہوتی یا کہا کفر کے تو میں کعبہ کا خزانہ اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیتا اور اس کا دروازہ زمین کے پاس کرتا.....

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے خزانہ کو صدقہ نہیں کیا اور یہ اسی میں سن ۱۹۹ھ تک رہا- ابن خلدون تاریخ میں لکھتے ہیں

وأقام ذلك المال إلى أن كانت فتنة الأفطس، وهو الحسن بن الحسين بن علي بن علي زين العابدين سنة تسع وتسعين ومائة، حين غلب على مكة عمد إلى الكعبة فأخذ ما في خزائنها وقال: ما تصنع الكعبة بهذا المال موضوعاً فيها لا ينتفع به، نحن أحق به نستعين به على، حربنا، وأخرجه وتصرف فيه وبطلت الذخيرة من الكعبة من يومئذ

اور یہ مال ، فتنة الأفطس تک کعبہ ہی میں رہا اور وہ فتنہ ہے حسن بن حسین بن علی بن علی بن زین العابدین کا سن ۱۹۹ ھ میں ،جب وہ مکہ پر وہ غالب ہوا اور کعبہ کا خزانہ نکالا اور کہا کعبہ اس مال کا کیا کرے گا جس کا کوئی فائدہ بھی نہیں، ہم اس کے زیادہ مستحق ہیں اس سے اپنی لڑائی میں مدد چاہیں گے ، اس نے خزانہ نکالا اور اس زور کعبہ کا خزانہ ضائع ہو گیا –

ذُو السَّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ کی روایت الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ کی سند سے اور ثور بن زيد الديلي عن سالم أبو الغيث مولى عبد الله بن مطيع العدوي عَن أَبِي هُرَيرة کی سند سے بہت کی کتب میں آئی ہے

لیکن اس کے متن میں صرف یہ ہے

يخربَ الكعبةَ ذُو السّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الحبَشة
کعبہ کو حبشہ کا ذُو السّوَيْقَتَيْنِ خراب کرے گا

یہ کب ہو گا؟ کسی صحیح سند روایت میں وقت کا تعین نہیں ہے[10] – لہذا اس کو قیامت کی نشانی نہیں کہا جا سکتا

10

بیت المقدس کی آبادی، مدینہ کی بربادی؟

مسند احمد اور سنن ترمذی کی روایت ہے

حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِت بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُول، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ مَالِك بْنِ يَخَامِرَ، عَنْ مُعَاذ قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِس خَرَابُ يَثْرِبَ، وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَة، وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَة فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّة، وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّة خُرُوجُ الدَّجَّالِ ". ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِه عَلَى فَخذ الَّذِي حَدَّثَهُ أَوْ مَنْكِبِهِ، ثُمَّ قَالَ: " إِنَّ هَذَا لَحَقٌّ (1) كَمَا أَنَّكَ هَاهُنَا ". أَوْ كَمَا " أَنَّكَ قَاعِدٌ " يَعْنِي: مُعَاذًا

مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت المقدس کی آبادی، مدینہ کی بربادی ہے اور مدینہ کی بربادی

ملحمہ [11] (خون ریز جنگیں) کا نکلنا ہے اور ملحمہ کا نکلنا الْقُسْطَنْطِينِيّة کی فتح ہے اور الْقُسْطَنْطِينِيّة کی فتح دجال کا خروج ہے

مصنف عبد الرزاق ، مسند البزار کی روایت میں الفاظ ہیں فِي آخرِ الزَّمَانِ یعنی آخری زمانہ میں یہ ہو گا لیکن معمر مدلس ہیں اور ان کا سماع الزہری سے ہر سند کے لئے ثابت نہیں- اگرچہ صحیح بخاری میں ان کی اس سند سے روایات ہیں لیکن یقینا معمر نے ان پر تحدث کا اشارہ دیا ہو گا – اس مخصوص روایت کو وہ ان کے الفاظ کے ساتھ عن سے ہی نقل کرتے ہیں لہذا یہ معمر کے مدلس ہونے کی وجہ سے ثابت نہیں - مسند البزار کی ایک دوسری سند میں ہے يظهر في آخر الزمان جس میں اسکو أحمد بن أبان القُرَشي نے بیان کیا ہے اور الفاظ زیادت ہیں – الفرائد على مجمع الزوائد ترجمة الرواة الذين لم يعرفهم الحافظ الهيثمي میں الهيثمي جیسے متساہل لوگ تک کہتے ہیں میں ان کو نہیں جانتا لہذا یہ مجھول راوی ہیں

[11] ملحمہ سے مراد

Armageddon

ہے

جس کی اسلام میں کوئی دلیل نہیں ہے یہ یہود کی بڑھ ہے جس میں ان کے مطابق یہود تمام دنیا پر غالب ہوں گے

اس کی سند ضعیف ہے سند میں عبد الرحمٰن بن ثوبان ہے جس کی وجہ سے مسند احمد کی تعلیق میں شعیب الأرنؤوط نے اس روایت کو رد کیا ہے- نسائی نے اس راوی کو لیس بالقوی قرار دیا ہے

کتاب جامع التحصیل فی إحکام المراسیل از العلائی (المتوفی : 761ھ) کے مطابق لابن إبي حاتم کہتے ہیں

سمعت إبي يقول عبد الرحمٰن بن ثابت بن ثوبان قد إدرك مكحولا ولم يسمع منه شيئا

میں نے اپنے باپ سے سنا عبد الرحمٰن بن ثابت بن ثوبان نے مکحول شامی کو پایا لیکن ان سے سنا نہیں

زیر بحث روایت بھی مکحول سے اس نے روایت کی ہے

ابو حاتم کہتے ہیں وتغیر عقلہ فی آخر یہ آخری عمر میں تغیر کا شکار تھے

ضعفاء العقیلی کے مطابق امام احمد نے کہا لم یکن بالقوی فی الحدیث حدیث میں قوی نہیں ہے

الکامل فی ضعفاء الرجال کے مطابق یحیی نے کہا یہ ضعیف ہے

ابو داود میں روایت کی سند میں ہے جو شعَیب الأرنؤوط – محمَّد کامِل قره بللی کے مطابق ضعیف ہے اور البانی نے صحیح الجامع: 4096, المشكاة: 5424 میں اس کو صحیح کہا ہے- راقم کے نزدیک شعَیب الأرنؤوط – محمَّد کامِل قره بللی کی تحقیق صحیح ہے

اس متن کا ایک دوسرا طرق ہے جو مصنف ابن ابی شیبہ میں ح37209 ہے

حَدَّثَنَا – أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، قَالَ: ” عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ , وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ , وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ , ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِ رَجُلٍ وَقَالَ: وَاللَّهِ إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ “

اس روایت کی علت امام بخاری اور ابن ابی حاتم نے اپنی کتاب تاریخ اور علل میں ذکر کی ہے کہ ابو اسامہ نے عبد الرحمان بن یزید بن تمیم کا نام غلط لیا ہے اور دادا کا نام ابن جابر کہا ہے

لہذا اسنادا یہ روایت سخت ضعیف ہے اس کا کوئی طرق صحیح نہیں

مستدرک الحاکم کی روایت ہے

أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي بِمَرْوَ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبِرْتِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يُوسُفَ بْنِ حِمَاسٍ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَتُتْرَكَنَّ الْمَدِينَةُ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ تَأْكُلُهَا الطَّيْرُ وَالسِّبَاعُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تم مدینہ چھوڑ دو گے جبکہ اس میں خیر ہو گا اس میں کھانے والوں میں صرف پرندے اور گدھ رہ جائیں گے

امام حاکم نے اس کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے لیکن البانی نے الضعیفة (4299) میں اس سند کو ضعیف کہا ہے کیونکہ اس سند سے صحیح ابن حبان میں متن میں اضافہ ہے

أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يُوسُفَ بْنِ حِمَاسٍ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَتُتْرَكَنَّ الْمَدِينَةُ عَلَى أَحْسَنِ مَا كَانَتْ، حَتَّى يَدْخُلَ الْكَلْبُ فَيُغَذِّي عَلَى بَعْضِ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، أَوْ عَلَى الْمِنْبَرِ"، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَلِمَنْ تَكُونُ الثِّمَارُ ذَلِكَ الزَّمَانَ؟ قَالَ: "لِلْعَوَافِي: الطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ". (رقم طبعة با وزير: 6735) , (حب) 6773 [قال الألباني]: ضعيف - "الضعيفة (4299)".

صحیح ابن حبان میں ہے کہ یہاں تک کہ کتے مسجد و منبر پر فضلہ کریں ہے

البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے

تاریخ مدینہ از ابن شبہ میں ہے

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَارُونَ الْعَبْدِيُّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [ص:281]، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَيَخْرُجَنَّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ ثُمَّ لَيَعُودُنَّ إِلَيْهَا، ثُمَّ لَيَخْرُجَنَّ مِنْهَا ثُمَّ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهَا، وَلَيَدَعُنَّهَا وَهِيَ خَيْرُ مَا تَكُونُ مُونِعَةٌ» ، قِيلَ: فَمَنْ يَأْكُلُهَا؟ قَالَ: «الطَّيْرُ وَالسِّبَاعُ»

اس کی سند میں ابو ہارون العبدی ہے جو متروک ہے

صحیح مسلم میں ہے

حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، ح وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، وَاللَّفْظُ لَهُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِلْمَدِينَةِ لَيَتْرُكَنَّهَا أَهْلُهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ مُذَلَّلَةً لِلْعَوَافِي" يَعْنِي السِّبَاعَ وَالطَّيْرَ

زہیر بن حرب، ابو صفوان، عبداللہ بن عبدالملک، یونس بن یزید، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب یونس بن شہاب، : سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ (رض) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مدینہ والوں کے لئے فرمایا کہ لوگ اسے خیر پر ہونے کے باوجود درندوں اور پرندوں کے لئے چھوڑ دیں گے

یہ سند صحیح ہے۔ اس میں وقت کا تعین نہیں ہے۔ بعض روایات میں اتا ہے کہ دجال کی آمد پر مدینہ میں زلزلہ آئے گا اور منافقین مدینہ چھوڑ دیں گے

نشانيوں كى ترتيب	امام بخارى اور الطيبى اور اسلافه امير	امام مسلم حديث عبْد الله بْنِ عَمْرِو ——— ابن العثيمين	البرزنجي اور السفاريني	بن باز	الحليمي	بغوى اور المباركفوري	العظيم آبادي اور القرطبي	لبيهقي اور ابن حجر
١	اگ	سورج مغرب طلوع	المهدى	المهدى	دجال	دخان	پہلا خسف	دجال
٢		دابه الارض	دجال	دجال	نزول مسيح		دوسرا	
٣			عيسى كا نزول	عيسى	ياجوج ماجوج		تيسرا	
٤			ياجوج ماجوج	ياجوج ماجوج	دابه الارض			
٥			سورج كا مغرب سے طلوع ہونا	دخان	مغرب سے سورج كا نكلنا			
٦			دابه	هدم الكعبة				
٧			دخان	رفع القرآن				
٨			مدينہ كى بربادى	دابة الأرض				
٩			كعبہ كا منہدم ہونا	سورج مغرب سے				
١٠			اگ كا نكلنا	آخر ميں اگ				

البرزنجي الإشاعة لأشراط الساعة ص ص116-223. پر
السفاريني لوامع الانوار ج2 ص ص 70-149. پر
بن باز، فتاوى نور على الدرب، ج ٤ ، ص ٢٧٢ پر
المنهاج في شعب الإيمان از الحسين بن الحسن الحَليمي (المتوفى: 403 هـ) ميں
البغوي معالم التنزيل ج4 الطبعة الثالثة دار المعرفة
المباركفوري تحفة الأحوذي ج6 ص350 پر
محمد شمس الحق العظيم آبادي ابو الطيب عون المعبود ج11،پر
القرطبي التذكرة ص 655. پر
ابن حجر فتح الباري ج 13 ص 83. پر

اہل کتاب کے اشکالات

جوج اور اسکی قوم ماجوج

اہل کتاب نے ایک نبی حزقی ایل کی طرف کتاب منسوب کی جس کے باب ۳۸ آیت ۱۴ میں ہے

وہ اپنی حفاظت نہیں کر سکتے۔ نہ اُن کی چاردیواری ہے، نہ
دروازہ یا کنڈا۔ 12 مَیں اسرائیلیوں کو لُوٹ لوں گا۔ جو شہر
پہلے کھنڈرات تھے لیکن اب نئے سرے سے آباد ہوئے ہیں
اُن پر مَیں ٹوٹ پڑوں گا۔ جو جلاوطن دیگر اقوام سے واپس
آگئے ہیں اُن کی دولت مَیں چھین لوں گا۔ کیونکہ اُنہیں
کافی مال مویشی حاصل ہوئے ہیں، اور اب وہ دنیا کے مرکز
میں آ بسے ہیں۔‘‘ 13 سبا، ددان اور ترسیس کے تاجر اور
بزرگ پوچھیں گے کہ کیا تُو نے واقعی اپنے فوجیوں کو لُوٹ مار
کے لئے اکٹھا کر لیا ہے؟ کیا تُو واقعی سونا چاندی، مال مویشی
اور باقی بہت سی دولت چھیننا چاہتا ہے؟‘
14 اے آدم زاد، نبوت کر کے جوج کو بتا، ’رب
قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اُس وقت تجھے پتا چلے گا کہ میری
قوم اسرائیل سکون سے زندگی گزار رہی ہے، 15 اور تُو
دُوردراز شمال کے اپنے ملک سے نکلے گا۔ تیری وسیع اور
طاقت ور فوج میں متعدد قومیں شامل ہوں گی، اور سب
گھوڑوں پر سوار 16 میری قوم اسرائیل پر دھاوا بول
دیں گے۔ وہ اُس پر بادل کی طرح چھا جائیں گے۔ اے
جوج، اُن آخری دنوں میں مَیں خود تجھے اپنے ملک پر حملہ
کرنے دوں گا تاکہ دیگر اقوام مجھے جان لیں۔ کیونکہ جو
کچھ مَیں اُن کے دیکھتے دیکھتے تیرے ساتھ کروں گا اُس
سے میرا مقدّس کردار اُن پر ظاہر ہو جائے گا۔ 17 رب
قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ تُو وہی ہے جس کا ذکر مَیں نے
ماضی میں کیا تھا۔ کیونکہ ماضی میں میرے خادم یعنی اسرائیل
کے نبی کافی سالوں سے پیش گوئی کرتے رہے کہ مَیں تجھے
اسرائیل کے خلاف بھیجوں گا۔

اللہ خود جوج کو تباہ کرے گا

18 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ جس دن جوج
ملکِ اسرائیل پر حملہ کرے گا اُس دن مَیں آگ بگولا ہو
جاؤں گا۔ 19 مَیں فرماتا ہوں کہ اُس دن میری غیرت اور
شدید قہر یوں بھڑک اُٹھے گا کہ یقیناً ملکِ اسرائیل میں
زبردست زلزلہ آئے گا۔ 20 سب میرے سامنے تھرتھرا
اُٹھیں گے، خواہ مچھلیاں ہوں یا پرندے، خواہ زمین پر چلنے
اور رینگنے والے جانور ہوں یا انسان۔ پہاڑ اُن کی
گزرگاہوں سمیت خاک میں ملائے جائیں گے، اور ہر
دیوار گر جائے گی۔
21 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں اپنے تمام
پہاڑی علاقے میں جوج کے خلاف تلوار بھیجوں گا۔ تب
سب آپس میں لڑنے لگیں گے۔ 22 مَیں اُن میں مہلک
بیماریاں اور قتل و غارت پھیلا کر اُن کی عدالت کروں گا۔
ساتھ ساتھ میں موسلا دھار بارش، اولے، آگ اور گندھک
جوج اور اُس کی بین الاقوامی فوج پر برسا دوں گا۔ 23 یوں
مَیں اپنا عظیم اور مقدّس کردار متعدد قوموں پر ظاہر کروں گا،
اُن کے دیکھتے دیکھتے اپنے آپ کا اظہار کروں گا۔ تب وہ
جان لیں گی کہ مَیں ہی رب ہوں۔‘

39 اے آدم زاد، جوج کے خلاف نبوت کر کے کہہ،
’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے مسک اور توبل
کے اعلیٰ رئیس جوج، اب مَیں تجھ سے نپٹ لوں گا۔ 2 مَیں
تیرا منہ پھیر دوں گا اور تجھے شمال کے دُوردراز علاقے سے
گھسیٹ کر اسرائیل کے پہاڑوں پر لاؤں گا۔ 3 وہاں مَیں
تیرے بائیں ہاتھ سے کمان ہٹاؤں گا اور تیرے دائیں
ہاتھ سے تیر گرا دوں گا۔ 4 اسرائیل کے پہاڑوں پر ہی تُو
اپنے تمام بین الاقوامی فوجیوں کے ساتھ ہلاک ہو جائے گا۔
مَیں تجھے ہر قسم کے شکاری پرندوں اور درندوں کو کھلا دوں گا۔
5 کیونکہ تیری لاش کھلے میدان میں گر کر پڑی رہے گی۔ یہ

میرا، رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔
6 مَیں ماجوج پر اور اپنے آپ کو محفوظ سمجھنے والے
ساحلی علاقوں پر آگ بھیجوں گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ
مَیں ہی رب ہوں۔ 7 اپنی قوم اسرائیل کے درمیان ہی
مَیں اپنا مقدّس نام ظاہر کروں گا۔ آئندہ مَیں اپنے مقدّس
نام کی بے حرمتی برداشت نہیں کروں گا۔ تب اقوام جان
لیں گی کہ مَیں رب اور اسرائیل کا قدوس ہوں۔ 8 رب
قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ یہ سب کچھ ہونے والا ہے، یہ ضرور
پیش آئے گا! وہی دن ہے جس کا ذکر مَیں کر چکا ہوں۔

جوج اور اُس کی فوج کی تدفین

9 پھر اسرائیلی شہروں کے باشندے میدانِ جنگ میں
جا کر دشمن کے اسلحہ کو ایندھن کے لئے جمع کریں گے۔ اِتنی
چھوٹی اور بڑی ڈھالیں، کمان، تیر، لاٹھیاں اور نیزے
اکٹھے ہو جائیں گے کہ سات سال تک کسی اَور ایندھن کی
ضرورت نہیں ہو گی۔ 10 اسرائیلیوں کو کھلے میدان میں لکڑی
چننے یا جنگل میں درخت کاٹنے کی ضرورت نہیں ہو گی،
کیونکہ وہ یہ ہتھیار ایندھن کے طور پر استعمال کریں گے۔
اب وہ اُنہیں لُوٹیں گے جنہوں نے اُنہیں لُوٹ لیا تھا، وہ
اُن سے مال مویشی چھین لیں گے جنہوں نے اُن سے
سب کچھ چھین لیا تھا۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔
11 اُس دن مَیں اسرائیل میں جوج کے لئے قبرستان
مقرر کروں گا۔ یہ قبرستان وادیٔ عباریم* میں ہو گا جو
بحیرۂ مردار کے مشرق میں ہے۔ جوج کے ساتھ اُس کی
تمام فوج بھی دفن ہو گی، اِس لئے مسافر آئندہ اُس میں
سے نہیں گزر سکیں گے۔ تب وہ جگہ وادیٔ ہمون جوج**
بھی کہلائے گی۔ 12 جب اسرائیلی تمام لاشیں دفنا کر ملک کو
پاک صاف کریں گے تو سات مہینے لگیں گے۔ 13 تمام
اُمت اِس کام میں مصروف رہے گی۔ رب قادرِ مطلق فرماتا
ہے کہ جس دن مَیں دنیا پر اپنا جلال ظاہر کروں گا اُس دن
یہ اُن کے لئے شہرت کا باعث ہو گا۔
14 سات مہینوں کے بعد کچھ آدمیوں کو الگ کر کے
کہا جائے گا کہ پورے ملک میں سے گزر کر معلوم کریں کہ
ابھی کہاں کہاں لاشیں پڑی ہیں۔ کیونکہ لازم ہے کہ سب
دفن ہو جائیں تاکہ ملک دوبارہ پاک صاف ہو جائے۔
15 جہاں کہیں کوئی لاش نظر آئے اُس جگہ کی وہ نشاندہی
کریں گے تاکہ دفنانے والے اُسے وادیٔ ہمون جوج میں
لے جا کر دفن کریں۔ 16 یوں ملک کو پاک صاف کیا
جائے گا۔ اُس وقت سے اسرائیل کے ایک شہر کا نام
ہمونہ* کہلائے گا۔‘
17 اے آدم زاد، رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ ہر قسم
کے پرندے اور درندے بلا کر کہہ، ’آؤ، اِدھر جمع ہو جاؤ!
چاروں طرف سے آ کر اسرائیل کے پہاڑی علاقے میں جمع
ہو جاؤ! کیونکہ یہاں مَیں تمہارے لئے قربانی کی زبردست
ضیافت تیار کر رہا ہوں۔ یہاں تمہیں گوشت کھانے اور خون
پینے کا سنہرا موقع ملے گا۔ 18 تم سورماؤں کا گوشت اور دنیا
کے حکمرانوں کا خون پیؤ گے۔ سب بسن کے موٹے تازے
مینڈھوں، بھیڑ کے بچوں، بکروں اور بیلوں جیسے مزے دار
ہوں گے۔ 19 کیونکہ جو قربانی مَیں تمہارے لئے تیار کر رہا
ہوں اُس کی چربی تم جی بھر کر کھاؤ گے، اُس کا خون پی پی
کر مست ہو جاؤ گے۔ 20 رب فرماتا ہے کہ تم میری میز
پر بیٹھ کر گھوڑوں اور گھڑسواروں، سورماؤں اور ہر قسم کے
فوجیوں سے سیر ہو جاؤ گے۔‘

*یا گزرنے والوں کی وادی۔ **جوج کے فوجی ہجوم کی وادی
*ہجوم یعنی جوج کے

تلمود کے مطابق ایک قدیم عبرانی تحریر میں ہے

in it, "After 4,291 years from the creation of the world (i.e. A.D. 531), the world will be destroyed, partly by the wars of the sea-monsters, partly by the wars of Gog and Magog, and then will the days of the Messiah occur; and the Holy One, blessed be He, will not renew the world until after seven thousand years' (Sanh. 97*b*).

تخلیق عالم سے ۴۲۹۱ سال کے بعد دنیا کا اختتام ہو جائے گا کچھ جنگوں کی وجہ سے کچھ سمندری عفریت کی بنا پر اور باقی جوج و ماجوج کی بنا پر اور پھر مسیح کا دور ہو گا اور اللہ تعالی زمین کو نیا نہ کرے گا یہاں تک کہ ۷۰۰۰ سال گزریں گے

عیسوی کلینڈر میں یہ سن ۵۳۱ ع بنتا ہے یعنی ہجرت نبوی سے ۹۱ سال قبل میں یہود کے مطابق قیامت برپا ہونی تھی-

اہل کتاب کے مطابق جوج ایک شخص ہے جس کی حکومت شمال میں ہے اور اس کی قوم ماجوج ہے - جبکہ قرآن کے مطابق یاجوج وماجوج قومیں ہیں -

سورہ کہف اور اہل کتاب کے سوالات

سورہ کہف اللہ تعالی نے اہل کتاب کے کچھ سوالات کے جوابات کے سلسے میں نازل کی ہے

اہل کتاب کے سوالات تو ہم تک نہیں پہنچے لیکن تاریخ کی کتب میں اس پر کچھ وضاحت ملتی ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہود کا ان شخصیات و قوموں پر اختلاف تھا یہود کے نزدیک

اول موسی و خضر والے واقعہ میں موسی بن عمران علیہ السلام نہیں کوئی اور ہے

دوم خضر ذی القرنین کے ساتھی تھے اور انہوں نے آب حیات پیا ہوا تھا[12]

12

محدث ابن الصلاح المتوفی ٦٤٣ ھ (بحوالہ فتح الباری از ابن حجر) کہتے ہیں

وَقَالَ بن الصَّلَاحِ هُوَ حَيٌّ عِنْدَ جُمْهُورِ الْعُلَمَاءِ

خضر جمہور علماء کے نزدیک اب بھی زندہ ہیں

امام النووی المتوفی ٦٧٦ ھ شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں

جُمْهُورُ الْعُلَمَاءِ عَلَى أَنَّهُ حَيٌّ مَوْجُودٌ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَذَلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عِنْدَ الصُّوفِيَّةِ وَأَهْلِ الصَّلَاحِ وَالْمَعْرِفَةِ

جمہور علماء کے نزدیک وہ زندہ ہیں اور ہمارے ساتھ موجود ہیں اور یہ بات صوفیہ اور أَهْلِ الصَّلَاحِ وَالْمَعْرِفَةِ میں متفق ہے

کتاب شذرات الذهب في أخبار من ذهب از ابن العماد العَكري الحنبلي، أبو الفلاح (المتوفى: 1089هـ) کے مطابق

قيل: كان ملكا وقيل بشرا وهو الصحيح، ثم قيل: إنه عبد صالح ليس بنبيّ وقيل: بل نبيّ هو الصحيح. والصحيح عندنا أنه حيّ، وأنه يجوز أن يقف على باب أحدنا مستعطيا له، أو غير ذلك.

کہا جاتا ہے وہ (خضر) فرشتہ تھے اور کہا جاتا ہے بشر تھے اور یہ صحیح ہے پھر کہا جاتا ہے کہ وہ ایک صالح بندے تھے نبی نہیں تھے اور یہ صحیح ہے اور ہمارے نزدیک یہ صحیح ہے کہ وہ زندہ ہیں اور یہ بھی جائز ہے کہ کسی کے در پر رکیں اور دیں یا اسی طرح دیگر

شیعوں کے نزدیک بھی خضر زندہ ہیں

كتاب ديوان المبتدأ والخبر في تاريخ العرب والبربر ومن عاصرهم من ذوي الشأن الأكبر از عبد الرحمن بن محمد بن محمد، ابن خلدون أبو زيد، ولي الدين الحضرمي الإشبيلي (المتوفى: 808هـ) کے مطابق

ومنهم من يقول إنّ كمال الإمام لا يكون لغيره فإذا مات انتقلت روحه إلى إمام آخر ليكون فيه ذلك الكمال وهو قول بالتّناسخ ومن هؤلاء الغلاة من يقف عند واحد من الأئمّة لا يتجاوزه إلى غيره بحسب من يعيّن لذلك عندهم وهؤلاء هم الواقفيّة فبعضهم يقول هو حيّ لم يمت إلّا أنّه غائب عن أعين النّاس ويستشهدون لذلك بقصّة الخضر

اور ان شیعوں میں سے بعض کہتے ہیں کہ بے شک امام کے کمالات کسی اور کے لئے نہیں پس جب وہ مرتے ہیں ان کی روحیں دوسرے امام میں جاتی ہیں اور یہ قول التناسخ ہے اور ان غالیوں میں سے ... بعض کہتے ہیں کہ وہ مرے نہیں ہیں بلکہ لوگوں کی آنکھوں سے غائب ہیں اور اس پر دلیل قصہ خضر سے لیتے ہیں

ابن کثیر کتاب البداية والنهاية میں لکھتے ہیں کہ خضر کی وفات ہو چکی ہے جو مناسب ہے

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَءأَقْرَرْتُمْ} [آل عمران: 81

فَأَخَذَ الله مِيثَاقَ كُلِّ نَبِيٍّ عَلَى أَنْ يُؤْمِنَ بِمَنْ يَجِيءُ بَعْدَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، وَيَنْصُرُهُ، فَلَوْ كَانَ الْخَضِرُ حيّاً فِي زَمَانِه، لَمَا وَسِعَهُ إِلَّا اتِّبَاعُهُ، وَالِاجْتِمَاعُ بِهِ، وَالْقِيَامُ بِنَصْرِهِ

اگر خضر زندہ ہوتے کو نبی علیہ السلام کی مدد کرتے

ابو اسحاق إبراهيم بن سفيان جو صحیح مسلم کے ایک راوی ہیں ان کے مطابق خضر زندہ ہیں اور دجال جس شخص کو قتل نہ کر سکے گا وہ خضر ہوں گے

ابن تیمیہ مجموع الفتاوى ج ٤ ص ٢٢٩ میں خضر کی زندگی پر کہتے ہیں جب سوال ہوا
هَلْ هُوَ حَيٌّ إلَى الْآنَ وَإِنْ كَانَ حَيًّا فَمَا تَقُولُونَ فِيمَا رُوِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: " {لَوْ كَانَ حَيًّا لَزَارَنِي} " هَلْ هَذَا الْحَدِيثُ صَحِيحٌ أَمْ لَا؟

کیا یہ اب تک زندہ ہیں؟ اور اگر زندہ ہیں تو کیا فرماتے ہیں اس قول پر جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے جس میں فرمایا اگر زندہ ہوتے تو ملتے - کیا یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں؟

سوم ذی القرنین پر بھی اختلاف ہے کہ کون ہے؟ بائبل میں ان کا تذکرہ نہیں ہے

چہارم یاجوج ماجوج کون ہیں؟ حزقی ایل کی کتاب کے مطابق یاجوج ایک شخص ہے اور ماجوج قوم ہے

کتاب البدء والتاریخ از المطہر بن طاہر المقدسی (المتوفى: نحو 355ھ) کے مطابق

ابن تیمیہ نے جواب دیا
وَأَمَّا حَيَاتُهُ: فَهُوَ حَيٌّ. وَالْحَدِيثُ الْمَذْكُورُ لَا أَصْلَ لَهُ وَلَا يُعْرَفُ لَهُ إسْنَادٌ بَلْ الْمَرْوِيُّ فِي مُسْنَدِ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ: أَنَّهُ اجْتَمَعَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ قَالَ إنَّهُ لَمْ يَجْتَمِعْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ قَالَ مَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ الْعِلْمِ الَّذِي لَا يُحَاطُ بِهِ. وَمَنْ احْتَجَّ عَلَى وَفَاتِهِ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " {أَرَأَيْتُكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ فَإِنَّهُ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مِمَّنْ هُوَ عَلَيْهَا الْيَوْمَ أَحَدٌ} " فَلَا حُجَّةَ فِيهِ فَإِنَّهُ يُمْكِنُ أَنْ يَكُونَ الْخَضِرُ إذْ ذَاكَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ. وَلِأَنَّ الدَّجَّالَ - وَكَذَلِكَ الْجَسَّاسَةُ - الصَّحِيحُ أَنَّهُ كَانَ حَيًّا مَوْجُودًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بَاقٍ إلَى الْيَوْمِ لَمْ يَخْرُجْ وَكَانَ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ. فَمَا كَانَ مِنْ الْجَوَابِ عَنْهُ كَانَ هُوَ الْجَوَابَ عَنْ الْخَضِرِ وَهُوَ أَنْ يَكُونَ لَفْظُ الْأَرْضِ لَمْ يَدْخُلْ فِي هَذَا الْخَبَرِ أَوْ يَكُونُ أَرَادَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآدَمِيِّينَ الْمَعْرُوفِينَ وَأَمَّا مَنْ خَرَجَ عَنْ الْعَادَةِ فَلَمْ يَدْخُلْ فِي الْعُمُومِ

جہاں تک ان کی حیات کا تعلق ہے تو وہ زندہ ہیں- ... اور جس نے خضر کی وفات پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے دلیل لی کہ اس رات جو سطح زمین پر زندہ ہے وہ سو سال پورا ہونے پر نہ ہو گا اس میں ان کے لئے حجت نہیں ہے یہ تبھی ممکن ہے کہ جب خضر (اس وقت) سطح زمین پر ہی ہوں اور بے شک دجال اور جساسہ صحیح ہے کہ یہ زندہ موجود ہیں عہد نبوی میں اس دن تک جزیرہ میں ہیں اس سے نہیں نکلے ہیں جو سمندر کے جزیروں میں سے ہے - پس جو جواب اس پر ہے وہی ہمارا جواب خضر پر ہے کہ اس خبر {لَوْ كَانَ حَيًّا لَزَارَنِي} میں زمین کا لفظ نہیں ہے اور ہو سکتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد مشہور لوگ ہوں اور جو عادت سے الگ ہو اس کو عموم میں شمار نہیں کیا جاتا

یعنی ابن تیمیہ خضر کے زندہ ہونے کے قائل تھے لیکن ابن قیم نے المنار المنیف میں لکھا ہے
وَسُئِلَ عَنْهُ شَيْخُ الإِسْلامِ ابْنُ تَيْمِيَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَالَ: "لَوْ كَانَ الْخَضِرُ حَيًّا لَوَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُجَاهِدُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَتَعَلَّمُ مِنْهُ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: "اللَّهُمَّ إِنْ تُهْلَكْ هَذِهِ الْعِصَابَةُ لا تُعْبَدْ فِي الأَرْضِ" وكانوا ثلاث مئة وَثَلاثَةَ عَشَرَ رَجُلا مَعْرُوفِينَ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ فَأَيْنَ كَانَ الْخَضِرُ حِينَئِذٍ؟
اور میں نے شیخ ابن تیمیہ سے سوال کیا انہوں نے کہا اگر خضر زندہ ہوتے ان پر واجب ہوتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور ان کے ساتھ مل کر جہاد کریں اور بدر کے دن رسول اللہ نے فرمایا اے اللہ اگر اس گروہ کو آج ہلاک کر دیا گیا تو تیری عبادت کوئی نہ کرے گا اور وہ ۳۱۳ معروف مرد تھے جن کے نام اور ان کے باپوں کے اور قبائل کے نام معلوم ہیں تو اس وقت خضر کہاں تھے؟

یعنی ابن قیم کے مطابق ابن تیمیہ خضر کی وفات کے قائل تھے

یہ تضاد رائے کب ہوا ؟ کیا ابن قیم نے جھوٹ باندھا یا سمجھنے میں ان سے غلطی ہوئی یا ابن تیمیہ نے اپنے موقف سے رجوع کیا واضح نہیں ہے

زعم وهب أن اسم الخضر بليا بن ملكان بن بالغ بن عابر بن ارفخشد بن سام بن نوح وكان أبوه ملكا وقال قوم الخضر بن عاميل من ولد إبراهيم وفي كتاب أبي حذيفة أن ارميا هو الخضر صاحب موسى وكان الله أخّر نبوّته إلى أن بعثه نبيا زمن ناشية الملك قبل أن يغزو نصر بيت المقدس وكثير من الناس يزعمون أنه كان مع ذي القرنين وزيراً له وابن خالته وروى عن ابن عباس رضي الله عنه أن الخضر هو اليسع وإنما سمي خضرا لأنه لما شرب من عين الجنة لم يدع قدمه بالأرض إلا اخضر ما حوله فهذا الاختلاف في الخضر قالوا وهو لم يمت لأنه أعطى الخلد إلى النفخة الأولى موكل بالبحار ويغيث المضطرين واختلفوا في موسى الذي طلبه فقيل هو موسى بن عمران وقال أهل التوراة أنّه موسى بن منشا ابن يوسف بن يعقوب وكان نبيا قبل موسى بن عمران [2] كان قد قصّ الله خبرهما في القرآن المجيد عز من قائل وَإِذْ قال مُوسى لِفَتاهُ لا أَبْرَحُ حَتَّى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُباً 18: 60 إلى آخر القصة وقد ذكرتهما بمعانيها ودعاويها في المعاني،،،

وھب بن منبہ نے دعوی کیا کہ خضر کا نام بلیا بن ملکان بن بالغ بن عابر بن ارفخشد بن سام بن نوح ہے اور ان کا باپ ایک بادشاہ تھا اور ایک قوم نے کہا خضر بن عامیل (نام تھا) ابراہیم کی اولاد میں اور ابی حذیفہ کی کتاب میں ہے کہ ارمیا ہی خضر ہے جو موسی کے صاحب تھے اور اللہ نے ان کی نبوت کو موخر کیا.... یہاں تک کہ انہوں نے بیت المقدس کی نصرت کی اور بہت سے لوگوں نے دعوی کیا کہ وہ ذی القرنین کے ساتھ تھے اور اس کے وزیر تھے اور ان کے خالہ زاد بھائی تھے اور ابن عبّاس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جاتا ہے کہ الخضر ہی الیسع ہیں اور ان کو خضر اس لئے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے جنت کی نہر میں سے پیا تھا اور ان کے قدم زمین پر پڑنے سے اس کے ارد گرد سبزہ ہوتا ہے تو یہ اختلاف ہے خضر سے متعلق اور کہا جاتا ہے ان کی موت نہیں ہوئی کیونکہ ان کو صور میں پھونکنے تک زندگی حاصل ہے موکل سمندر پر ہیں اور مضطر کی دعا سنتے ہیں اور ان کے بارے میں اختلاف ہے کہ موسی نے جن کو طلب کیا تھا پس کہا جاتا ہے کہ وہ موسی بن عمران ہیں اور اہل توریت کہتے ہیں وہ موسی بن منشا ابن یوسف بن یعقوب جو موسی بن عمران سے قبل نبی تھے جن کے قصے کی خبر اللہ نے قرآن میں دی ہے کہا وَإِذْ قالمُوسى لِفَتاهُ لا أَبْرَحُ حَتَّى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُباً 60:18 سے آخر تک

کتاب المنتظم فی تاریخ الأمم والملوک از ابن الجوزی (المتوفی: 597ھ) کے مطابق

الخضر قَدْ كَانَ قبل موسى قَالَ الطبري : كَانَ فِي أَيَّام أفريدُونَ الْمَلِك بْن أثفيان. قَالَ: وقيل: إنه كَانَ عَلَى مقدمة ذي الْقَرْنَيْنِ الأكبر الَّذِي كَانَ أَيَّامَ إِبْرَاهِيم.

وذي الْقَرْنَيْنِ عِنْدَ قوم هُوَ أفريدُونَ وزعم بَعْضهم أَنَّهُ من ولد من كَانَ آمن بالخليل عَلَيْهِ السَّلام وهاجر مَعَهُ من أرض بابل.

وَقَالَ عَبْد الله بْن شوذب: الخضر من ولد فارس .

وَقَالَ ابْن إِسْحَاق: هُوَ من سبط هَارُون بْن عمران.

وقول من قَالَ: إنه كَانَ فِي زمان أفريدُونَ أَكْثَر من ألف سَنَة والخضر قديم إلا أَنَّهُ لما كَانَ ذكره لَمْ ينبغ إلا في زمان موسى ذكرناه هاهنا.

خضر موسی سے قبل تھے طبری کہتے ہیں یہ شاہ (ایران) افریدوں بن اِثقیان کے دور میں تھے اور کہا : کہا جاتا ہے کہ ذی القرنین کے سالار تھے جو ابراہیم کے دور میں تھے

اور ذی القرنین ایک قوم کے نزدیک افریدوں ہے اور ان میں بعض کا دعوی ہے کہ وہ ابراہیم پر ایمان لائے اور ان کے ساتھ ہجرت کی بابل میں اور عَبداللّہِ بن شوذب کہتے ہیں خضر فارس میں پیدا ہوئے اور محمد بن اسحاق کہتے ہیں وہ ہارون بن عمران کی نسل میں سے ہیں اور جو کہتے ہیں کہ ذی القرنین افریدوں کے دور میں تھے تو وہ ہزار سال سے زیادہ ہے اور خضر تو پرانے ہیں پس جب ان کا اس میں دور ذکر ہوتا ہے تو ان کو موسی کے دور تک نہیں پہنچاتا

کتاب الکامل از ابن الأثیر (المتوفى: 630ھ-) کے مطابق

قَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ: إِنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ هُوَ مُوسَى بْنُ مَنْشَى بْنِ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ وَالْحَدِيثُ الصَّحِيحُ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ هُوَ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ عَلَى مَا نَذْكُرُهُ. وَكَانَ الْخَضِرُ مِمَّنْ كَانَ أَيَّامَ أَفْرِيدُونَ الْمَلِكِ بْنِ أَثْغِيَانَ فِي قَوْلِ عُلَمَاءِ أَهْلِ الْكُتُبِ الْأُوَلِ قَبْلَ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ.

وَقِيلَ: إِنَّهُ بَلَغَ مَعَ ذِي الْقَرْنَيْنِ الْأَكْبَرِ الَّذِي كَانَ فِي أَيَّامِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ وَإِنَّهُ بَلَغَ مَعَ ذِي الْقَرْنَيْنِ نَهْرَ الْحَيَاةِ فَشَرِبَ مِنْ مَائِهِ وَلَا يَعْلَمُ ذُو الْقَرْنَيْنِ وَمَنْ مَعَهُ فَخُلِّدَ وَهُوَ حَيٌّ عِنْدَهُمْ إِلَى الْآنَ.

وَزَعَمَ بَعْضُهُمْ: أَنَّهُ كَانَ مِنْ وَلَدِ مَنْ آمَنَ مَعَ إِبْرَاهِيمَ وَهَاجَرَ مَعَهُ وَاسْمُهُ بَلْيَا بْنُ مَلْكَانَ بْنِ فَالَغَ بْنِ عَابِرِ بْنِ شَالَخَ بْنِ أَرْفَخْشَذَ بْنِ سَامِ بْنِ نُوحٍ وَكَانَ أَبُوهُ مَلِكًا عَظِيمًا. وَقَالَ آخَرُونَ: ذُو الْقَرْنَيْنِ الَّذِي كَانَ عَلَى عَهْدِ إِبْرَاهِيمَ أَفْرِيدُونُ بْنُ أَثْغِيَانَ وَعَلَى مُقَدِّمَتِهِ كَانَ الْخَضِرُ.

اہل کتاب کہتے ہیں موسی جو خضر کے صاحب تھے وہ مُوسَى بْنُ مَنْشَى بْنِ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ تھے اور صحیح حدیث میں ہے کہ موسی جو خضر کے صاحب تھے وہ موسی بن عمران ہیں... اور خضر جو شاہ افریدوں کے دور میں تھے جیسا اہل کتاب کے علماء کا قول ہے تو وہ تو موسی بن عمران سے پہلے کے ہیں

اور کہا جاتا ہے خضر ذی القرنین الاکبر کے ساتھ تھے جو ابراہیم کے دور میں تھے اور وہ ذی القرنین کے ساتھ آب حیات تک پہنچے اور انہوں نے اس میں سے پیا - ذی القرنین اور ان کے ساتھ والوں کو پتا نہیں تھا، پس خضر کو حیات جاوید اس ملی اور وہ زندہ ہیں اب بھی-

اور بعض نے دعوی کیا کہ وہ ان ایمان والوں کی اولاد میں سے ہیں جو ابراہیم پر ایمان لائے اور ان کے ساتھ ہجرت کی اور ان کا نام بَلْيَا بْنُ مَلْكَانَ بْنِ فَالَغَ بْنِ عَابِرِ بْنِ شَالَخَ بْنِ أَرْفَخْشَذَ بْنِ سَامِ بْنِ نُوحٍ ہے اور ان کے باپ ایک عظیم بادشاہ تھے اور دوسرے کہتے ہیں ذی القرنین جو ابراہیم کے دور میں تھے اِفْرِيدُونُ بْنُ اِثْغِيَانَ تھے اور ان کے سالار خضر تھے

کتاب البدایۃ والنہایۃ از ابن کثیر (المتوفى: 774ھ-) کے مطابق

قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْكِتَابِ إِنَّ مُوسَى هَذَا الَّذِي رَحَلَ إِلَى الْخَضِرِ هُوَ مُوسَى بْنُ مِيشَا بْنِ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ وَتَابَعَهُمْ عَلَى ذَلِكَ بَعْضُ مَنْ يَأْخُذُ مِنْ صُحُفِهِمْ وَيَنْقُلُ عَنْ كُتُبِهِمْ مِنْهُمْ نَوْفُ بْنُ فَضَالَةَ الْحِمْيَرِيُّ الشَّامِيُّ الْبِكَالِيُّ. وَيُقَالُ إِنَّهُ دِمَشْقِيٌّ وَكَانَتْ أُمُّهُ زَوْجَةَ كَعْبِ الْأَحْبَارِ وَالصَّحِيحُ الَّذِي دَلَّ عَلَيْهِ ظَاهِرُ سِيَاقِ الْقُرْآنِ وَنَصُّ الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ الصَّرِيحِ الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ أَنَّهُ مُوسَى بْنُ

عِمْرَانَ صَاحِبُ بَنِي إِسْرَائِيلَ. قَالَ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عمر بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسَى صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ.

بعض اہل کتاب کہتے ہیں کہ موسی جنھوں نے خضر کے ساتھ سفر کیا وہ مُوسَى بْنُ مِيشَا بْنِ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ ہیں اور اس قول کی اتباع جو کرتے ہیں جو ان کے کچھ صحف لیتے ہیں اور ان کی کتابوں سے نقل کرتے ہیں جن میں نَوْفُ بْنُ فَضَالَةَ الْحِمْيَرِيُّ الشَّامِيُّ الْبِكَالِيُّ ہیں اور ان کو دمشقی بھی کہا جاتا ہے اور ان کی ماں کعب الاحبار کی بیوی تھیں .... سعید بن جبیر نے ابن عبّاس سے کہا نوف البکالی کہتا ہے کہ موسی جو صاحب الخضر تھے وہ بنی اسرئیل والے موسی نہیں ہیں ابن عبّاس نے کہا جھوٹ بولتا ہے اللہ کا دشمن

الکامل از ابن اثیر میں ذکر ملک اِفریدون میں اثیر لکھتے ہیں

وهو أفريدون بن أثغيان وهو من ولد جم شيد . وقد زعم بعض نسابة الفرس أن نوحا هو أفريدون الذي قهر الضحاك وسلبه ملكه وزعم بعضهم أن أفريدون هو ذو القرنين صاحب إبراهيم الذي ذكره الله في كلامه العزيز وإنما ذكرته في هذا الموضع لأن قصته في أولاده الثلاثة شبيهة بقصةنوح على ما سيأتي ولحسن سيرته وهلاك الضحاك على يديه ولأنه قيل إن هلاك الضحاك كان على يد نوح

. اور فارس کے بعض نسب والوں نے دعوی کیا کہ نوح ہی افریدوں ہے جن کی جنگ الضحاک سے ہوئی تھی اور وہ اِفریدون بن اِثغیان ہیں جو جمشید کی اولاد میں سے ہیں اور ان سے ملک چھنا اور بعض نے دعوی کیا کہ افریدوں ذی القرنین ہیں جن کا ذکر قرآن میں کیا گیا ہے ...

وأما باقي نسابة الفرس فإنهم ينسبون أفريدون إلى جم شيد الملك. اور بقیہ نسب فارس والوں نے افریدوں کی نسبت جمشید سے کی ہے

اس بحث کا لب لباب ہے

اس اختلاف میں جو چیز ظاہر ہوتی ہے وہ یہ کہ موسی و خضر ہم عصر ہیں- خضر انسان تھے- قرآن کے مطابق موسی علیہ السلام صاحب تورات ہیں کوئی اور نہیں — ذی القرنین اور خضر ہم عصر نہیں بلکہ ذی القرنین ایک بہت قدیم بادشاہ ہیں جب تاریخ لکھنے کا بھی آغاز نہیں ہوا تھا- قدیم ایرانی و فارسی نساب نے ذی القرنین کو شاہ افریدوں کہا گیا ہے جن کا ذکر قدیم فارس کی داستانوں میں ملتا ہے- یہودی شاید بابل کی غلامی کے دور میں ان سے واقف ہوئے

سکندر ذی القرنین نہیں جیسا کہ بعض مفسرین کا دعوی ہے- سکندر تو موسی علیہ السلام کے بھی بعد کا ہے جبکہ ذی القرنین کا دور شاید ابراہیم علیہ السلام سے بھی پہلے کا ہے- بعض لوگوں نے ذی القرنین کی دیوار کو دیوار چین سے بھی نسبت دی ہے جو سن

۲۲۰ سے ۲۰۶ قبل مسیح میں بنی ہے۔ لھذا ذی القرنین اور سکندر ایک نہیں ہیں۔ ابو الکلام آزاد کی تحقیق کے مطابق ذی القرنین سے مراد قدیم ایرانی بادشاہ کوروش ہے جن کا دور ۵۳۹ سے ۵۳۰ قبل مسیح تھا لیکن یہ بھی بعد کے ہیں اور ذی القرنین نہیں ہیں یہ مغالطہ اس لئے ہوا کہ کوروش اور سکندر دونوں کو سینگ والے تاج پہنے قدیم سکوں میں دکھایا گیا ہے۔ سکندر نے فارس میں سکونت اختیار کی اور وہ خالص بت پرست تھا اور کوروش قدیم اہرمن ویزدان والا دھرم رکھتا تھا۔ قرآن کے مطابق ذی القرنین مسلمان اور موحد تھا۔ کوروش اور سکندر دونوں کو قدیم سکوں افریدوں سے نسبت دینے کے لئے سینگوں والا تاج پہنے دکھایا گیا کیونکہ افریدوں کو ایک عادل شاہ کہا جاتا ہے اور ایران کے بادشاہ افریدوں سے واقف تھے

ملحدین کے اشکالات

ارنسٹ والس بج ایک مغربی تاریخ دان تھے اور قدیم کتب کا ترجمہ کرنے میں ماہر تھے مثلا انہوں نے اہرام مصر کی دیواروں پر موجود عبارت کا ترجمہ کیا اسی طرح ایک کتاب ان کو ملی جو سکندر کے سفر نامے پر تھی اور اس کے دو نسخنے ہیں – والس نے اس نسخے کا ترجمہ کیا جو سریانی کی زبان میں تھا- سریانی زبان والا نسخہ میں کہانی کا ایک حصہ جو ہماری دلچسپی کا ہے اس میں ہے کہ مصر اسکندریہ میں سکندر ایک جنگ کا اردہ کرتا ہے اور خدا سے مدد مانگتا ہے[13]

And king Alexander bowed himself and did reverence, saying, "0 God, Lord of kings and judges, thou who settest up kings and destroyest their power, I know in my mind that thou hast exalted me above all kings, and thou hast made me horns upon my head, wherewith I might thrust down the kingdoms of the world.

اور شاہ سکندر نے سجدہ کیا اور کہا اے رب مالک الملک والقضاۃ جو بادشاہ کرتا ہے اور انکی قوت کو تباہ کرتا ہے مجھے اپنے نفس میں خبر ہے آپ نے مجھ کو تمام بادشاہوں پر بلند کیا اور آپ نے میرے سر پر سینگ کیے جس سے میں بادشاہتوں کو دھکیل دیتا ہوں

یہاں والس ایک نوٹ لگاتے ہیں

[1] "Possessor of two horns" is a well-known name of Alexander. In the Ethiopic version Alexander is always referred to as ዘክልኤ፡ አቅርንቲሁ፡ "the two horned." See Spiegel, *Die Alexander Sage*, p. 57; Ḳor'ān, Surah 18. Some say that the "two horned" mentioned in the Koran is Alexander, while others say that a contemporary of Abraham is meant, who was king of Persia, and others that he was a king of Yemen. For a discussion on this point see *Z.D.M.G.*, VI. s. 506; VIII. ss. 442—450; IX. ss. 214—223.

---

13 The History of Alexander the Great, Being the Syriac Version of the Pseudo-Callisthenes, Volume 1 ,page 146, The University Press, 1889. By Ernest A. Wallis Budge

دو سینگوں والا ایک مشہور لقب ہے سکندر کا اتھوپیا کے مسودہ میں ہے.... دو سینگ – قرآن سورہ 18 – کچھ کہتے ہیں کہ قرآن میں اس سے مراد سکندر ہے جبکہ دوسرے کہتے ہیں ابراہیم کا ہم عصر ہے جو فارس کا بادشاہ تھا اور کچھ یمن کے بادشاہ کو کہتے ہیں

حکایت کے مطابق سکندر مصر کے لوہاروں کو لیتا ہے اور عراق سے ہوتا ہوا ارمنینا تک جاتا ہے اور وہاں ایک ایسے مقام تک پہنچ جاتا ہے جس کے قریب جنت ہے اور وہ سمندر جھیل اور نہروں میں گھری ہے

country, said to the king: "Yea, by your majesty, my lord the king, neither we nor our fathers have been able to march one step in it, and men do not ascend it either on that side or on this, for it is the boundary which God has set between us and the nations within it." Alexander said, "Who are the nations within this mountain upon which we are looking?......" The natives of the land said, "They are the Huns." He said to them, "Who are their kings?" The old men said: "Gôg[2] and Mâgôg and Nâwâl the kings of the sons of Japhet; and Gîg and Têâmrôn, and Tiyâmrôn, and Bêth-Gamlî and Yâphô'bar, and Shûmârdâḳ, and Glûsîḳâ, and 'Ekshâphâr, and Salgaddô, and Nîslîḳ, and Âmarphîl, and Ḳâ'ôzâ, these are the kings of the Huns[3]." Alexander said, "What is their appearance, and their clothing, and their languages?" The old men answered and said to the king: "Some of them have blue eyes, and their

اے بادشاہ ہم اور ہمارے اجداد اس پہاڑ پر نہیں چڑھ پاتے اور یہ ایک سرحد کے طور ہمارے اور دیگر قوموں کے بیچ ہے سکندر نے پوچھا اس پہاڑ کے اندر تم کس قوم کو دیکھتے ہو؟ بوڑھے نے کہا "ھن" کو – سکندر نے پوچھا ان کے بادشاہ کون ہیں؟ بوڑھے نے کہا یاجوج اور ماجوج اور نوال جو جافث کی نسل سے ہیں اور جج اور تیمروں اور تمروں اور یکشفر اور سلگادو اور نسلک اور معرفل اور کوزہ ھن کے شاہ ہیں – سکندر نے پوچھا یہ دیکھنے میں کیسے ہیں کیا پہنتے ہیں کیا بولتے ہیں؟

سریانی میں سکندر کی اس کہانی میں یاجوج ماجوج کو بہت سے بادشاہوں میں سے چند بتایا گے ہے جو نہ صرف – بائبل کے خلاف ہے بلکہ قرآن کے بھی خلاف ہے

سکندر اپنی فوج سے کہتا ہے

creation; and Alexander said to his troops, "Do ye desire that we should do something wonderful in this land?" They said to him, "As thy majesty commands we will do." The king said, "Let us make a gate of brass and close up this breach." His troops said, "As thy majesty commands we will do." And Alexander commanded and fetched three thousand smiths, workers in iron, and three thousand men, workers in brass. And they put down brass and iron, and kneaded it as a man kneads when he works clay. Then they brought it and made a gate, the length of which was twelve cubits and its breadth eight cubits[1]. And he made a lower threshold from mountain to mountain, the length of which was twelve cubits; and he hammered it into the rocks of the mountains, and it was fixed in with brass and iron. The height of the lower threshold was

سکندر نے اپنی فوج سے کہا کیا تم سمجھتے ہو ہمیں اس جگہ کوئی عظیم کام کرنا چاہیے ؟ فوج نے کہا جیسا آپ کا حکم سکندر نے کہا ایک دروازہ اس درہ کے بیچ بناؤ جس سے اس کو پاٹ دیں —اور سکندر نے 3 ہزار آدمی اس کام پر لگا دیے اور انہوں نے آٹے کی طرح لوہا اور تانبہ گوندھ دیا جس سے دروازہ بنا ....

والس یہاں نوٹ لکھتے ہیں

built the Iron Gate extended four leagues. The pass referred to is probably the Pass of Derbend, "apparently the Sarmatic Gates of Ptolemy, and *Claustra Caspiorum* of Tacitus, known to the Arab geographers as the Gate of Gates (باب الابواب), but which is still called in Turkish Demîr-Kâpi or the Iron Gate, and to the ancient Wall that runs from the castle of Derbend along the ridges of Caucasus, called in the East *Sadd-i-Iskandar*, the Rampart of Alexander." Col. Yule, *The Book of Ser Marco Polo the Venetian*, I. p. 55, note 3.

[1] Knös, p. 92.

[2] *Ibid.* p. 95.

یہ گزرگاہ یا درہ وہی ہے .. جس کو ترک

Demir Kapija

– کہتے تھے

– دمیر کاپیا کا مطلب ہے آہنی دروازہ

Demir Kapija

میسی ڈونیا (مقدونیہ) کے علاقے میں ایک جگہ کا نام ہے نہ کہ ارمنینا میں

بحر الحال اس کتاب کے قصے سے بعض مستشرقین کو اشتباہ ہوا کہ یہ وہی دیوار ہے جس کا قرآن میں ذی القرنین کے قصے میں ذکر ہے

سفر نامہ سکندر پر کتاب کا ایک دوسرا نسخہ بھی ہے جو ارمیننا کی زبان کا ہے

THE ROMANCE OF ALEXANDER THE GREAT BY PSEUDO-CALLISTHENES

Translated from the Armenian Version with an Introduction by

Albert Mugrdich Wolohojian

COLUMBIA UNIVERSITY PRESS New York and London 1969

دوسرا نسخہ میں جو ارمنینا کا ہے اس میں سرے سے اس دیوار کے قصے کا ذکر ہی نہیں کہ سکندر نے آرمینا میں کچھ بنوایا بھی تھا یا نہیں–اس کے علاوہ یاجوج وماجوج کا ذکر بھی نہیں ہے

لاطینی سیاح مارکو پولو کے بقول انہوں نے بھی سد سکندری

Rampart of Alexander

کو دیکھا

The Travels of Marco Polo: The Complete Yule-Cordier Edition By

Marco Polo, Sir Henry Yule, Henri Cordier

ہینری کوردئر اس پر تبصرہ کرتے ہیں کہ یہ مفروضہ کہ تاتار یاجوج وماجوج ہیں سد سکندری کو دیوار چین سے ملانے کا سبب بنا–یعنی مارکو پولو دیوار چین کو سد سکندری سمجھ بیٹھا

لیکن وہاں ایک اور دلچسپ حوالہ دیتے ہیں

Ricold of Montecroce allows two arguments to connect the Tartars with the Jews who were shut up by Alexander; one that the Tartars hated the very name of Alexander, and could not bear to hear it; the other, that their manner of writing was very like the Chaldean, meaning apparently the Syriac (*anté*, p. 29). But he points out that they had no resemblance to Jews, and no knowledge of the law.

ریکولڈ مونٹکرو دو دلیل دیتے ہیں جس سے یہود کو تاتاریوں سے ملایا گیا ہے جن کو سکندر نے دیوار سے بند کیا ایک یہ کہ تاتاری سکندر کے نام سے ہی نفرت کرتے ہیں اور وہ اس کو سن نہیں سکتے اور دوسرا یہ کہ ان کی تحریر بابل جیسی ہے جو سریانی کی طرح ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ یہود کی اس سے کوئی مماثلت نہیں ہے اور ان کو شریعت کا پتا نہیں ہے

پس ظاہر ہوا کہ جان بوجھ کر اتھوپیا کے عیسائیوں نے یہود کی مخالفت میں اس کتاب

THE ROMANCE OF ALEXANDER THE GREAT BY PSEUDO-CALLISTHENES

کو گھڑا

اسلام سے قبل عیسائیوں اور یہود میں بنتی نہیں تھی – اس دور چپقلش میں عیسائیوں نے یہ کتاب گھڑی جس میں اپنی مذہبی آراء کو یہود کے خلاف استعمال کیا – اس کے لئے انہوں نے سکندر کا کردار چنا – وجہ یہ تھی کہ یہود بابل کے غلام تھے پھر فارس نے بابل پر قبضہ کیا اور یہود کو واپس یروشلم جانے کی اجازت دی یہود نے اپنی حکومت وہاں بنالی لیکن سکندر کے بعد یونانیوں نے یہود کو غلام بنالیا- یہود میں اس پر یونان مخالف جذبات پیدا ہوئے اور وہ فارس کی طرف دیکھتے کہ کوئی ائے اور ان کو بچائے –

عیسیٰ علیہ السلام کے بعد یہود اور نصاری میں خوب جھگڑے ہوئے اور بالاخر عیسائیوں نے یہود کے مخالف کے طور پر سکندر کے اوپر ایک فرضی داستان گھڑی – سکندر ایک بت پرست مشرک تھا لیکن عیسائیوں نے اس کو کہانی

میں الہ پرست قرار دیا –اس کو مسیح کا منتظر دکھایا جو یروشلم کو مسیح کے حوالے کرے اور یہود کا مذاق اڑایا کہ سکندر نے ایک دیوار بنا کر ان وحشی یہود کو باقی دنیا سے الگ کر دیا

واضح رہے کہ بائبل کی کتاب حزقی ایل کی کتاب کے مطابق یاجوج ایک شخص ہے اور ماجوج قوم ہے – لیکن عیسائیوں نے ارمینا کے "ھن" قوم کے بادشاہوں میں ماجوج کو بھی ایک بادشاہ قرار دے دیا اس طرح یاجوج وماجوج قوموں کی بجائے بادشاہوں کے نام بنا دیے- اتھوپیا کے عیسائیوں نے سکندر کو ایک افریقی گینڈے کی طرح تشبیہ دی جو اپنے سینگوں سے مخالف حکومتوں کو دھکیلتا ہے-

نزول قرآن کے دور میں یہود بھی یہی کہتے ہونگے کہ ذوالقرنین سکندر نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہود کو بخوبی پتا تھا کہ سکندر کا یاجوج ماجوج سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ جب سکندر پیدا بھی نہیں ہوا تھا حزقی ایل جو بابل میں غلام تھے وہ یاجوج ماجوج کا تذکرہ اپنی کتاب میں کر چکے تھے – تاریخ کے مطابق سکندر کے یہود سے اچھے تعلقات تھے یہاں تک کہ یہود نے اس کی اجازت سے کوہ گزریم پر موجود یروشلم مخالف سامرہ کے یہودیوں کی عبادت گاہ کو مسمار کیا اور وہاں موجود اس فرقے کا قتل عام کیا –گویا سکندر یروشلم پہنچ کر مسیحا کے لئے گدی چھوڑنے کی بجائے خود یہود سے دوستی کر چکا تھا –عیسائیوں کا اس کتاب کو گھڑنا یہود کے لئے نہ تھا بلکہ وہ اپنے ہی ہم مسلک عیسائیوں کو جھوٹی کہانیاں سنا کر تسلیاں دے رہے تھے

اب اس سوال کی طرف توجہ کرتے ہیں کہ ذوالقرنین کس دور میں گذرا- بابل کی غلامی کے دور میں یہود اس کی شخصیت سے واقف ہوئے جب نہ کورش تھا نہ سکندر لہذا یہ ان دونوں سے قبل گزرنے والی کوئی شخصیت ہے-

قدیم مورخین کے مطابق ذوالقرنین افریدوں

Fereydun

Faridon

Fereydoun

ہے جس کا ذکر قدیم فارس کی

Proto- Iranian

داستانوں میں ہے یعنی یہ ایک ایسی شخصیت ہے جو تاریخ لکھے جانے سے پہلے کا دور ہے یہی وجہ ہے کہ اس پر معلومات کم تھیں اور یہود و نصاری میں اس شخصیت پر جھگڑا تھا کہ کون ہے-

فریدوں کی ایک تصویر ۱۹ صدی میں بنائی گئی جس میں اس کے ہاتھ میں عصا ہے جس پر دو سینگ ہیں

https://en.wikipedia.org/wiki/Fereydun

یقینا مصور کے پاس اس پر کوئی معلومات تھیں جس کی بنا پر افریدوں کو دو سینگوں کے ساتھ دکھایا گیا - راقم نے پڑھا کہ فریدوں ہر وقت ایک عصا ساتھ رکھتا تھا جس پر بیل کے سینگ ثبت تھے -اس کو گرز گوسر کہا جاتا تھا یعنی وہ گرز جس میں بیل کے سر کے سینگ ہوں

Gorz-e gāvsār

اس سب تفصیل کو بتاتے کا مقصد ہے کہ بعض مستشرقین نے اس مذکورہ کتاب کو قرآن کی سورہ الکھف کا منبع قرار دیا اور ثابت کرنے کی کوشش کی کہ گویا ذوالقرنین کا قصہ اصلا اس کتاب کا سرقہ ہے

http://wikiislam.net/wiki/Dhul-Qarnayn_and_the_Alexander_Romance#Early_Jewish_Legends

سورہ کہف حکایات سکندر سے گھڑنے کی بات کس قدر احمقانہ ہے اس کا اندازہ اسی سے ہو جاتا ہے خود اہل کتاب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذوالقرنین پر سوال کیا تھا—ان کو عیسائیوں کی یہود مخالف تحاریر کا بھی علم تھا اور اگر مذکورہ بالا سکندر پر کتاب اس وقت موجود تھی تو یقینا اس کا بھی یہود و نصاری کو علم ہو گا

اول قرآن نے یاجوج ماجوج کو قوم قرار دیا نہ کہ بادشاہ
دوم قرآن نے یاجوج ماجوج کو یہود قرار نہیں دیا
سوم ذوالقرنین کو سکندر نہیں کہا حالانکہ سکندر جیسا مشہور حاکم قرار دینا نہایت آسان تھا

عرب جغرافیہ دانوں کے اشکالات

عرب جغرافیہ دانوں نے زمین کو سات نصف دائروں یا اقلیم میں تقسیم کیا شمال کی جانب علاقہ جہاں کے بارے میں معلومات نہیں تھیں وہ یاجوج ماجوج کا مسکن تھا- اس سے نیچے کا علاقہ جافث کی نسل یعنی نوح کی نسل سمجھا جاتا تھا جن میں چین کے لوگ ترک بلغار الخزر الن مغار سلاوو فرانک لوگ شامل تھے- بجیرۃ خوارزم سیحون اور جیجوں کے دریا بھی اسی اقلیم میں ہیں- الخزر ایک یہودی ریاست تھی جو عباسیوں کے دور میں بھی موجود تھی اور اس کے پاس کے مسلمان علاقے اس کو خراج بھی دیتے تھے

ماجوج بائبل کے مطابق جافث کی نسل سے ہیں اور ان اک لیڈر جوج ہے—ان کے اور باقی انسانوں کے درمیان بلند پہاڑ حائل ہیں اور ایک دیوار جو ذی القرنین نے بنائی موجودہ بنی آدم اور ان کے درمیان حائل ہے

أبو عبد الله أحمد بن محمد بن إسحاق الهمداني المعروف بابن الفقيه (ت 365) نے اس دیوار کا تذکرہ کتاب البلدان میں کیا ہے کتاب المسالك والممالك جو أبي القاسم عبيد الله بن عبد الله المعروف بابن خرداذبه المتوفى 300 ھ کی تالیف ہے اس میں ذکر ہے کہ ایک مخبر شخص سلام الترجمان ، عباسی خلیفہ الخليفة الواثق (227- 232 ھ) کے حکم پر سد یأجوج ومأجوج تک گیا

ہارون رشید کے پوتے خلیفہ واثق ۸۴۲ سے ۸۴۷ ع نے ایک روز سن ۸۴۲ ع میں خواب دیکھا کہ سد ذی القرنین ٹوٹ گئی ہے- انہوں نے اس کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے ایک ہوشیار شخص سلام کو جو تیس زبانوں میں طاق تھے صورت حال جاننے کے لئے بھیجا—سلام ۸۴۴ ع میں واپس آئے اور تمام واقعات کتاب کی صورت میں

لکھے جن کو ابن الفقیہ نے ان سے سن کر اپنی کتاب میں لکھا- راقم کے نزدیک یہ قصہ گوئی صرف خلیفہ کی خواہش پر ہوئی کیونکہ ایک طویل سفر کے بعد سلام ترجمان کو کچھ تو عجیب و غریب بیان کرنا ہی تھا

قرآن کے مطابق یاجوج ماجوج قومیں ہیں

سد ذی القرنین قیامت کی نشانی ہے اسی وقت ظاہر ہو گی هذا رحمة من ربي فإذا جاء وعد ربي جعله دكاء وكان وعد ربي حقا

اہل تشیع کی کتاب **الخصال** از أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمى المتوفى ٣٨١ هـ کی روایت ہے

حدثنا أبي رضي الله عنه قال : حدثنا سعد بن عبد الله ، عن أحمد بن محمد ابن عيسى ، عن أبي يحيى الواسطي باسناده رفعه إلى الصادق عليه السلام قال : الدنيا سبعة أقاليم : يأجوج ومأجوج الروم والصين والزنج وقوم موسى وأقاليم بابل .

امام جعفر نے کہا دنیا کے سات اقلیم ہیں یاجوج اور ماجوج، روم، چین، زنج، بنی اسرائیل، بابل

ابوالکلام آزاد کتاب البیرونی اور جغرافیہ کا علم[14] میں لکھتے ہیں کہ یاجوج ماجوج شمال میں ہیں

ہفت اقلیم

دنیا کے آباد حصہ کو سات ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کا تخیل ہندوستان اور ایران دونوں جگہ پیدا ہوا۔ گویا انڈو آرین قبائل کے تخیل نے اور بہت سی باتوں کی طرح اس بارے میں بھی ایک ہی رُخ اختیار کیا تھا، لیکن یونانیوں نے دوسرا طریقہ اختیار کیا۔ انھوں نے کرہ کے معمور حصہ کو تین برِاعظموں میں تقسیم کردیا: یورپ، ایشیا اور افریقہ۔ چونکہ عربوں نے جغرافیہ میں زیادہ تر اعتماد بطلیموس پر کیا تھا، اس لیے قیاس چاہتا تھا کہ وہ یونانی تقسیم کے مطابق اپنے نقشوں کو مرتب کرتے مگر ایسا نہیں ہوا۔ غالباً یہ دیکھکر کہ ہندوستان اور ایران دونوں نے سات اقلیموں کی تقسیم اختیار کی ہے، انھوں نے بھی یہی تقسیم اختیار کرلی اور ہندوستان اور ایران کے "ہفت کشور" کی طرح عربوں میں بھی "اقالیم السبعہ" کا قاعدہ رائج ہوگیا۔ البیرونی نے "تحدید نہایات الاماکن" میں اس موضوع پر بہ تفصیل بحث کی ہے اور اس کی یہ فصل قابل ذکر معلومات پر مشتمل ہے۔ وہ لکھتا ہے:

"قدیم ایرانی بادشاہوں کا مستقر "ایرانشہر" تھا یعنی عراق، فارس، الجبال اور خراسان۔ انھوں نے ان ممالک کو دنیا کے آباد حصہ کے وسط میں بہ منزلہ "واسطۃ العقد" یعنی درمیانی کڑی کے قرار دیا تھا اور باقی ممالک کو چھ دائرے بنا کر اس کے چاروں طرف پھیلا دیا تھا۔ ان سات دائروں میں سے ہر دائرہ کو وہ "کشور" کہہ کر

---

[14] https://rekhta.org/ebooks/al-bairuni-aur-jughrafiya-e-alam-abul-kalam-azad-ebooks?lang=ur

پکارتے تھے "کشور" کے معنی قدیم فارسی میں خط کے تھے ۔مطلب یہ تھا کہ یہ دائرے اس طرح ایک دوسرے سے ممتاز واقع ہوئے ہیں جس طرح خطوط باہمدگر ممتاز ہوتے ہیں۔ انھوں نے ان سات حصّوں کی تقسیم سات الگ الگ دائروں کی شکل میں کی تھی اور ان کی مجموعی صورت اس طرح کی بنتی ہے ۔

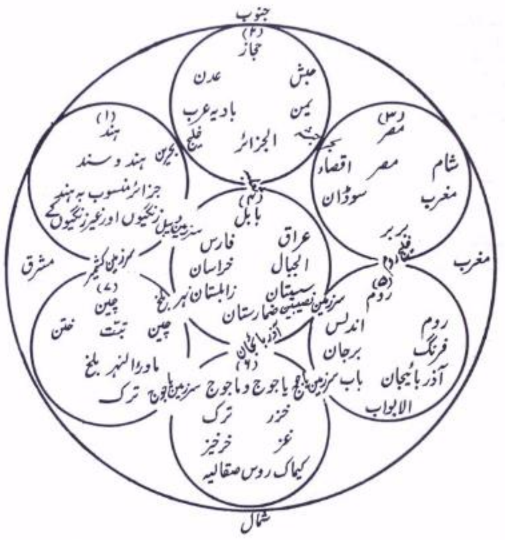

حکمار ہند نے خیال کیا تھا کہ کرہ کا آدھا حصّہ سمندر ہے آدھا خشکی ہے اور پھر وہ اس نصف حصّے کے سات حصے اس طرح کے کرتے تھے کہ چار حصّے تو چار جہتوں

کے ہو جاتے یعنی پچھم، پورب، اُترا اور دکھن کے اور دو حصّے اس طرح بنائے جاتے کہ چاروں جہتوں میں سے ہر دو جہت کا درمیانی حصّہ دو مستقل حصوں کی شکل میں نمایاں ہوجاتا اس طرح چھ حصّے متشکّل ہوتے ۔ پھر ان چھ حصوں کے درمیان ایک درمیانی حصّہ بنایا جاتا اور اس طرح اصلاً تقریباً وہی تقسیم عمل میں آجاتی جو ایرانی تخیل کے ان دائروں میں کام کرتی دکھائی دیتی ہے ۔ دراصل عربی جغرافیہ میں ہفت اقلیم کا تخیل پہلے ہندوستان ہی سے آیا ہوگا۔ پھر ایرانی تخیل کی اشاعت نے اسے مزید سہارا دے دیا۔

آج کل کرۂ ارضی کی شکل اس طرح کھینچی جاتی ہے کہ شمال اوپر ہوتا ہے جنوب نیچے اور مغرب بائیں جانب لیکن قدیم نقشوں میں اس سے الٹی جہات قائم کی جاتی تھیں یعنی شمال کی جگہ جنوب کی جہت اُوپر رکھی جاتی تھی، چنانچہ ان دائروں کو ترتیب دیتے ہوئے بھی جنوب کی جہت اُوپر رکھی گئی ہے، اس لیے ملکوں کی جو جہتیں ہمارے دماغوں میں بسی ہوئی ہیں اُن سے بالکل الٹی جگہوں میں وہ مقامات دکھائی دیتے ہیں۔

یہ ظاہر ہے کہ کرہ کی یہ تقسیم محض ایک وہمی تقسیم تھی جسے کسی علمی اصل سے دور کا بھی سروکار نہ تھا۔ محض یہ بات نمایاں کرنے کے لیے کہ پارس کی مملکت معمورہ کی وسطی اور مرکزی مملکت ہے اور باقی تمام دنیا اُسی کے چاروں طرف پھیلی ہے، یہ سات دائرے سات کشوروں کے نام بنائے جاتے تھے اور ہخامنش شہنشاہوں کے لیے مالک ہفت کشور کا لقب ڈھال لیا گیا تھا۔

مگر معلوم ہوتا ہے کہ آگے چل کر سات اقلیموں کی تقسیم نے ایک علمی تقسیم کی شکل اختیار کر لی، چنانچہ عربوں کی جغرافیائی نقش آرائی میں یہ تقسیم اسی علمی تقسیم کی بنا پر نمایاں ہوتی ہے ۔ اس تقسیم کی علمی بنیاد میں دو اختلافوں نے کام دیا تھا۔ سورج کے طلوع و غروب کے اوقات کا اختلاف اور موسم کا اختلاف تقسیم خطِ استوا سے شروع ہوتی تھی اور قطب شمالی کی طرف بڑھتی ہوئی ختم ہوجاتی تھی۔ حساب کی اصل جو اس بارے میں کام کرتی تھی دن اور رات کے اوقات کا اختلاف تھا کیونکہ انسانی زندگی کے لیے سب سے زیادہ محسوس اور موثر اختلاف یہی اختلاف حال ہے ۔ قدما نے پہلے یہ بات معلوم کی کہ جو خطّ سب سے زیادہ معتدل واقع ہوا ہے اس کے شب و روز کے گھنٹوں کی تعداد کیا ہوتی ہے، انھیں معلوم ہوا کہ

عصر حاضر کے علماء

ابو الکلام آزاد کا گمان

ابو الکلام آزاد کتاب ترجمان القرآن ج ۲ میں یاجوج ماجوج پر لکھتے ہیں

حزقی ایل نبی کی پیشین گوئی:

''اور خداوند کا کلام مجھ تک پہنچا - اس نے کہا اے آدم زاد! تو جوج کی طرف اپنا منہ کر کے اس کے برخلاف نبوت کر - جوج کی طرف جو ماجوج کی سرزمین کا ہے اور روس' مسک اور توبال کا سردار ہے - خداوند یہوداہ یوں کہتا ہے کہ میں تیرا مخالف ہوں - میں تجھے پھرا دوں گا - تیرے جبڑوں میں بنسیاں ماروں گا، تیرے سارے لشکر اور گھوڑوں اور سواروں کو جو جنگی پوشاک پہنے چوپہریاں اور سپر لیے ہوئے ہیں اور سب شمشیر بکف ہیں' کھینچ نکالوں گا - اور میں ان کے ساتھ فارس اور کوش اور فوط کو بھی کھینچ نکالوں گا جو سپر لیے ہوئے اور خود پہنے ہوں گے - نیز جومر اور شمال بعید کے اطراف کے باشندگان تجرمہ اور ان کا سارا لشکر''

اس کے بعد دور تک تفصیلات چلی گئی ہیں - اور چار باتیں خصوصیت کے ساتھ کہی گئی ہیں - ایک یہ کہ جوج شمال کی طرف سے آئے گا تاکہ لوٹ مار کرے - دوسری یہ کہ ''ماجوج پر اور ان پر جو جزیروں میں سکونت رکھتے ہیں تباہی آئے گی'' تیسری یہ کہ جو لوگ اسرائیل کے شہروں میں بسنے والے ہیں وہ بھی ماجوج کے مقابلہ میں حصہ لیں گے اور ان کے بے شمار ہتھیار ان کے ہاتھ آئیں گے - چوتھی یہ کہ ماجوج کی تباہی کا گورستان ''مسافروں کی وادی'' میں بنے گا جو ''سمندر کے پورب میں ہے'' ان کی لاشیں عرصہ تک وہاں پڑی رہیں گی - لوگ انہیں گاڑتے رہیں گے تاکہ رہ گزر صاف ہو جائے - (باب ۳۸:۳۹)

یہ واضح رہے کہ اس پیشین گوئی سے پہلے سائرس کے ظہور اور یہودیوں کی آزادی و خوش حالی کی پیشین گوئی بیان کی جا چکی ہے اور اس پیشین گوئی کا محل ٹھیک اس مکاشفہ کے بعد ہے جس میں حزقی ایل نبی نے بنی اسرائیل کی سوکھی ہڈیوں کو زندہ ہوتے دیکھا تھا اور جسے قرآن نے بھی سورۂ بقرہ کی آیت ﴿ اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّ هِیَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ﴾ (۲:۲۵۹) میں بیان کیا ہے - پس ضروری ہے کہ جوج اور ماجوج کا معاملہ بھی اسی زمانے کے لگ بھگ پیش آنے والا ہو - یعنی سائرس کے زمانہ میں - اور یہ سائرس کے ذوالقرنین ہونے کا ایک مزید ثبوت ہے - کیونکہ قرآن صاف کہہ رہا ہے کہ اسی نے یاجوج وماجوج کے حملوں کی روک تھام کے لیے ایک سد تعمیر کی تھی -

عہد عتیق کے بعد یہ نام ہمیں مکاشفات یوحنا میں ملتا ہے - جس میں بیان کیا گیا ہے کہ ''جب ہزار برس پورے ہو چکیں گے تو شیطان قید سے چھوڑ دیا جائے گا اور وہ ان قوموں کو جو زمین کے چاروں طرف ہوں گی' یعنی یاجوج و ماجوج کو گمراہ کرنے اور لڑنے کے لیے جمع کرنے نکلے گا - ان کا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہوگا - وہ تمام زمین کی وسعتوں پر چڑھ جائیں گی'' (۲۰:۷)

گاگ اور مے گاگ:

یاجوج اور ماجوج کے لیے یورپ کی زبانوں میں (Gog) اور (Magog) کے نام مشہور ہو گئے ہیں اور شارحین تورات کہتے ہیں کہ یہ نام سب سے پہلے تورات کے ترجمہ سبعینی میں اختیار کیے گئے تھے - لیکن کیا اس لیے اختیار کیے گئے کہ جوج اور ماجوج کا یونانی تلفظ یہی ہو سکتا تھا یا خود یونانی میں پہلے سے یہ نام موجود تھے؟ اس بارے میں شارحین کی رائیں مختلف ہیں - لیکن زیادہ قوی بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ یہ دونوں نام اسی طرح یا اس کے قریب قریب یونانیوں میں بھی مشہور تھے -

شمال مشرقی قبائل:

اب سوال یہ ہے کہ یہ کون قوم تھی؟ تمام تاریخی قرائن متفق طور پر شہادت دے رہے ہیں کہ اس سے مقصود صرف ایک ہی قوم ہو سکتی ہے-اس کے سوا کوئی نہیں-یعنی شمال مشرقی میدانوں کے وہ وحشی مگر طاقتور قبائل جن کا سیلاب قبل از تاریخ عہد سے لے کر نویں صدی مسیحی تک برابر مغرب کی طرف امنڈ تا رہا، جن کے مشرقی حملوں کی روک تھام کے لیے چینیوں سیکڑوں میل لمبی دیوار بنانی پڑی تھی، جن کی مختلف شاخیں تاریخ میں مختلف ناموں سے پکاری گئی ہیں-اور جن کا آخری قبیلہ یورپ میں میگر کے نام سے روشناس ہوا اور ایشیا میں تاتاریوں کے نام سے-اسی قوم کی ایک شاخ تھی جسے یونانیوں نے سیتھین (Scythian) کے نام سے پکارا ہے' اور اسی کے حملوں کی روک تھام کے لیے سائرس نے سد تعمیر کی تھی-

منگولیا:

شمال مشرق کے اس علاقہ کا بڑا حصہ اب ''منگولیا'' کہلاتا ہے-لیکن ''منگول'' لفظ کی ابتدائی شکل کیا تھی؟ اس کے لیے جب ہم چین کے تاریخی مصادر کی طرف رجوع کرتے ہیں' (اور ہمیں اسی طرف رجوع ہونا چاہیے کیونکہ وہ منگولیا کے ہم سایہ میں ہے) تو معلوم ہوتا ہے کہ قدیم نام ''موگ'' تھا- یقیناً یہی ''موگ'' ہے جو چھ سو برس قبل مسیح یونانیوں میں ''میگ'' اور ''مے گاگ'' پکارا جاتا ہوگا' اور یہی عبرانی میں ''ماجوج'' ہو گیا-

چین کی تاریخ میں ہمیں اس علاقہ کے ایک اور قبیلہ کا ذکر بھی ملتا ہے جو 'یواچی' (Yueh-Chi) کے نام سے پکارا جاتا تھا- یہی ''یواچی'' ہے جس نے مختلف قوموں کے مخارج وتلفظ سے گزر کر کوئی ایسی شکل اختیار کر لی تھی کہ عبرانی میں ''یاجوج'' ہو گیا-

اس امر کی وضاحت کے لیے ضروری ہے کہ ان نتائج پر ایک اجمالی نظر ڈال لی جائے جو مختلف قوموں کے نسلی، جغرافیائی اور لغوی علائق کی بحث وتنقیب سے پیدا ہوئے ہیں اور جو موجودہ زمانے میں تاریخ اقوام کے طے شدہ مبادیات ہیں-

منگولیا کا قبائلی سرچشمہ اور اقوام قدیم کا انشعاب:

کرۂ ارضی کی بلند سطح وہ حصہ جو شمال مشرق میں واقع ہے اور جسے آج کل منگولیا اور چینی ترکستان کے نام سے پکارا جاتا ہے تاریخ قدیم کی بے شمار قوموں کا ابتدائی گہوارہ رہ چکا ہے-یہ نسل انسانی کا ایک ایسا سرچشمہ تھا جہاں پانی برابر ابلتا اور جمع ہوتا رہتا اور جب بہت بڑھ جاتا تو مشرق ومغرب کی طرف امنڈ نا چاہتا-اس کے مشرق میں چین تھا' مغرب وجنوب میں مغربی اور جنوبی ایشیاء اور شمال مغرب میں یورپ- چنانچہ یکے بعد دیگرے قوموں اور قبیلوں کے سیلاب امنڈتے رہے-کچھ وسط ایشیا میں آباد ہو گئے-کچھ آگے بڑھے اور شمالی یورپ تک پہنچ گئے-کچھ وسط ایشیا سے نیچے اتر گئے اور جنوبی اور مغربی ایشیا پر قابض ہو گئے-یہ قبائل جو اس علاقہ سے نکلتے تھے مختلف ملکوں میں بس کر وہاں کی خصوصیت اختیار کر لیتے تھے اور رفتہ رفتہ ایک مقامی قوم بن جاتے تھے لیکن ان کا وطنی سرچشمہ اپنی اصلی حالت پر باقی رہتا-یہاں تک کہ پھر قبائل کا ایک نیا سیلاب اٹھتا اور کسی نئے علاقہ میں پہنچ کر نئی مقامی قومیت کی تخلیق کر دیتا-

یہ علاقہ صدیوں تک اپنی اصلی وحشیانہ حالت پر باقی رہا لیکن جو قبائل یہاں سے نکل نکل کر مختلف ملکوں میں بستے گئے انہوں نے مقامی خصوصیات اختیار کر کے تہذیب وتمدن کی طرف بڑھنا شروع کر دیا-یہاں تک کہ چند صدیوں کے بعد ان کی حالت اس درجہ مختلف ہو گئی کہ ان میں اور ان کے قدیم ہم وطنوں میں کوئی بات بھی مشترک باقی نہیں رہی-وہ اب مہذب ہو رہے تھے-یہ بدستور وحشی تھے-وہ تہذیب کے صناعی ہتھیاروں سے لڑتے تھے-یہ وحشت کی قدرتی ہجیت اور درندگی سے-ان میں زراعت' صناعت اور ذہنی ترقی کی مختلف شاخیں ابھر

رہی تھیں- وہ ان سب سے ناآشنا تھے- سرد علاقہ کی صحرائی زندگی اور وحشیانہ خصائل کی خشونت نے انہیں وقت کی شائستہ اقوام کے لیے ایک خوفناک ہستی بنا دیا تھا- قبل اس کے کہ تاریخی عہد کی صبح طلوع ہو شمال مشرقی قبائل کی یہ مہاجرت شروع ہو چکی تھی اور اس کا سلسلہ تاریخی عہد میں بھی بدستور جاری رہا-

آریا:

انہی قبائل کا ایک ابتدائی گروہ وہ تھا جو آرین نسل کے نام سے پکارا گیا ہے- اس کا ایک حصہ وسط ایشیا سے یورپ کی طرف بڑھ گیا- ایک نیچے اتر کر پنجاب میں آباد ہو گیا- ایک مغرب کی طرف بڑھا اور فارس اور میڈیا اور اناتولیا میں بس گیا- اسے اب انڈو یوروپین آریا کے نام سے شناخت کیا جاتا ہے' کیونکہ یہ ہندوستان اور یورپ' دونوں کی آریائی اقوام کے مورث اعلیٰ تھے- ان کا جو حصہ شمالی ہند میں بس گیا تھا' اس نے اپنا نسلی خطاب برابر یاد رکھا اور اپنے کو آریا ورتھ کہتا رہا- جو فارس اور میڈیا میں بسا اس نے اپنی ابتدائی قیام گاہ کو اریانہ کے نام سے موسوم کیا (جسے اوستا میں اریانہ ویگو کہا گیا ہے) اور یہی اریانہ ایران ہو گیا- جو قبائل اناتولیا تک پہنچ گئے تھے' وہ (غالباً) ہٹی (Hittite) کے نام سے پکارے گئے جنھیں تورات کی کتاب پیدائش میں حتی کہا گیا ہے اور مصر کے قدیم نوشتوں میں ختی پایا گیا-

یورپ کے قبائل:

جو قبائل یورپ میں پہنچے' وہ گوتھ' فرانک' الامان' ونڈال' ٹیوٹان' اور ہن کے نام سے مشہور ہوئے اور انہی کی ایک وسیع شاخ وہ تھی جو بحر اسود سے لے کر دریائے ڈینیوب کی بالائی وادی تک پھیل گئی اور سیتھین کے نام سے پکاری گئی- وسط ایشیا کے مشرقی قبائل بھی جو بکٹر یا (بلخ) پر تاخت و تاراج کرتے رہتے تھے' سیتھین ہی تسلیم کیے گئے ہیں اور خود دارا نے اپنے کتبہ اسطخر میں انہیں اسی نام سے پکارا ہے-

اقسام ثلاثہ:

ان قبائل کی جو تین شاخیں شمالی ہند' اناتولیا (ایشیائے کوچک) اور ایران میں بس گئی تھی انہیں ایسا ماحول ملا جو زراعت کے لیے موزوں تھا- اس لیے بہت جلد انہوں نے زراعتی زندگی اختیار کر لی اور پھر تہذیب و حضارت کی طرف بڑھنے لگیں لیکن جو شاخیں یورپ کی طرف بڑھیں انہیں ایسا ماحول میسر نہیں آیا- اس لیے صحرائی زندگی کی تمام خصوصیات ان میں بدستور باقی رہیں اور صدیوں تک متغیر نہ ہوئیں- اب گویا ان قبائل کی تین حالتیں ہو گئی تھیں-

اولاً' منگولیا کے اصلی باشندے جو یک قلم وحشی اور صحرائی تھے اور ان کی یہ حالت بغیر کسی تغیر کے برابر قائم رہی-

ثانیاً' بحر اسود کے شمالی ساحل اور شمالی یورپ کے قبائل جو گو اپنے مولد اصلی سے الگ ہو گئے تھے لیکن ان کی وحشیانہ خصوصیات نہیں بدلی تھیں-

ثالثاً' ہندوستان' ایران اور اناتولیا کے قبائل جو بتدریج شہریت و حضارت میں ترقی کرنے لگے اور پھر آگے چل کر تین قدیم تہذیبوں کے بانی ہوئے-

یاجوج ماجوج کا اطلاق:

تقریباً ۷۰۰ قبل مسیح سے لے کر پانچویں صدی مسیحی تک یاجوج اور ماجوج یا گوگ اور مے گگ کا اطلاق پہلی دو قسموں پر ہوتا رہا- پہلی پر اس لیے کہ قومیت اور مقام کے لحاظ سے وہی یاجوج و ماجوج تھی- دوسری پر اس لیے کہ گو اپنے مولد و مقام سے الگ ہو چکی تھی لیکن اپنی وحشیانہ خصوصیات میں بالکل متغیر نہیں ہوئی تھی- تیسری قسم چونکہ یک قلم منقلب ہو چکی تھی اس لیے اب وہ یاجوج و ماجوج نہیں رہی تھی بلکہ خود

یاجوج وماجوج کی غارت گریوں کا نشانہ بن گئی تھی- البتہ جب پانچویں صدی مسیحی میں یورپ کے قبائل کی حالت بھی منقلب ہونا شروع ہوگئی اور مسیحیت اختیار کر کے تہذیب و حضارت کی طرف بڑھنے لگے تو قوموں کے حافظہ سے ان کا نام بھی اتر گیا اور یاجوج وماجوج کا اطلاق صرف اسی خطہ میں سمٹ آیا جہاں سے پھیلنا شروع ہوا تھا- یعنی صرف منگولیا کے صحرانورد قبائل ہی یاجوج وماجوج سمجھے جانے لگے- چنانچہ قرآن نے سورۂ انبیاء میں ان کے جس خروج کی خبر دی ہے وہ منگولیا کے تاتاریوں کا آخری خروج تھا-

یورپ کی تمام موجودہ قومیں (لاطینی نسل مستثنیٰ کر دینے کے بعد) براہ راست انہی قبائل کی نسل سے ہیں- جیسا کہ معلوم ومسلم ہے-

صحرانوردی اور توطن کا اختلاف معیشت:

اس موقع پر یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ نسل انسانی نے اکثر حالتوں میں پہلے صحرانوردی اور خانہ بدوشی کی زندگی بسر کی ہے- پھر توطن اور اقامت گزینی اختیار کی ہے اور اس اختلاف حالت نے ہمیشہ دو طرح کے انسانی گروہوں سے دنیا کو آباد رکھا ہے- صحرانورد قبائل کے گروہ اور اقامت گزین قبائل کے گروہ- معیشت کی یہ دونوں حالتیں اس درجہ مختلف تھیں کہ ایک ہی نسل کے دو قبیلوں میں سے ایک قبیلہ اگر صحرانورد رہتا تھا اور دوسرا اقامت گزین ہو جاتا تھا تو چند صدیوں کے بعد نہ صرف ایک دوسرے سے اجنبی ہو جاتے تھے بلکہ بالکل متضاد قسم کی مخلوق بن جاتے تھے- صحرانورد قبائل کو غذا کے لیے جانوروں کے دودھ اور شکار کے گوشت پر اعتماد کرنا پڑتا تھا- اقامت گزین قبائل کو اناج پر- وہ گھوڑوں کی برہنہ پیٹھ پر زندگی بسر کرتے- یہ کھیتوں میں اور مکانوں کی چار دیواری میں- ان کی زندگی کا ماحول صحرائیت تھی- ان کا ماحول شہریت- ان کو نشوونما کے لیے جنگ کی ضرورت تھی- ان کو امن کی- ان کا جسم روز بروز طاقتور اور محنت پسند ہوتا جاتا تھا- ان کا روز بروز کمزور اور راحت پسند- وہ روز بروز وحشت وخونخواری میں بڑھتے جاتے تھے- یہ روز بروز تہذیب وحضارت میں- تہذیب وحضارت کا لازمی نتیجہ تھا کہ جذبات وخصائل میں لطافت اور نرمی پیدا ہو- صحرائیت وخانہ بدوشی کا لازمی نتیجہ تھا کہ جذبات تند اور خصائل میں وحشت وخشونت ہو- نتیجہ یہ نکلتا کہ جوں جوں اقامت گزیں قبائل شائستہ ہوتے جاتے' صحرانورد قبائل کی ہستی ان کے لیے ہولناک اور ناقابل مزاحمت ہوتی جاتی' جب کبھی دونوں میں مقابلہ ہوتا' تو شہری قبائل دیکھتے کہ صحرانورد قبائل عفریتوں کی طرح خوفناک اور درندوں کی طرح خونخوار ہیں، اور صحرانورد قبائل معلوم کر لیتے کہ ان کی غارت گریوں کے لیے شہری آبادیوں سے زیادہ کوئی سہل شکار نہیں!

البتہ صحرانورد قبائل متفرق تھے اور اقامت گزینی کے طریقوں سے ناآشنا' اقامت گزین قبائل باہم مربوط تھے اور معیشت کے منظم طریقوں سے آشنا' اس لیے قدرتی طور پر صحرانوردوں کے حملے ایک خاص حد سے آگے نہیں بڑھ سکتے تھے- وہ خوفناک درندوں کی طرح آبادیوں پر گرتے اور قتل و غارت کر کے نکل جاتے- لیکن جم کر نک نہیں سکتے تھے اور نہ علاقے فتح کر کے اپنے قبضے میں رکھ سکتے تھے- مگر جب کبھی صدیوں کے بعد ان میں کوئی حکمراں قائد پیدا ہو جاتا اور وہ بہت سے قبیلوں کو متحد کر کے ایک فوج کی نوعیت دے دیتا تو پھر قتل و غارت گری کی ایک ایسی منظم طاقت پیدا ہو جاتی جو صرف وقتی حملوں ہی پر قانع نہیں رہتی بلکہ مملکتوں اور قوموں پر قابض ہو جاتی اور شہری آبادیوں کی بڑی قوتیں بھی اس کی راہ نہیں روک سکتیں!

تاریخ شاہد ہے کہ صحرانورد اور غیر متمدن اقوام کے مقابلہ میں شہری اور متمدن اقوام کا ہمیشہ ایسا ہی حال رہا- یہاں تک کہ علم وصناعت نے ایسے ہتھیار اور جنگی وسائل پیدا کر دیے جن کے مقابلے سے غیر متمدن اقوام عاجز آ گئیں-

یاجوج ماجوج صحرانوردی کی خوفناک قوت تھی:

چنانچہ ان شمال مشرقی قبائل کی پوری تاریخ اسی حقیقت کا افسانہ ہے- ان کی جن شاخوں نے اقامت گزینی کی زندگی اختیار کر لی تھی وہ

بالکل ایک دوسری قوم بن گئیں اور جنہیں ایسے حالات میسر نہیں آئے وہ بدستور صحرانورد رہیں - اقامت گزین قبائل کے لیے صحرانورد قبائل صرف اجنبی ہی نہیں ہو گئے تھے بلکہ خوفناک بھی ہو گئے تھے کیونکہ ان کی روز افزوں شہریت ان کی صحرائی وحشت ناکیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی - یہ جب کبھی موقع پاتے قرب وجوار کی آبادیاں غارت کرتے اور اگر قبائل کا کوئی قائد نکل آتا تو ان کی غارت گریاں دور دور تک بھی پہنچ جاتیں - صدیوں تک ان کی حالت ایسی ہی رہی - پھر جب چوتھی صدی مسیحی سے ان کے اندر ایسے قائد پیدا ہونے لگے جنہوں نے نظم و اطاعت کا راز پالیا تھا تو اچانک ان کی طاقت کا ایک نیا دور شروع ہو گیا چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ پانچویں صدی میں اٹیلا (Attila) نے جو ہن قبیلہ کا قائد تھا ایک عظیم فاتح کی حیثیت اختیار کر لی اور رومن امپائر کی دونوں مشرقی و مغربی مملکتوں کو لرزہ براندام کر دیا - پھر یہی قبائل ہیں جو بالآخر اس طرح تمام یورپ پر چھا گئے کہ نہ صرف رومن امپائر کو بلکہ رومی تمدن کو ہمیشہ کے لیے پامال کر دیا -

چند صدیوں کے بعد تاریخ یہ منظر پھر دہراتی ہے - ہم دیکھتے ہیں کہ خود منگولیا میں ایک نیا منگولی قائد چنگیز خاں پیدا ہو گیا ہے - وہ تمام تاتاری قبائل کو اپنے ماتحت ایک قوم بنا دیتا ہے اور پھر فتح و تسخیر کا ایک ایسا ہولناک سیلاب امنڈتا ہے جسے اسلامی ممالک کی کوئی متمدن قوت بھی نہ روک سکی - وسط ایشیا سے لے کر عراق تک جو ملک اس کے سامنے آیا' خس وخاشاک کی طرح بہہ گیا!

منگولی نسل کے انشعاب کے مختلف دور:

بہر حال اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یاجوج وماجوج سے مقصود یہی منگولین قوم اور اس کی تمام صحرانورد اور وحشی شاخیں ہیں - اب ہم چاہتے ہیں ان کے خروج وظہور کے مختلف دور تاریخی ترتیب سے منضبط کر لیں - اسی ضمن میں یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ سائرس کے زمانہ میں یہ قوم کہاں تھی' اور کیوں اسے سد تعمیر کرنے کی ضرورت پیش آئی؟ اس بارے میں تاریخ کی شہادتوں کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

(۱) پہلا دور تاریخی عہد سے پہلے کا ہے جب شمال شرق سے ان قبائل کے ابتدائی گروہ نکلے اور وسط ایشیا میں آباد ہو گئے پھر جنوب اور مغرب میں پھیلنے لگے - اس خروج وانشعاب کی رفتار بہت سست رہی ہو گی اور بے شمار منزلیں پیش آئی ہوں گی -

(۲) دوسرا دور صبح تاریخ کا ہے لیکن روشنی ابھی دھندلی ہے - اب اقامت گزینی اور صحرانوردی کی دو مختلف اور متوازی معیشتوں کا سراغ لگایا جا سکتا ہے - شمالی ہند' ایران اور اناتولیا کے قبائل اقامت گزینی کی زندگی میں بدل چکے ہیں مگر وسط ایشیا سے لے کر بحر اسود تک صحرانورد قبائل کے جتھے پھیلتے جاتے ہیں اور مشرق سے نئے نئے قبیلوں کے اقدام کا سلسلہ برابر جاری ہے - یہ زمانہ تقریباً ۳۰۰۰ قبل مسیح سے ۱۵۰۰ قبل مسیح تک کا تصور کرنا چاہیے -[۱]

(۳) تیسرا دور تاریخ کی روشنی میں پوری طرح نمایاں ہے - یہ تقریباً ایک ہزار سال قبل مسیح سے شروع ہوتا ہے - اب بحر خزر اور بحر اسود کا علاقہ ایک وحشی اور خونخوار قوم کا مرکز بن چکا ہے اور وہ مختلف ناموں میں اور مختلف جہتوں سے نمایاں ہوتی رہتی ہے - پھر اچانک تاریخ کے افق پر "سیتھین" قوم کا نام ابھرتا ہے یہ وسط ایشیا سے لے کر بحر اسود کے شمالی کناروں تک آباد ہے اور اطراف وجوانب میں برابر حملہ آور ہوتی رہتی ہے - یہ زمانہ اشوری تمدن کے ظہور اور بابل اور نینوئی کے عروج کا تھا اور ہیروڈوٹس کی زبانی ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آشورین کی شمالی

۱۔ یہ تعین اس طرح کے تمام تعینات کی طرح محض تاریخی قیاسات پر مبنی ہے اور اسی لیے اس بارے میں نظار تاریخ کی راہیں مختلف ہوئیں - البتہ حال کے انکشافات سے ایک بات تقریباً پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے - یعنی ڈھائی ہزار سال قبل مسیح اناتولیا میں "حتی" یا "حتّی" تمدن شروع ہو چکا تھا اور قدیم مصری تمدن کا معاصر تھا - بوغاز کوئی میں جو حتی کتب خانہ برآمد ہوا ہے اور جس میں بیس ہزار کے قریب منقوش تختیاں نکلی ہیں اس نے انیسویں صدی کے تاریخی تخمینے بہت کچھ بدل دیے ہیں اور اب یہ رجحان کہ اس زمانے کی مدت گھٹائی جائے' تقریباً مفقود ہو رہا ہے -

ابو الکلام آزاد کے بقول منگول، یاجوج وماجوج ہیں لیکن جوش تحقیق میں وہ بھول گئے کہ ان سے مسلمان لڑ بھڑ چکے ہیں جبکہ یاجوج ماجوج کا خروج قیامت کی نشانی ہے

غامدی صاحب کی رائے

ماہنامہ 'اشراق' بابت جنوری ۱۹۹۶ء مدیر مسؤل جاوید احمد غامدی

”دجال کا خروج ہمارے نزدیک یاجوج ماجوج کے خروج ہی کا بیان ہے۔ دجال ایک اسم صفت ہے جس کے معنی بہت بڑے فریب کار کے ہیں ...... ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ نبی ﷺ نے قیامت کے قریب یاجوج ماجوج ہی کے خروج کو دجال کے خروج سے تعبیر کیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یاجوج وماجوج کی اولاد یہ مغربی اقوام عظیم فریب پر مبنی، فکر وفلسفہ کی علم بردار ہیں اور اسی سبب سے نبی ﷺ نے انہیں دجال (عظیم فریب کار) قرار دیا۔ روایات میں دجال کی ایک صفت یہ بھی بیان ہوئی ہے کہ

اس کی ایک آنکھ خراب ہوگی۔ یہ بھی درحقیقت مغربی اقوام کی انسان کے روحانی پہلو سے پہلوتہی اور صرف مادی پہلو کی ایک جانب جھکاؤ کی طرف اشارہ ہے۔ اسی طرح مغرب کی طرف سے سورج کا طلوع بھی غالباً مغربی اقوام کے سیاسی عروج ہی کے لیے کنایہ ہے۔“

غامدی صاحب کے مطابق دجال اور یاجوج ماجوج میں کوئی فرق نہیں- اپنے حالیہ ایک پروگرام میں غامدی صاحب نے بتایا کہ یاجوج ماجوج مغرب، جاپان، آسٹریلیا وغیرہ ہیں کیونکہ یہ سب یافث کی نسل سے ہیں

مناظر احسن گیلانی صاحب کی رائے

کتاب دجالی فتنہ کے نمایاں خدوخال میں مناظر احسن گیلانی صاحب نے ان روایات کو رد کیا ہے جن میں ہے کہ یاجوج ماجوج دیوار میں نقب لگا سکتے ہیں۔

دجالی فتنہ کے نمایاں خدوخال 237

esturdubooks.wordpress

مشہور آیت میں پاتے ہیں۔

حَتّٰٓی اِذَا فُتِحَتْ یَاجُوْجُ وَ مَاجُوْجُ وَھُمْ مِّنْ کُلِّ حَدَبٍ❶ یَّنْسِلُوْنَ۔

''تا آں کہ جب کھول دیئے جائیں یاجوج و ماجوج ہر حدب سے تیزی کے ساتھ وہ چل نکلے۔''

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

دو مختلف سورتوں کی دو مختلف آیتوں میں ''یاجوج و ماجوج'' کے ان الفاظ کو پا کر حضرت الاستاذ مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ من تبادر الا وھام فقط (یعنی خواہ مخواہ اس وہم میں لوگ مبتلا ہو گئے) کہ ذوالقرنین کی حکومت کی طرف سے دونوں پہاڑوں کے بیچ میں یہ دیوار جو بنائی گئی تھی اسی دیوار کو توڑ کر یاجوج وماجوج نکل پڑیں گے۔ حالانکہ بقول شاہ صاحب۔

ولیس فی القرآن ان ھذا الخروج یکون عقیب الاند کاك متقبلا' بل فیه وعد باند کا که فقط' فقد اندك کماوعد' اما ان خروجھم موعود بعد اند کا که بدون فصل فلاحرف فیه۔ (فیض الباری شرح بخاری' جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۲۳)

''قرآن میں یہ کہیں نہیں ہے کہ یاجوج و ماجوج کے خروج کا واقعہ دیوار کے ڈھے جانے کے ساتھ ہی پیش آئے گا بلکہ دیوار کے ڈھے جانے کا صرف وعدہ (سورۂ کہف) والی آیت میں کیا گیا ہے اور دیوار حسب وعدہ ڈھے گئی' لیکن یہ بات کہ دیوار کے ڈھے جانے کے ساتھ اسی وقت بغیر کسی وقفہ کے یاجوج و ماجوج نکل پڑیں گے قرآن میں کوئی حرف ایسا نہیں پایا جاتا جس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔''

خلاصہ یہ ہے کہ سورۃ کہف کی آیت جس میں ذوالقرنین نے یہ کہتے ہوئے کہ ''دیوار کی تعمیر میں کامیابی یہ صرف میرے پروردگار کی مہربانی ہے' پھر جب میرے رب کا وعدہ آ جائے گا

❶ حدب کا ترجمہ میں نے حدب ہی کر دیا ہے آئندہ اس کی شرح آنے والی ہے۔ ''کوزہ پشتی'' کی صفت کو عربی میں حدب کہتے ہیں گویا سمجھنا چاہئے کہ پانی کے اندر سے زمین کا جو حصہ ابھر کر باہر نکل آیا ہے' ابھار کی وجہ سے کوزہ پشتی کی کیفیت اس میں چونکہ پائی جاتی ہے۔ اس لئے اس کو حدب کہا گیا ہے "ینسلون کی تفصیل بھی آگے آ رہی ہے"۔

دجالی فتنہ کے نمایاں خدوخال 238

esturdubooks.wordpress

تو اس وقت وہی میرا رب اس کو ریزہ ریزہ کر دے گا'' یعنی ﴿ھذا رحمة من ربی فاذا جاء وعد ربی جعله دکاء﴾ اس آیت کا جو ترجمہ اور حاصل ہے خود ہی اس پر غور کیجئے اور دیکھئے اس میں ایسا کون سا لفظ ہے جس سے یہ ثابت کیا جا سکتا ہو کہ دیوار کے گرنے یا گرانے اور توڑنے کے بعد یاجوج و ماجوج نکل پڑیں گے۔

مگر کیا کیجئے کہ عوام میں یہی مشہور ہو گیا ہے کہ بند ہونے کے بعد یاجوج و ماجوج کی قوم روزانہ اس کے توڑنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہے اور آخر میں کسی نہ کسی دن اس کے توڑتے میں وہ کامیاب ہو جائے گی حالاں کہ اسی موقع پر اسی آیت سے پہلے قرآن ہی میں

فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ یَّظْھَرُوْہُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَہٗ نَقْبًا۔

(پس وہ (یعنی یاجوج و ماجوج والے) نہ اس دیوار پر چڑھنے ہی کی قدرت رکھتے تھے اور نہ ان کے بس میں یہ تھا کہ اس دیوار میں نقب لگائیں' یعنی سوارخ کریں) کے الفاظ پائے جاتے ہیں۔''

بھلا نقب لگانا بھی جس دیوار میں ان کے بس کی بات نہ رہی تھی قرآن کی اس واضح اور صاف خبر کے بعد باور کرنا کہ وہی یاجوج و ماجوج والے اسی دیوار کو دکاء یعنی ڈھا ڈھو کر برابر کر دیں گے یا انہوں نے برابر کر دیا' قرآنی بیان سے لاپروائی کے سوائے اور کیا کہا جا سکتا ہے' بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ''جعله دکاء'' (بنا دے گا میرا رب اس دیوار کو ریزہ ریزہ) کی قرآنی اطلاع سے بھی ان کو چشم پوشی ہی کرنی پڑتی ہے جو اس خبر کے مقابلہ میں کہتے ہیں کہ رب نہیں بلکہ یاجوج و ماجوج والے اس کو دکاء (ریزہ ریزہ) کر دیں گے۔

یہ صحیح ہے کہ تفسیری روایتوں میں بھی بعض ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں جن سے اسی عام پھیلے ہوئے خیال کی تائید ہوتی ہے' شاید اس عام پھیلے ہوئے خیال کا منشاء ممکن ہے تفسیری کتابوں کی یہی روایتیں ہوں لیکن' حضرت مولانا انور شاہ کشمیری (رحمۃ اللہ علیہ) جیسے ناقد علامہ اسی مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے جب فرماتے تھے کہ:

انا لم نجده فی القرآن ولا فی حدیث صحیح

یعنی (یاجوج و ماجوج کا خروج دیوار توڑ کر ہوگا) اس مسئلہ کو ہم نہ قرآن ہی میں

urdubooks.wordpress

پاتے۔اور نہ کسی صحیح حدیث میں (فیض الباری شرح بخاری جلد۴ص۲۳)

تو اسی سے ان روایتوں کا حال معلوم ہو جاتا ہے' حضرت شاہ صاحبؒ نے اس سلسلہ میں ترمذی کی اس روایت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جس میں ہے کہ:

''یاجوج و ماجوج والے روزانہ دیوار کو کھودتے ہیں' پھر جب کچھ حصہ باقی رہ جاتا ہے تو گھروں کو یہ کہتے ہوئے پلٹ جاتے ہیں کہ کل ہم باقی کام کو پورا کر دیں گے' مگر انشاء اللہ تعالیٰ نہیں کہتے' پس جب دوسرے دن واپس ہوتے تو کھودی ہوئی دیوار کو اسی حال میں پاتے ہیں' یعنی کھودنے سے پہلے جیسی تھی ویسا ہی اس کو پائیں گے' یوں ہی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔تا آنکہ ایک دن انشاء اللہ ان میں سے کسی کی زبان سے نکل جائے گا تب صبح کو جب آئیں گے تو دیوار کھدی ہوئی حالت میں ملے گی' اسی کے بعد اس دیوار کو ڈھادیں گے اور زمین میں فساد پھیلانے کے لئے نکل پڑیں گے''

مگر تفسیری روایات کے سب سے بڑے مشہور ناقد ابن کثیر کے نزدیک اس روایت کی سند میں غیر معمولی الجھنیں ہیں' خود حضرت شاہ صاحب کا ذاتی فیصلہ تو یہ ہے کہ مشہور نومسلم یہودی عالم ''کعب احبار'' کا یہ قول ہے اور اسرائیلی روایات سے ماخوذ ہے ❶ اور جب آپ دیکھ رہے ہیں کہ قرآنی الفاظ ہی نے ان روایتوں کی تصحیح کی گنجائش باقی نہیں رکھی ہے قرآن خبر دے رہا ہے کہ دیوار میں نقب زنی بھی ان کے بس کی بات نہ تھی تو پھر اسی دیوار کے متعلق یہ باور کرنا کہ

❶ تفصیل کے لئے دیکھئے شرح بخاری (جلد۴ص۲۴) شاہ صاحبؒ کے الفاظ ہیں کہ "یحکم وجدانی انه لیس بمرفوع بل هو من کعب نفسه۔'' جہاں تک میرا خیال ہے مسلمانوں میں یاجوج وماجوج کے متعلق زیادہ تر قصے یہودیوں ہی کی کتابوں سے ماخوذ ہیں اور جیسا کہ قدیم مکاشفات کا قاعدہ تھا کہ استعارے کے رنگ میں لوگ مطلب کو بیان کرتے تھے۔اگر یہ سمجھا جائے کہ یاجوج و ماجوج باہر نکلنے کے لئے باہمی اتفاق و اتحاد کی کوشش میں دن بھر اپنی قوت تقریر صرف کیا کرتے تھے لیکن رات کو جب واپس ہوتے تو اختلافات پھر تر و تازہ ہو جاتے۔دیوار کو زبان سے چاٹ چاٹ کر پتلی بنانے کا مطلب ممکن ہے کہ یہی ہو۔اس زمانہ میں دیکھا جاتا ہے کہ یورپ کی قومیں اپنے مشکلات کو کمیشن اور مجلس' انجمن وغیرہ کی تقریروں سے حل کرتی ہیں بہر حال ان یہودی روایتوں کا نہ قرآن ہی ذمہ دار ہے اور نہ اس کے لانے والے پیغمبر ﷺ کے صحیح بیانات میں ان کا منشا ملتا ہے۔۱۲

راقم کہتا ہے مناظر احسن گیلانی صاحب نے صحیح بخاری کی روایت کا ذکر ص ۲۵۵ میں حاشیہ میں کیا جس میں نقب کا ذکر ہے

❶ کہہ چکا ہوں کہ یاجوج و ماجوج کے خروج کے اس واقعہ کو ذوالقرنین والی دیوار کے انہدام وانداکاک سے کوئی تعلق نہیں ہے' حضرت الاستاذ کشمیری کی تحقیق اس باب میں نقل کر چکا ہوں۔ایسی صورت میں آنحضرت ﷺ کا نیند سے بیدار ہو کر یہ فرمانا کہ "یاجوج و ماجوج والے روم (بند) میں اتنا سوراخ ہو چکا'' اس کا مطلب بظاہر یہی معلوم ہوتا ہی کہ رویا اور خواب میں یاجوج و ماجوج کے خروج کی ابتداء کا تمثل دیوار کے سوراخ کی شکل میں ہوا' لیکن ظاہر ہے کہ خواب میں دودھ دکھایا جاتا ہے اور مطلب اس کا علم ہوتا ہے' قرآن ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ قحط مصر خشک خوشوں اور دبلی پتلی گایوں کی شکل میں دکھا گیا۔بہر حال اس روایت سے یہ سمجھنا کہ واقعی یاجوج و ماجوج والے اسی دیوار میں سوراخ کرنے پر وہ قادر ہو گئے تھے جس کے متعلق قرآن میں اطلاع دی گئی ہے کہ نقب لگانا اس میں ان کے بس کی بات نہ تھی' حقائق وواقعات سے اغماض ہی کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔

مناظر احسن گیلانی صاحب کے نزدیک صحیح بخاری کی روایت تمثیلی ہے۔

انور کاشمیری کے قول کو بھی مناظر احسن گیلانی صاحب کی جانب سے اہمیت دی گئی ہے کہ خروج یاجوج وماجوج متعدد بار ہو گا

کے آخری ٹکڑے یعنی ''هم من كل حدب ينسلون ''میں اگر غور کیا جائے اور یہ سوچا جائے کہ زمین کے وہی حصے جو پانی سے مکشوف اور نمایاں ہوئے ہیں' جن میں حدبیت (کوزہ پشتی اور ابھار) پایا جاتا تھا۔ گویا حاصل یہی ہوا کہ زمین کے سارے معمورہ میں پھیل پڑیں گے' اور اس طور پر پھیل پڑیں گے کہ ان کی آمد کا یہ سلسلہ جاری رہے گا اور بڑی تیزی کے ساتھ زمین کے آباد حصوں میں یہ گھسنے لگیں گے' تب سمجھا جائے گا کہ عہد نبوت میں جس خروج کے لئے سوراخ پیدا ہوا تھا' وہ مکمل ہو گیا اور ''فتحت ياجوج و ماجوج ''(کھول دیئے گئے یاجوج و ماجوج) کی قرآنی پیشین گوئی تکمیلی شکل میں سامنے آ گئی۔ اسی لئے حضرت الاستاذ مولانا انور شاہ صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کا خیال یہ تھا کہ یاجوج و ماجوج کے خروج کا واقعہ دفعتہً پیش آنے والا ایک واقعہ نہیں ہے' بلکہ:

لهم خروج مرة بعد مرة (فیض الباری' شرح بخاری ج۴' ص۲۳)

''ان کے خروج کا یہ واقعہ یکے دیگرے پیش آتا رہے گا''

راقم کہتا ہے قرآن کے متن کو توڑ توڑ کر متعدد خروج بنانا صحیح نہیں ہے —قرآن میں تسلسل میں بیان ہوا ہے کہ یاجوج وماجوج کے خروج کے بعد قیامت قائم ہو جائے گی لیکن مناظر احسن گیلانی لکھتے ہیں کہ مفسرین کو یہ آیت بہت مشکل معلوم ہوئی کہ اس پر کوئی صحیح روایت نہ ملی

266 دجالی فتنہ کے نمایاں خدوخال

besturdubooks.wordpress

ہیں اور اپنے اپنے رجحان کے مطابق لوگوں نے خیالات ظاہر کئے ہیں۔

علامہ شوکانی نے مشہور مفسر النحاس کے حوالہ سے اسی لئے نقل کیا ہے۔

هذا الاية مشكلة (جلد۳ص۴۱۲)

''یعنی مذکورہ بالا آیت مطلب کے لحاظ سے کافی دشوار ہے''

دشواری کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ارباب تفسیر کو کوئی ایسی صحیح روایت نہیں مل سکی جس کی روشنی میں کسی پہلو کو وہ متعین کر سکتے ہوں۔ اسی نئے قرائن و قیاسات سے مدد لے کر مختلف بزرگوں نے کسی خاص پہلو کو متعین کرنا چاہا ہے۔ اسی سلسلہ میں ابو عبیدہ' ابو علی فارسی' الزجاج لغت اور عربیت کے جلیل آئمہ کا نام لیا جاتا ہے۔ میرے لئے نہ یہ ممکن ہے اور نہ ضرورت ہے کہ سوال و جواب کے اس تمام سلسلے کا یہاں ذکر کر کے ہر ایک کی تنقید کرتے ہوئے اپنے ذاتی احساس کو پیش کروں کیونکہ اس طویل عمل کے بعد بھی میری رائے اور میرے خیال کی حیثیت بھی منجملہ دوسرے احتمالات کے ایک احتمال ہی کی رہے گی۔ میں خود قطعی طور پر نہیں کہہ سکتا تھا کہ جس پہلو کی طرف میرا ذہن منتقل ہوا ہے اس کی نوعیت کیا ہے؟ بالکل ممکن ہے کہ اس مسئلہ میں بھی میرے احساس کا حشر وہی ہو جو صفا و مروہ والے غریب احساس کا انجام اصل حقیقت کے سامنے آنے کے بعد ہوا' جس کا تذکرہ میں نے نوٹ میں کیا ہے۔

راقم کہتا ہے اشکال کی اصل جڑ وہ بنی اسرائیلی روایت ہے جو حدیث نواس رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے اور صحیح مسلم میں موجود ہے۔

انور کشمیری اور مناظر احسن گیلانی کا خیال ہے کہ روس اور برطانوی قوم یاجوج وماجوج ہیں-

غالباً روسی یاجوج کی نسل ہیں اور برطانوی ماجوج کی نسل:

اسی کے ساتھ جغرافیہ کی عام ابتدائی کتابوں میں ''ایشیائی روس'' کے زیرعنوان جو تفصیلات دیئے گئے ہیں ان کو پڑھیے' جن سے آپ کو معلوم ہوگا کہ ہندوستان کے رقبہ سے چوگنا بڑا علاقہ سائبیریا کے نام سے روس ہی کے قبضے میں ہے جس میں اسٹیپسز اور تونڈار کے عریض و وسیع خطے شریک ہیں۔ اور توباں سک منسک نامی شہر ولادی واسٹاک اور کٹسک وغیرہ نامی آبادیوں کے ساتھ اسی علاقے میں پائے جاتے ہیں۔

ان تفصیلات کو اپنے علم میں شریک کرتے ہوئے بتایا جائے کہ حضرت الاستاذ الامام الکشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے اس دعوے پر کون تعجب کر سکتا ہے۔

اما الروس فهم من ذرية ياجوج (صفحہ۲۳ جلد۳)

''روس والے یاجوج کی نسل میں ہیں''

اسی کے ساتھ بعض مواقع پر شاہ صاحب یہ بھی فرماتے تھے۔

ان ياجوج و ماجوج لا يبعد ان يكونوا اهل روسياو بريطانيا۔

''یاجوج وماجوج اگر روس اور برطانیہ والے ہوں تو اس دعوے کو بعید از واقعات نہیں ٹھہرایا جاسکتا ہے''

ڈاکٹر اسرار احمد کی رائے

ڈاکٹر اسرار کے مطابق سفید فام نسل کے لوگ یاجوج ماجوج ہیں-اپنی ایک تقریر میں ڈاکٹر اسرار نے کہا

https://www.youtube.com/watch?v=yaUlxpGxk5A

اینگلو سکسن کولونیل سیلاب لانے والے بھی یاجوج وماجوج ہی کی نسل سے تھے، یہ انکا پہلا سیلاب تھا جو دنیا بھر میں آیا- شمالی امریکا، لاطینی امریکا، افریقہ، جنوبی ایشیا، عرب کے کچھ علاقے، مشرق بعید وغیرہ میں انہوں نے حکومت کی تاہم اب بھی اداروں کے ذریعے سے حکومت کر رہے ہیں

راقم کہتا ہے جو قوم بھی زمین پر اس وقت معلوم ہے وہ نہ یاجوج ہے نہ ماجوج، کیونکہ یہ قیامت کی علامت ہیں جو ابھی ظاہر نہیں ہوئی ہے

روایات یاجوج وماجوج

حدیث ۱: یاجوج وماجوج کی دیوار میں دور نبوی میں سوراخ ہوا

صحیح بخاری میں ہے

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ أَنَّهَا قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّوْمِ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ: «لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ» وَعَقَدَ سُفْيَانُ تِسْعِينَ أَوْ مِائَةً قِيلَ: أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ»

زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِیَ اللَّهُ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے اٹھے اور آپ کے چہرہ پر سرخی تھی اور کہہ رہے تھے اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں، عرب کے لئے بربادی ہے اس شر سے جو قریب ہوا۔ آج کے دن یاجوج وماجوج کے لئے رستہ کھل گیا، اتنا—اور سفیان نے ۹۰ یا ۱۰۰ بنایا کہا گیا: ہم ہلاک ہوں گے اور ہم میں صالح بھی ہوں گے؟ فرمایا: ہاں کیونکہ خبث بڑھ جائے گا

صحیح بخاری و أخرجه مسلم في الفتن وأشراط الساعة باب اقتراب الفتن وفتح ردم يأجوج ومأجوج رقم 2881.

یہ روایت صحیح ہے اس کے مطابق مسلمانوں پر یاجوج ماجوج کا خروج ہو گا مسلمانوں میں اس وقت صالح اور خبیث دونوں ہوں گے۔ مسلمان ان کے شر سے نہیں بچ پائیں گے اور ہلاک ہوں گے جیسا کہ روایت میں ہے کہ صالح اور خبیث کی تمیز کے بغیر عرب تباہ ہو گا[15]۔ یہ روایت صحیح مسلم کی النواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے منسوب روایت سے متصادم ہے جس کے مطابق دجال کے قتل کے بعد یاجوج وماجوج کا خروج ہو گا جبکہ اسلام نزول مسیح

[15] اغلبا یاجوج ماجوج زمین کی سطح پر انسانوں کو بھی کھا جائیں گے ان کو قتل کریں گے

پر پھیل چکا ہو گا اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کی موجودگی میں ہی یاجوج وماجوج کا خروج ہو گا یہاں تک کہ ان کی گردنوں میں کیڑے پڑیں گے وغیرہ –اس پر تفصیل آگے آئے گی

حدیث ۲ : یاجوج وماجوج کی دیوار میں کوئی سوراخ نہ ہوا

حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ: (إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ يَحْفِرُونَ كُلَّ يَوْمٍ حَتَّى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ ارْجِعُوا فَسَنَحْفِرُهُ غَدًا فَيُعِيدُهُ اللَّهُ أَشَدَّ مَا كَانَ حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ مُدَّتُهُمْ وَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ حَفَرُوا حَتَّى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ الَّذِي عَلَيْهِمْ ارْجِعُوا فَسَتَحْفِرُونَهُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَاسْتَثْنَوْا فَيَعُودُونَ إِلَيْهِ وَهُوَ كَهَيْئَتِهِ حِينَ تَرَكُوهُ فَيَحْفِرُونَهُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ فَيُنْشِفُونَ الْمَاءَ وَيَتَحَصَّنُ النَّاسُ مِنْهُمْ فِي حُصُونِهِمْ فَيَرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ عَلَيْهَا الدَّمُ الَّذِي اجْفَظَّ فَيَقُولُونَ قَهَرْنَا أَهْلَ الْأَرْضِ وَعَلَوْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ فَيَبْعَثُ اللَّهُ نَغفًا فِي أَقْفَائِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ دَوَابَّ الْأَرْضِ لَتَسْمَنُ وَتَشْكَرُ شَكَرًا مِنْ لُحُومِهِمْ

ترمذی نے اس کو حسن غریب قرار دیا تھا

شعیب إسناده صحيح على شرط الشيخين وسعيد بن أبي عروبة رواية روح عنه قبل اختلاطه ثم هو متابع.

قال الألباني: صحيح، ابن ماجة (4080)

سنن ابن ماجہ/الفتن ۳۳ (۴۰۸۰) (تحفة الأشراف : ۱۴۶۷۰) ، و مسند احمد (۲/۵۱۰-۵۱۱) (صحیح) (سند میں انقطاع ہے اس لیے کہ قتادہ کا سماع ابو رافع سے نہیں ہے، لیکن شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، ملاحظہ ہو الصحیحة رقم: ۱۷۳۵)

ابورافع، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"(یاجوج وماجوج اور ان کی ذریت) اس (دیوار کو) ہر دن کھودتے ہیں، جب وہ اس میں شگاف ڈال دینے کے قریب پہنچ جاتے ہیں تو ان کا نگراں (جو ان سے کام کرا رہا ہوتا ہے) ان سے کہتا ہے: واپس چلو کل ہم اس میں سوراخ کر دیں گے، ادھر اللہ اسے پہلے زیادہ مضبوط و ٹھوس بنا دیتا ہے، پھر جب ان کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ ان کو لوگوں تک لے جانے کا ارادہ کرے گا، اس وقت دیوار کھودنے والوں کا نگراں کہے گا: لوٹ جاؤ کل ہم اسے ان شاءاللہ توڑ دیں گے"، آپ نے فرمایا: "پھر جب وہ (اگلے روز) لوٹ کر آئیں گے تو وہ اسے اسی حالت میں پائیں گے جس حالت میں وہ اسے چھوڑ کر گئے تھے، پھر وہ اسے توڑ دیں گے، اور لوگوں پر نکل پڑیں گے (ٹوٹ پڑیں گے) سارا پانی پی جائیں گے، لوگ ان سے بچنے کے لیے بھاگیں گے، وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے، تیر خون میں ڈوبے ہوئے واپس آئیں گے، وہ کہیں گے کہ ہم زمین والوں پر غالب آ گئے اور آسمان والے سے بھی ہم قوت و بلندی میں بڑھ گئے (یعنی اللہ تعالیٰ سے) پھر اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کر دے گا جس

سے وہ مر جائیں گے"، آپ نے فرمایا: "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، زمین کے جانوران کا گوشت کھا کر موٹے ہو جائیں گے اور اینٹھتے پھریں گے

ابن کثیر تفسیر میں سورہ کہف میں لکھتے ہیں

وَرَوَاهُ أَحْمَدُ أَيْضًا عَنْ حسن هو ابن موسى الأشهب عَنْ سُفْيَانَ عَنْ قَتَادَةَ بِهِ وَكَذَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْ أَزْهَرَ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حدث أبو رَافِعٌ وَأَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ عن قتادة ثم قال غَرِيبٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وإسناده جيد قوي ولكن متنه فِي رَفْعِهِ نَكَارَةٌ لِأَنَّ ظَاهِرَ الْآيَةِ يَقْتَضِي أَنَّهُمْ لَمْ يَتَمَكَّنُوا مِنَ ارْتِقَائِهِ وَلَا مِنْ نَقْبِهِ لِإِحْكَامِ بِنَائِهِ وَصَلَابَتِهِ وَشِدَّتِهِ وَلَكِنْ هَذَا قَدْ رُوِيَ عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ أَنَّهُمْ قَبْلَ خُرُوجِهِمْ يَأْتُونَهُ فَيَلْحَسُونَهُ حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْهُ إِلَّا الْقَلِيلُ فَيَقُولُونَ غَدًا نَفْتَحُهُ فَيَأْتُونَ مِنَ الْغَدِ وَقَدْ عَادَ كَمَا كَانَ فَيَلْحَسُونَهُ حَتَّى لا يبقى منه إلا القليل فيقولون فذلك فيصبحون وَهُوَ كَمَا كَانَ فَيَلْحَسُونَهُ وَيَقُولُونَ غَدًا نَفْتَحُهُ وَيُلْهَمُونَ أَنْ يَقُولُوا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَيُصْبِحُونَ وَهُوَ كَمَا فَارَقُوهُ فَيَفْتَحُونَهُ وَهَذَا مُتَّجِهٌ وَلَعَلَّ أبا هريرة تلقاه من كعب فإنه كان كَثِيرًا مَا كَانَ يُجَالِسُهُ وَيُحَدِّثُهُ فَحَدَّثَ بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ فَتَوَهَّمَ بَعْضُ الرُّوَاةِ عَنْهُ أَنَّهُ مرفوع فرفعه والله أعلم.

ويؤيد مَا قُلْنَاهُ مِنْ أَنَّهُمْ لَمْ يَتَمَكَّنُوا مِنْ نَقْبِهِ وَلَا نَقْبِ شَيْءٍ مِنْهُ وَمِنْ نَكَارَةِ هَذَا الْمَرْفُوعِ قَوْلُ الْإِمَامِ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ سُفْيَانُ أَرْبَعَ نِسْوَةٍ- قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمِهِ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ وَهُوَ يَقُولُ: «لا إله إلا الله ويل لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذَا» وَحَلَّقَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ» «1» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ اتَّفَقَ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَلَى إِخْرَاجِهِ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

ابن کثیر کہتے ہیں: اس کی اسناد قوی ہیں جید ہیں لیکن اس کے متن میں نکارت ہے کیونکہ اس میں جو ظاہر نشانی ہے وہ تقاضہ کرتی ہے کہ وہ ارتقاء پر دسترس نہیں رکھتے ... لیکن یہ سب روایت کیا ہے کعب الاحبار نے ... اور ہو سکتا ہے ابو ہریرہ، کعب سے ملے ہوں کیونکہ وہ ان میں سے ہیں جو اکثر کعب الاحبار کے پاس بیٹھتے تھے اور اس سے روایت کرتے تھے پس ایسا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا اور بعض راویوں کو وہم ہوا کہ یہ مرفوع ہے پس انہوں نے اس کو بلند کیا (یعنی حدیث رسول بنا دیا) اللہ کو معلوم ہے ... اور ہم نے جو کہا اس کی تائید ہوتی ہے اس متن میں نکارت ہے کیونکہ حدیث زینب میں ہے ... دیوار میں سوراخ ہوا

اس نکارت کی بنا پر حدیث صحیح نہیں ہے - اس میں اسناد علتیں بھی ہیں

علت : قتادہ کا سماع ابی رافع سے نہیں

کتاب علل المرّوذي (ص/ 197) کے مطابق امام احمد نے کہا

قال شعبة: لم يلق قتادة أبا رافع ، إنما كتب عن خلاس عنه

شعبہ نے کہا: قتادہ، ابو رافع سے نہیں ملا اس نے خلاس سے لکھا

کتاب جامع التحصيل للعلائي (ص /255) کے مطابق

قال شعبة: لم يسمع قتادة من ابى رافع شيئا

شعبہ نے کہا: قتادہ نے ابی رافع سے کچھ نہ سنا

کتاب المعرفة والتاريخ (2 /141) از الفسوی کے مطابق علی بن المديني نے کہا

أصحاب قتادة ثلاثة:، سعيد ، وهشام ، وشعبة ، فأما سعيد فأتقنهم ، وأما هشـام فأكثرهم ، وأما شعبة فأعلمهم بما سمع وما لم يسمع

قتادہ کے تین اصحاب تھے جن میں سعید بن ابی عروبہ ہیں، ہشام الدستوائی ہیں اور شعبہ ہیں – پس سعید محتاط تھے، ہشام اکثر روایت کر دیتے اور شعبہ کو معلوم تھا قتادہ نے کس سے سنا اور کس سے نہیں

البتہ یہ علت اغلبًا امام بخاری کو معلوم نہ تھی[16]

علت: سعید بن إبي عروبۃ سے روح بن عبادہ کا روایت کرنا

16

کتاب التوحید صحیح بخاری میں ہے (13/ 2745) حديث رقم (7115) قــال : حدثني محمد بن أبي غالب ، حدثنا محمد بن إسماعيل ، حدثنا معتمر ، سمعت أبي يقول : حدثنا قتادة : أنّ أبا رافع (حدثه) : أنّه سمع أبا هريرة رضى الله عنه الحديث (إن الله كتب كتاباً) . لیکن اس کی سند دوسری کتابوں میں بھی ہے وہاں (حدّثه)،کہا اور کبھی کہا (حدَّث) یعنی ابی رافع نے تحدث کا لحاظ نہیں رکھا

طحاوی مشکل الآثار میں کہتے ہیں

وسماع روح من سعيد انما كان بعد اختلاطه[17]

روح بن عبادہ کا سعید بن ابی عروبہ سے سماع اختلاط کے بعد کا ہے

کتاب تاريخ بغداد (402/8) کے مطابق نسائی کہتے

أبو محمد روح بن عبادة القيسي ليس بالقوي

روح بن عبادہ قوی نہیں

اور أبی حاتم الرازي کہتے : روح لايحتج به روح بن عبادہ نا قابل دلیل ہے

علت : کعب کے اقوال کو حدیث سمجھا گیا

کتاب التمييز (ص /175) کے مطابق امام مسلم نے بسر بن سعید کا قول بیان کیا

حَدثنَا عبد الله بن عبد الرَّحْمَن الدَّارمِيّ ثَنَا مَرْوَان الدِّمَشْقِي عَن اللَّيْث بن سعد حَدثنِي بكير بن الاشج قَالَ قَالَ لنا بسر بن سعيد اتَّقوا الله وتحفظوا من الحَدِيث فوَاللَّه لقد رَأَيْتنَا نجالس أَبَا هُرَيْرَة فَيحدث عَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم عَن كَعْب وَحَدِيث كَعْب عَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم

بکیر بن الاشج نے کہا ہم سے بسر بن سعید نے کہا : اللہ سے ڈرو اور حدیث میں حفاظت کرو- اللہ کی قسم ! ہم دیکھتے ابو ہریرہ کی مجالس میں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے اور وہ (باتیں) کعب (کی ہوتیں) اور ہم سے کعب الاحبار (کے اقوال) کو روایت کرتے جو حدیثیں رسول اللہ سے ہوتیں

---

[17] ونص الحافظ ابن حجر فى هدي الساري (ص /570)على أنّه سمع منه بعد الاختلاط

ان علتوں کے ساتھ یہ روایت صحیح نہیں[18]

حدیث ٣ : یاجوج ماجوج میں ہر ایک کے ہاں ہزار بچے ہیں؟

أخبرنا أبو عروبة حدثنا محمد بن وهب بن أبي كريمة حدثنا محمد بن سلمة عن أبي عبد الرحيم عن زيد بن أبي أنيسة عن أبي إسحاق عَنْ عَمْرو بن ميمون الأودي. عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ —صلى الله عليه وسلم– قَالَ: "إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَقَلُّ مَا يَتْرُكُ أَحَدُهُمْ لِصُلْبِهِ أَلْفاً مِنَ الذُّرِّيَّةِ إِنَّ مِنْ وَرَائِهِمْ أُمَماً ثَلاثَاً: منسك وَتَأْوِيلَ وَتَارِيسَ . لا يَعْلَمُ عَدَدَهُمْ إِلا اللَّهُ"

صحیح ابن حبان

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک یاجوج وماجوج میں ہر ایک کے ہاں ہزار کی اولاد ہے اور ان کے پیچھے تین امم ہیں منسک، تاویل اور تاریس-ان کی تعداد کا علم صرف اللہ کو ہے

مسند الطيالسي میں ہے "تأويل وثارليس ومنسك" اور مستدرک الحاکم میں ہے : "تاويس وتأويل وناسك ومنسك"

ألباني : ضعيف - «الضعيفة» (4142).

شعيب الأرنؤوط : إسناده ضعيف

اس کی سند میں رجال کو ثقہ کہا گیا ہے سوائے زید بن إبي إنيسة کے لئے امام احمد کہتے ہیں

[18] – ابن کثیر نے بھی اس کے متن کو منکر قرار دیا ہے لیکن چونکہ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے اکابر پرست اس کو صحیح کہنے پر تلے ہیں اور اللہ کی قدرت کو لے کر اتے ہیں کہ دستور میں استثنائی شکلیں پیدا کرنا یہ بھی اللہ کا دستور ہے مثلا معجزہ ، کرامت وغیرہ ہوتی ہی وہ چیز ہے ، جو عام طریقہ کار اور عادات سے ہٹ کر ہوں ، سمندر سے رستہ بنادینا ، پتھر کا کپڑے لے کر بھاگنا " - راقم کہتا ہے پھر تو تمام مسائل میں معجزہ ہی بیان کر دیا جائے کہ وہ آج تک بلکہ قیامت تک ہوں گے

إن حديثه لحسن مقارب، وإن فيها لبعض النكارة، وهو على ذلك حسن الحديث. «ضعفاء العقيلي»

قال المروذي: وسألته- يعني أحمد- عن زيد بن أبي أنيسة؟ فحرك يده، فقال: صالح، وليس هو بذاك.

عقیلی کے مطابق امام احمد نے اس کو حسن الحدیث کہا اور المروزی کے بقول کہا ایسا اچھا نہیں

حدیث ۴ : خروج یاجوج وماجوج کے بعد بھی لوگ حج کریں گے / نہیں کریں گے ؟

صحیح بخاری میں ہے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الحَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَيُحَجَّنَّ البَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ»، تَابَعَهُ أَبَانُ، وَعِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: «لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لاَ يُحَجَّ البَيْتُ»،

الحَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ نے قتادہ سے انہوں نے عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ سے انہوں نے ابو سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیت اللہ کا حج و عمرہ ہو گا خروج یاجوج وماجوج کے بعد- اس کی متابعت کی ہے ابان نے اور عمران نے قتادہ سے روایت کرنے میں اور عبد الرحمان بن المهدی نے کہا کہ شعبہ نے روایت کیا– قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ کوئی بیت اللہ کا حج نہ کرے گا

صحیح ابن حبان حدیث 6750 میں ہے

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لا تقوم الساعة حتى لا يحج البيت

شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ سے انہوں نے ابو سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ بیت اللہ کا حج نہ ہو گا

كتاب المنتخب من مسند عبد بن حميد از أبو محمد عبد الحميد بن حميد بن نصر الكَسّي ويقال له: الكَشّي

بالفتح والإعجام (المتوفى: 249هـ)

کے مطابق

ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ –صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ– قَالَ: "إِنَّ النَّاسَ لَيَحُجُّونَ، وَيَعْتَمِرُونَ، وَيَغْرِسُونَ النَّخْلَ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ ومأجوج".

روح نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے الخدری سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا: لوگ حج کریں گے اور عمرہ کریں گے اور کھجور کاشت کریں گے –خروج یاجوج ماجوج کے بعد

جیسا پہلے گزرا روح کا سماع سعید سے اختلاط کے بعد کا ہے لہذا یہ سند قابل قبول نہیں ہے

مسند احمد میں أَبَانِ بْنِ يَزِيدَ کی سند سے ہے

حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ، حَدَّثَنَا أَبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ، وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

لیکن اس کی سند میں سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ ہے جس پر ابن حبان نے حدیث گھڑنے کا الزام لگایا ہے- سوید بن عمرو الکلبی، ابو الولید، کوفی کے لئے ابن حبان کا کہنا ہے

كان يقلب الأسانيد، ويضع على الأسانيد الصحاح المتون الواهية.

کتاب حلیہ اولیاء میں اس کی سند ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، ثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُجَاشِعٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ»

یہ سند صحیح ہے

المنتخب من مسند عبد بن حمید میں اس متن میں اضافہ ہے کہ لوگ یاجوج ماجوج کے خروج کے بعد کھجور کی کاشت کاری کریں گے
ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «إِنَّ النَّاسَ لَيَحُجُّونَ وَيَعْتَمِرُونَ وَيَغْرِسُونَ النَّخْلَ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

اب حج نہ ہو گا یہ شعبہ کہتے اور حج ہو گا یہ أَبَانِ بْنِ يَزِيدَ اور الحجاج کہتے - سند بھی ایک ہی ہے –ایک روایت امام بخاری کے نزدیک صحیح ہے تو دوسری ابن حبان کے مطابق صحیح ہے-

العلل از ابن ابی حاتم کے مطابق:

وسألتُ أَبِي عَنْ حديثٍ رواه عبد الرحمن بْنُ مَهْدِيّ عَنْ شُعبة عَنْ قتادة عن عبد الله بْنِ عُتْبة – أَوِ ابْنِ أَبِي عُتْبة– عَنْ أَبِي سَعِيدٍ؛ قَالَ: لَيُحَجَّنَّ هَذَا البيتُ [ولَيُعْتَمَرَنَّ] بَعْدَ خُرُوجِ يأجوجَ ومأجوجَ.
قلتُ: رَوَى هَذَا الحديثَ أبانُ العطَّار،عَنْ قتادة عن عبد الله ابْنِ أَبِي عُتْبة عَنْ أَبِي سعيد عن النبيِّ ؛ فأيُّهما الصَّحيح؟
قَالَ أَبِي: سمعتُ أَبَا زِيَادٍ حمَّاد بْنَ زَاذَانَ يحدّث عن عبد الرحمن هَذَيْنِ الحديثَين ثُمَّ قَالَ: سمعتُ عبد الرحمن يَقُولُ: مَا أَرَى أَبَانَ إِلا وَقَدْ حفِظ.
قَالَ أَبِي: حديثُ أَبَانٍ أصحُّ مِنْ حَدِيثِ شُعبة.
ابی حاتم نے اپنے باپ سے سوال کیا حدیث جو عبد الرحمان بن المہدی نے روایت کی عَنْ شُعبة عَنْ قتادة عن عبد الله بْنِ عُتْبة – أَوِ ابْنِ أَبِي عُتْبة– عَنْ أَبِي سَعِيدٍ سند سے کہ (رسول اللہ نے) فرمایا: لوگ بیت اللہ کا حج و عمرہ کریں گے خروج یاجوج ماجوج کے بعد

میں نے کہا اس حدیث کو أبانُ العطَّار،عَنْ قتادة عن عبد الله ابْنِ أَبِي عُتْبة عَنْ أَبِي سعيد عن النبيِّ نے بھی روایت کیا ہے پس کون سی صحیح ہے؟

میرے باپ نے کہا: میں نے ابو زیاد سے سنا انھوں نے ابن المہدی کی دو حدیثیں ذکر کیں پھر کہا میں نے عبد الرحمان بن المہدی کو کہتے سنا: ابان کی حدیث، شعبہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے

تغلیق تعلیق میں ابن حجر نے تطبیق دی ہے

سلسلة إصدارات الحكمة (١٢)

موسوعة
الحافظ ابن حجر العسقلاني الحديثية
تشمل هذه الموسوعة تعليقات الحافظ الحديثية وأحكامه على الأحاديث والآثار التي أوردها في جميع مؤلفاته المطبوعة

جمع وإعداد
وليد بن أحمد الحسين الزبيري
إياد بن عبد اللطيف بن إبراهيم القيسي
مصطفى بن قحطان الحبيب
بشير بن جواد القيسي
عماد بن محمد البغدادي

المجلد السادس

موسوعة الحافظ ابن حجر ٢٨١

«**لا تقوم الساعة حتى لا يحج البيت**». قال الحاكم: وقفه أبو داود عن شعبة.

قلت: وبسند ابن حجر للحديث قال: عن أبي سعيد الخدري، أن رسول الله ﷺ، قال: «**إن الناس ليحجون ويعتمرون ويغرسون النخل بعد خروج يأجوج ومأجوج**».

ومن الجائز أن يكون الحديثان جميعاً صحيحين لقوة إسنادهما، وأن يكون المراد بقوله ﷺ: «**لا تقوم الساعة حتى لا يحج البيت**» وقتاً قبل قيامها، وبعد خروج يأجوج ومأجوج، جمعاً بين الحديثين، والله أعلم.

[التغليق: (٣/٦٨)]

ابو سعید سے مروی ہے کہ لوگ حج کریں ہے عمرہ کریں ہے اور کھجور کاشت کریں گے یاجوج ماجوج کے خروج کے بعد - جائز ہے کہ دونوں حدیثین صحیح ہوں اپنی اسناد کے قوی ہونے کے سبب سے اور ہو سکتا ہے مراد ہو کہ قیامت قائم نہ ہو گی حتی کہ بیت اللہ کا حج نہ ہو گا (یعنی) اس وقت جب یاجوج ماجوج نکل رہے ہوں گے اور ان کے خروج کے بعد (جب ان کا قتل ہو جائے گا تب حج و عمرہ ہو گا)-اس طرح یہ حدیثین جمع ہو جاتی ہیں

ابن حجر "الفتح" 455/3 میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ ان احادیث کو جمع کرنا ممکن نہیں ہے

وانفراد شعبة بما يخالفهم، وإنما قال ذلك لأن ظاهرهما التعارض، لأن المفهوم من الأول أن البيت يحج بعد أشراط الساعة، ومن الثاني أنه لا يحج بعد ولكن يمكن الجمع بين الحديثين

شعبہ کا اس مخالفت میں تفرد ہے اور انہوں نے یہ کہا (بیت اللہ کا حج نہ ہو گا) جو ظاہرا متعارض ہے کیونکہ پہلے قول کا مطلب ہے کہ قیامت کی نشانیوں پر بھی بیت اللہ کا حج ہو گا اور دوسرے (شعبہ) کے قول کا مطلب ہے حج نہ ہو گا اور ان دو اقوال میں جمع ممکن نہیں ہے

مسئلہ یہ ہے کہ امام شعبہ کی جلالت شان کے مقابلے میں باقی راویوں کو ترجیح نہیں دی جا سکتی- اور تفرد کی بنا پر حتما نہیں کہا جا سکتا ہے کہ اس میں امام شعبہ نے واقعی غلطی ہے-

حدیث ۵ : پرندے یاجوج ماجوج کھا جائیں گے ؟

صحیح مسلم میں النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ رضی اللہ عنہ سے منسوب روایت کے مطابق یاجوج ماجوج کے حوالے سے ہے [19]

فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللهُ إِلَى عِيسَى: إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ [ص:2254] وَيَبْعَثُ اللهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللهِ فَيُرْسِلُ اللهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ "،

پس اسی دوران حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) پر اللہ رب العزت وحی نازل فرمائیں گے کہ تحقیق میں نے اپنے ایسے بندوں کو نکالا ہے کہ کسی کو ان کے ساتھ لڑنے کی طاقت نہیں۔ پس آپ میرے بندوں کو حفاظت کے لئے طور کی طرف لے جائیں اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر اونچائی سے نکل پڑیں گے ، ان کی اگلی جماعتیں بحیرہ طبریہ پر سے گزریں گی اور اس کا سارا پانی پی جائیں گے اور ان کی آخری جماعتیں گزریں گی تو کہیں گی کہ اس جگہ کسی وقت پانی موجود تھا اور اللہ کے نبی عیسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے ساتھ محصور ہو جائیں گے ، یہاں تک کہ ان میں کسی ایک کے لئے بیل کی سر کی بھی تم میں سے کسی ایک کے لئے آج کل کے سو دینار سے افضل و بہتر ہو گی۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے ساتھی اللہ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ

19

مسند الشاميين از طبرانی میں ایک طرق میں اسی قسم کی روایت ہے سند ہے

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ نَصْرِ بْنِ خُزَيْمَةَ، أَنَّ أَبَاهُ، حَدَّثَهُ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَخِيهِ مَحْفُوظٍ، عَنِ ابْنِ عَائِذٍ، ثَنَا جُبَيْرُ بْنُ نُفَيْرٍ، أَنَّ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سند میں عَلْقَمَةُ بْنُ نَصْرِ بْنِ خُزَيْمَةَ مجہول ہے

یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا، وہ ایک جان کی موت کی طرح سب کے سب یک لخت مر جائیں گے، پھر اللہ کے نبی عیسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے ساتھی زمین کی طرف اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت کی جگہ بھی یاجوج ماجوج کی علامات اور بدبو سے انہیں خالی نہ ملے گی۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے ساتھی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردنوں کے برابر پرندے بھیجیں گے جو انہیں اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں اللہ چاہے وہ انہیں پھینک دیں گے پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جس سے ہر مکان خواہ وہ مٹی کا ہو یا بالوں کا آئینہ کی طرح صاف ہو جائے گا اور زمین مثل باغ یا حوض کے دھل جائے گی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا: اپنے پھل کو اگا دے اور اپنی برکت کو لوٹا دے، پس ان دنوں ایسی برکت ہو گی کہ ایک انار کو ایک پوری جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے میں سایہ حاصل کرے گی اور دودھ میں اتنی برکت دے دی جائے گی کہ ایک دودھ دینے والی گائے قبیلہ کے لوگوں کے لئے کافی ہو جائے گی اور ایک دودھ دینے والی اونٹنی ایک بڑی جماعت کے لئے کافی ہو گی اور ایک دودھ دینے والی بکری پوری گھرانے کے لئے کفایت کر جائے گی، اسی دوران اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے تک پہنچ جائے گی، پھر ہر مسلمان اور ہر مومن کی روح قبض کر لی جائے گی اور بد لوگ ہی باقی رہ جائیں گے، جو گدھوں کی طرح کھلے بندوں جماع کریں گے، پس انہیں پر قیامت قائم ہو گی۔

یہ طویل حدیث ہے جو صحیح مسلم میں نزول مسیح کے حوالے سے اور قتل دجال کے حوالے سے ہے اس میں واقعات کا تسلسل ہے اور دجال کے فورا بعد خروج یاجوج ماجوج کا ذکر ہے –راقم اس روایت کو کعب الاحبار کے اقوال کا مجموعہ کہتا ہے جس پر تفصیلی بحث کتاب نزول مسیح اور خروج دجال کی روایات میں ہے

سر دست یہاں اس کے یاجوج ماجوج سے متعلق متن پر غور کرتے ہیں
یاجوج ماجوج میں کیڑے پڑیں گے اور وہ ہلاک ہو جائیں گے- اس قسم کا قول بائبل کے انبیاء کی کتاب زکریا باب ۱۴ میں ہے جو تلمود کے مطابق یاجوج ماجوج کی خبر ہے[20] کہ جب بنی اسرائیل کو یروشلم میں گھیر لیا جائے گا تب

Zech. 14:12 And this will be the disease which the Lord will send on all the peoples which have been warring against Jerusalem: their flesh will be wasted away while they are on their feet, their eyes will be wasted in their heads and their tongues in their mouths.

---

[20] This is the War of Gog and Magog spoken about in Yechezkel (38, 39), and Zechariah (14), as well as in Midrash Tehillim (Mizmor 118:9).

اللہ ان پر بیماری نازل کرے گا ان تمام پر جو یروشلم سے لڑ رہے ہوں گے ان کے گوشت سڑ جائیں گے جب کہ وہ اپنے پیروں پر ہوں گے ان کی آنکھیں خراب ہوں گی ان کے سروں میں اور ان کی زبانین ان کے منہ میں

یعنی یاجوج ماجوج کھڑے کھڑے مر جائیں گے
صحیح مسلم کی روایت میں مسائل ہیں مثلا ان دو جملوں کو دیکھیں
اول قول ہے:

ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ

پھر اللہ کے نبی عیسی (علیہ السلام) اور ان کے ساتھی زمین کی طرف اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت کی جگہ بھی یاجوج ماجوج کی علامات اور بدبو سے انہیں خالی نہ ملے گی

دوسرا قول ہے

فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللهِ فَيُرْسِلُ اللهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللهُ

اللہ تعالی پرندوں کو بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی طرح ہوں گی جو انہیں اٹھا کرلے جائیں گے اور جہاں اللہ چاہے وہ انہیں پھینک دیں گے

اب ایک طرف تو کہا گیا کہ زمین میں ایک بالشت کی جگہ بھی ایسی نہ ہو گی جہاں یاجوج وماجوج کی زَهَمُهُمْ نہ ہو

لغوا اس سے مراد ہے[21]

قَوْله زهمهم ونتنهم بِفَتْح الزَّاي وَالْهَاء أي كريه رائحتهم وَتسَمى رَائِحَة اللَّحْم الكريهة زهومة مَا لم ينتن ويتغير

قول زهمهم ونتنهم... یعنی ان کی بدبو اور گوشت کی بو کو اگر کریہہ ہو تو اس کو زهومة کہا جاتا ہے

اس ماحول میں سانس لینا ہی دشوار ہے دوم جو پرندے ہیں وہ زمین کے نہیں ہیں - کیونکہ اس قسم کے پرندے زمین پر موجود ہی نہیں جن کی بختی اونٹوں جیسی گردن ہو

صحیح ترجمہ ہے

فَيُرْسِلُ اللهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللهُ

اللہ تعالی پرندوں کو بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی طرح ہوں گی جو انہیں اٹھا کرلے جائیں گے اور جہاں اللہ چاہے وہ انہیں پھینک دیں گے

---

21 مشارق الأنوار على صحاح الآثار از عياض بن موسى بن عياض بن عمرون اليحصبي السبتي، أبو الفضل (المتوفى: 544هـ)

لیکن روایت میں ترجمہ بدلا گیا ہے

اللہ تعالی بختی اونٹوں کی گردنوں کے برابر پرندے بھیجیں گے

جبکہ یہ اس کا ترجمہ نہیں ہے

یہ حدیث، کتاب حزقی ایل باب ۳۸ پر بھی مبنی ہے جس میں ہے کہ پرندے ان کی لاشیں کھائیں گے

17 اے آدم زاد، رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ ہر قسم کے پرندے اور درندے بلا کر کہہ، ’آؤ، اِدھر جمع ہو جاؤ! چاروں طرف سے آ کر اسرائیل کے پہاڑی علاقے میں جمع ہو جاؤ! کیونکہ یہاں مَیں تمہارے لئے قربانی کی زبردست ضیافت تیار کر رہا ہوں۔ یہاں تمہیں گوشت کھانے اور خون پینے کا سنہرا موقع ملے گا۔ **18** تم سورماؤں کا گوشت اور دنیا کے حکمرانوں کا خون پیؤ گے۔ سب بسن کے موٹے تازے مینڈھوں، بھیڑ کے بچوں، بکروں اور بیلوں جیسے مزے دار ہوں گے۔ **19** کیونکہ جو قربانی مَیں تمہارے لئے تیار کر رہا ہوں اُس کی چربی تم جی بھر کر کھاؤ گے، اُس کا خون پی پی کر مست ہو جاؤ گے۔ **20** رب فرماتا ہے کہ تم میری میز پر بیٹھ کر گھوڑوں اور گھڑسواروں، سورماؤں اور ہر قسم کے فوجیوں سے سیر ہو جاؤ گے۔‘

39 اے آدم زاد، جوج کے خلاف نبوت کر کے کہہ، ’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے مسک اور توبل کے اعلیٰ رئیس جوج، اب مَیں تجھ سے نپٹ لوں گا۔ **2** مَیں تیرا منہ پھیر دوں گا اور تجھے شمال کے دُور دراز علاقے سے گھسیٹ کر اسرائیل کے پہاڑوں پر لاؤں گا۔ **3** وہاں مَیں تیرے بائیں ہاتھ سے کمان ہٹاؤں گا اور تیرے دائیں ہاتھ سے تیر گرا دوں گا۔ **4** اسرائیل کے پہاڑوں پر ہی تُو اپنے تمام بین الاقوامی فوجیوں کے ساتھ ہلاک ہو جائے گا۔ مَیں تجھے ہر قسم کے شکاری پرندوں اور درندوں کو کھلا دوں گا۔ **5** کیونکہ تیری لاش کھلے میدان میں گر کر پڑی رہے گی۔ یہ

راقم کے نزدیک النواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے منسوب یہ روایت اصل میں کعب الاحبار کے اقوال کا مجموعہ ہے جس میں شروع کا حصہ بائبل کی کتاب دانیال کا ہے اور آخر کا حصہ کتاب حزقی ایل اور کتاب زکریا سے لیا گیا ہے

کتاب الفتن از نعیم بن حماد کی روایت ہے کہ کعب الاحبار کی بیوی کے بیٹے تُبَيْعٍ نے کہا

حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ، عَنْ أَرْطَاةَ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ، حَدَّثَهُ عَنْ تُبَيْعٍ، قَالَ: " إِذَا قَتَلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ أَنِ انْطَلِقْ أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى الطُّورِ، فَإِنَّهُ قَدْ خَرَجَ عِبَادٌ لِي لَا يُطِيقُهُمْ

أَحَدٌ غَيْرِي، وَالْمُؤْمِنُونَ يَوْمَئِذٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا سِوَى الذَّرَارِيِّ وَالنِّسَاءِ، وَيَخْرُجُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، لَا يَمُرُّونَ عَلَى مَاءٍ إِلَّا نَزَفُوهُ، وَالْمَاءُ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ، قَدْ غَارَ عِنْدَ مَخْرَجِ الدَّجَّالِ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ، فَيَقُولُ آخِرُهُمْ: لَقَدْ كَانَ هَاهُنَا مَرَّةً مَاءٌ، ثُمَّ إِنَّهُ يُقْبِلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَيَقُولُونَ: حَتَّى مَتَى وَقَدْ قَهَرْنَا أَهْلَ الْأَرْضِ، فَهَلُمُّوا فَلْنُقَاتِلْ أَهْلَ السَّمَاءِ، فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ نَحْوَ السَّمَاءِ، فَتَرْجِعُ نُشَّابُهُمْ مُخْتَضِبَةً دَمًا، فَيَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ دَاءً يُقَالُ لَهُ النَّغَفُ، يَأْخُذُ فِي أَعْنَاقِهِمْ فَيُهْلِكُهُمُ اللَّهُ، حَتَّى [ص:585] أَنَّ الْأَرْضَ لَتَنْتُنُ مِنْ جِيفِهِمْ حَتَّى يَبْلُغَ أَذَاهُمُ الْمُؤْمِنِينَ حَيْثُ هُمْ، فَيُقْبِلُ الْمُؤْمِنُونَ إِلَى عِيسَى فَيَقُولُونَ: إِنَّا لَنَجِدُ رِيحًا مَا لَنَا عَلَيْهِ صَبْرٌ، وَمَا لَنَا عَلَيْهِ طَاقَةٌ، فَيَدْعُو عِيسَى رَبَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ، فَيَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ، فَتَحْمِلُهُمْ حَتَّى تُلْقِيَهُمْ فِي مَهَامَةٍ مِنَ الْأَرْضِ، حَتَّى تَصِيرَ كَالصَّدَفَةِ مِنْ دِمَائِهِمْ وَشُحُومِهِمْ، فَيَلْبَثُ النَّاسُ سَنَوَاتٍ يَحْتَطِبُونَ مِنْ سِلَاحِهِمْ، ثُمَّ يَلْبَثُونَ سَبْعَ سِنِينَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ رِيحًا فِي قَبْضِ أَرْوَاحِ الْمُؤْمِنِينَ

تَبِيعُ بْنُ عَامِرٍ الحِمْيَرِيُّ الحَبْرُ نے کہا : جب عیسیٰ ابن مریم ، دجال کا قتل کر دیں گے تب اللہ ان پر الوحی کرے گا کہ تم اور تمہارے ساتھ جو مومن ہیں ان کو طور لے جاؤ کیونکہ میں اپنے بندے نکال رہا ہوں جن کو کوئی برداشت نہ کر پائے گا سوائے میرے - اور اس روز مومن صرف ۱۲۰۰۰ ہوں گے عورتوں اور اولادوں کے علاوہ - اور یاجوج و ماجوج نکلیں گے اور ہر بلندی سے اتریں گے کسی پانی پر نہ گزریں گے کہ اس کو پی جائیں گے اور ان دنوں پانی کم ہو گا- یہ دجال کے مخرج پر کود پڑیں گے اور یہاں تک کہ بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ پر پہنچیں گے پس ان کا آخری کہے گا یہاں کبھی پانی ہوا کرتا تھا پھر ایک دوسرے کے روبرو آئیں گے اور کہیں گے کب تک ؟ اور ہم نے اہل ارض کو زیر کر دیا چلو اہل السماء سے قتال کریں پس اپنے ہتھیار آسمان کی طرف پھینکیں گے ان کو خون میں لت پٹ کر کے لوٹا دیا جائے گا - پھر اللہ ان پر بیماری بھیجے گا جس کو النَّغَفُ کہا جاتا ہے جو ان کو گردن سے پکڑ لے گی اور یہ ہلاک ہو جائیں گے یہاں تک کہ زمین ان کی بدبو سے پٹ جائے گی یہاں تک کہ مومنوں کو اس سے تکلیف پہنچے گی جہاں وہ ہوں گے پس مومن عیسیٰ سے کہیں گے ہم کو بو آ رہی ہے جس پر ہم صبر نہیں کر پا رہے - اور اس پر طاقت بھی نہیں ہے پس عیسی اپنے رب کو پکاریں گے اور اللہ تعالی پرندوں کے جھنڈ بھیجے گا یہ ان کو اٹھا کر زمین کے مَهَامَة میں پھینک دیں گے - ... پھر سات سال گزریں گے اور اللہ ایک ہوا بھیجے گا جو مومنوں کی روح قبض کر لے گئی

یہودی روایات کے مجموعہ

LEGENDS

OF THE JEWS

BY

LOUIS GINZBERG

Translated from the German Manuscript by

HENRIETTA SZOLD

and

PAUL RADIN

VOLUME ONE

Bible Times and Characters

From the Creation to Moses in the Wilderness

THE JEWISH PUBLICATION SOCIETY

PHILADELPHIA

2003 • 5763

کے مطابق

Eldad and Medad

نام کے دو انبیاء تھے جنہوں نے موسی علیہ السلام کے دور میں پیشن گوئی کی کہ جوج ایک بادشاہ خروج کرے گا ماجوج کے لشکر کے ساتھ

Eldad now began to make prophecies, saying: "Moses will die, and Joshua the son of Nun will be his successor as leader of the people, whom he will lead into the land of Canaan, and to whom he will give it as a possession." Medad's prophecy was as follows: "Quails will come from the sea and will cover the camp of Israel, but they will bring evil to the people." Beside these prophecies, both together announced the following revelation: "At the end of days there will come up out of the land of Magog a king to whom all nations will do homage. Crowned kings, princes, and warriors with shields will gather to make war upon those returned from exile in the land of Israel. But God, the Lord, will stand by Israel in their need and will slay all their enemies by hurling a flame from under His glorious Throne. This will consume the souls in the hosts of the king of Magog, so that their bodies will drop lifeless upon the mountains of the land of Israel, and will become a prey to the beasts of the field and the fowls of the air. Then will all the dead among Israel arise and rejoice in the good that at the beginning of the world was laid up for them, and will receive the reward for their good deeds."[482]

الداد نے اب پیشن گوئیاں شروع کیں، موسی فوت ہو جائیں گے اور یوشع بن نون ان کے خلیفہ ہوں گے اور لوگوں پر امام جو لوگوں کو کنعان پر لے کر نکلیں گے اور ان کو اس کا اقتدار لے گا

مداد نے بھی پیشن گوئی کی : سلوی سمندر سے آئیں گے ... اور آخری دنوں میں ماجوج کے علاقے سے ایک بادشاہ نکلے گا جس کی تعظیم تمام اقوام کریں گی سر تاج شاہ، شہزادے اور زر بکف جنگجو اس کے گرد جمع ہوں گے اسرائیل کے ملک میں اور ان بنی اسرائیل سے لڑیں گے جو جلاوطنی کے بعد واپس لوٹے ہوں گے- لیکن اللہ مالک اسرائیل کا ساتھ دے گا اور ان کے دشمن کو قتل کرے گا اس کے عرش عظیم کے نیچے سے ایک آگ نکلے گی جو ان کی ارواح کو چاٹ جائے گی پس ماجوج کی لاشیں ملک اسرائیل میں بکھری پڑی ہوں گی اور ان کو درندے کھائیں گے اور ان کی بدبو ہوا میں پھیلی ہو گی - پھر بنی اسرائیل کے مردے زندہ ہو جائیں گے اور اس پر خوش ہوں گے اور اپنا اچھا اجر پائیں گے

ماجوج کی لاشوں سے بدبو ہونا اور ان کا جانوروں کا کھانا یا پرندوں کا کھانا بننا یہود کے اقوال تھے

صحیح مسلم کی روایت میں تضاد یہ ہے کہ یاجوج وماجوج کا لشکر تمام پانی پی جاتا ہے یعنی بہت پیاسا ہو گا۔یقینا بھوکا بھی ہو گا تو وہ تمام پرندوں اور جانوروں کو کیوں نہیں کھاتا؟

اسی کتاب الفتن از نعیم بن حماد کی روایت ہے کہ کعب کا کہنا تھا

وَيَأْتِي بِأَصْحَابِهِ الطُّورَ فَيَجُوعُونَ حَتَّى يَبْلُغَ رَأْسُ حِمَارٍ مِائَةَ دِينَارٍ،

اور اصحاب عیسی طور پر جائیں گے جہاں وہ بھوکے ہوں گے یہاں تک کہ ایک گدھے کا سر بھی سو دنیار تک کا ہو گا

یعنی کرنسی کاروبار چلتا رہے گا؟

صحیح مسلم اس قول کو تبدیل کر کے بیل کا سر کیا گیا-

حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ

یہاں تک کہ ان (محصور مسلمانوں) میں کسی ایک کے لئے بیل کی سر کی بھی تم میں سے کسی ایک کے لئے آج کل کے سو دینار سے افضل و بہتر ہوگی-

یہ اقوال کعب الاحبار کے تھے جو بنی اسرائیلی لٹریچر میں تبدیلی کر کے معرب یا اسلامایز کیا گیا ہے-

مسیح کے ظہور کے بعد یاجوج ماجوج کا فورا نکلنا

صحیح مسلم کی روایت کے مطابق مسیح کے نزول کے فورا بعد ہی یاجوج ماجوج کا خروج ہو جائے گا اس کا ذکر بائبل میں ہے

f. GOG AND MAGOG AND THE END OF THE MESSIANIC AGE.

A last attack upon the dominion of the Messiah is that which is designated as Gog and Magog. This conflict occurs at the end of the Messianic period, fills up the iniquity of the heathen and leads up to the judgment and the end of the world. It represents the transition from time to eternity, to the olâm habbâ in the narrower sense of the word. The time of Gog and Magog comprises seven years. The meaning of the term is defined by the statement that "an evil spirit enters into the nations and they rebel against the king Messiah. He, however, slays them, smiting the land with the rod of his mouth and killing the wicked one by the breath of his lips, and he leaves only Israel remaining." (Cf. Gen. 10:2; Exod. 38:2; 39:1,6; Ezek. 38:5; 39:2; also, Rev. 20:8; 2 Thess. 2:8.)

Some representations place the days of Gog and Magog at the beginning of the Messianic age. Accordingly it is said that there are four great manifestations of God: in Egypt, at the giving of the law, in the days of Gog and Magog, and finally, in the days of the Messiah. The prevailing view, however, would reverse the order of the last two and make this catastrophe the final conflict against Messiah's reign, the signal for the judgment and destruction of the heathen, and the last act in the great drama of human history before time is merged into eternity.

جوج اور ماجوج اور دور مسیح کا اختتام

مسیح کے اقتدار پر آخری حملہ وہ ہے جو جوج اور ماجوج کا ہے- یہ قضیہ دور مسیح کے آخر میں ہو گا کفار کے گناہوں سے عالم بھرا ہو گا جو ان کے انجام تک لے کر جائے گا اور اس دنیا کے اختتام تک – یہ دور وہ مرحلہ ہو گا جب وقت اور منتہی کے درمیان کا ہے ... جوج و ماجوج کا دور سات سال ہے – اس کا مطلب ایک عبارت میں ایسا ہے کہ ایک بد روح قوموں میں آ جائے گی اور وہ مسیح کے خلاف خروج کریں گے – مسیح ان کو قتل کرے گا ملک پر اپنے زبان کے عصا سے ضرب لگائے گا اور بد کاروں کو اپنی سانس سے مار دے گا – اور صرف بنی اسرائیلی رہ جائیں گے[22]

صحیح مسلم کی النواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے منسوب روایت کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام کا سانس جہاں تک جائے گا وہاں کافر مر جائے گا لیکن دجال یا یاجوج ماجوج میں کوئی سانس سے نہ مرے گا جبکہ علماء کہتے ہیں یاجوج ماجوج کافر ہیں !

یاجوج ماجوج کا بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ کا پانی پینا؟

روایت میں بیان ہوا کہ ان کا لشکر بُحيرۃِ طَبَرِيَّة پر سے گزرے گا تو وہاں کا تمام پانی پی جائے گا-

بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّة

22 Weber on the Eschatology of the Talmud. III by George B. Stevens
The Old Testament Student, Vol. 8, No. 3 (Nov., 1888), pp. 85-88, Published by: The University of Chicago Press
Stable URL: http://www.jstor.org/stable/3157025

Sea of Galilee
Lake of Gennesaret
Lake Tiberias

آجکل اسرائیل میں ہے

یاجوج ماجوج جہاں سے خروج کریں گے وہاں سے اسرائیل انے تک میں ان کو کئی جھیلیں اور دریا ملیں گے لیکن روایت میں خاص بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ کا ذکر ہے - اس کی وجہ کتاب حزقی ایل ہے جہاں ماجوج اپنے لیڈر جوج کے ساتھ شمال کی جانب سے اسرائیل پر حملہ آور ہوتا ہے اور اس کو تمام جانب سے گھیر لیتا ہے — کعب الاحبار نے بھی ارض مقدس کی ایک بڑی جھیل کا ذکر کیا جو یروشلم کے شمال میں ہے کہ یاجوج وماجوج اس تک کا پانی پی جائیں گے — النواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے اس قول کو منسوب کرتے وقت عجلت میں اس میں یہ تصحیح نہ کی جا سکی

کہ اس میں تمام دنیا کی جھیلوں کا ذکر ہوتا- یاد رہے کہ صحیح مسلم کی روایت کے مطابق زمین پر ایک بالشت جگہ بھی نہ ہو گی جہاں یاجوج وماجوج کی لاشیں نہ سڑ رہی ہوں

یاجوج ماجوج کے رستہ میں شام میں

Lake Assad

بحيرة الأسد[23]

بھی آئے گا جو میں ڈیم بننے کی وجہ سے ۱۹۷۴ میں جھیل بنی اور اس میں پانی بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّة سے کہیں زیادہ ہے

ایک اسلامی اسکالر عمران حسین کا قول ہے

https://www.youtube.com/watch?v=7yfuA-LNrlE

یاجوج اور ماجوج یورپی تہذیب میں ہی ہیں، ہم ان کا تعین مزید محدود کر سکتے ہیں اور یورپی تہذیب میں بھی انہیں مخصوص کر سکتے ہیں کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ یاجوج اور ماجوج کا لشکر جب بحیرہ طبریہ سے گزرے گا تو وہاں پانی پائے گا جبکہ ان کے آخری کہیں گے یہاں پانی ہوا کرتا تھا، اب جبکہ یہ سوکھ رہا ہے کون لوگ بحیرہ طبریہ کا پانی استعمال کرتے ہیں؟ مصریوں، اردنیوں، شامیوں کو یہ پانی نصیب نہیں ہوتا بلکہ صرف اسرائیلیوں کے تصرف میں آتا ہے، اسرائیل میں کون ہیں جو اس پانی کا استعمال کرتے ہیں، فلسطینیوں سے زیادہ یورپی اشکنازی یہود اس پانی کو استعمال کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے بینکاری کے ذریعے جدید معیشت ترتیب دی، یہی لوگ ہیں جن کی حکومت نے صحرا کو سرسبز بنانے کی پالیسی ترتیب دی، چنانچہ اس بحیرہ کا پانی مسلسل خشک ہو رہا ہے

راقم کہتا ہے یاجوج ماجوج کا مذھب نہ یہودیت ہے نہ نصرانیت ہے ، یہ تو قید میں ہیں اور عزیر اور عیسیٰ علیہ السلام سے ان کی ملاقات بھی نہیں ہے

---

[23] https://en.wikipedia.org/wiki/Lake_Assad

حدیث ٦ : مسلمانوں کے مویشی درندے بن جائیں گے یا جوج ماجوج کھا جائیں گے ؟

ابن ماجہ کی حدیث 4079 ہے

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاق، حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تُفْتَحُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ فَيَخْرُجُونَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ سورة الأنبياء آية 96 فَيَعُمُّونَ الْأَرْضَ، وَيَنْحَازُ مِنْهُمُ الْمُسْلِمُونَ، حَتَّى تَصِيرَ بَقِيَّةُ الْمُسْلِمِينَ فِي مَدَائِنِهِمْ وَحُصُونِهِمْ، وَيَضُمُّونَ إِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ، حَتَّى أَنَّهُمْ لَيَمُرُّونَ بِالنَّهَرِ فَيَشْرَبُونَهُ، حَتَّى مَا يَذَرُونَ فِيهِ شَيْئًا، فَيَمُرُّ آخِرُهُمْ عَلَى أَثَرِهِمْ، فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ: لَقَدْ كَانَ بِهَذَا الْمَكَانِ مَرَّةً مَاءٌ، وَيَظْهَرُونَ عَلَى الْأَرْضِ، فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ: هَؤُلَاءِ أَهْلُ الْأَرْضِ قَدْ فَرَغْنَا مِنْهُمْ، وَلَنُنَازِلَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ حَتَّى إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيَهُزُّ حَرْبَتَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدَّمِ، فَيَقُولُونَ: قَدْ قَتَلْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ، إِذْ بَعَثَ اللَّهُ دَوَابَّ كَنَغَفِ الْجَرَادِ، فَتَأْخُذُ بِأَعْنَاقِهِمْ فَيَمُوتُونَ مَوْتَ الْجَرَادِ، يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَيُصْبِحُ الْمُسْلِمُونَ لَا يَسْمَعُونَ لَهُمْ حِسًّا، فَيَقُولُونَ: مَنْ رَجُلٌ يَشْرِي نَفْسَهُ وَيَنْظُرُ مَا فَعَلُوا، فَيَنْزِلُ مِنْهُمْ رَجُلٌ قَدْ وَطَّنَ نَفْسَهُ عَلَى أَنْ يَقْتُلُوهُ، فَيَجِدُهُمْ مَوْتَى فَيُنَادِيهِمْ أَلَا أَبْشِرُوا فَقَدْ هَلَكَ عَدُوُّكُمْ، فَيَخْرُجُ النَّاسُ، وَيَخْلُونَ سَبِيلَ مَوَاشِيهِمْ فَمَا يَكُونُ لَهُمْ رَعْيٌ إِلَّا لُحُومُهُمْ، فَتَشْكَرُ عَلَيْهَا كَأَحْسَنِ مَا شَكِرَتْ مِنْ نَبَاتٍ أَصَابَتْهُ قَطُّ"

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یاجوج وماجوج کھول دیئے جائیں گے، پھر وہ باہر آئیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: «وہم من کل حدب ینسلون» "یہ لوگ ہر اونچی زمین سے دوڑتے آئیں گے" (سورۃ الأنبیاء: 96) پھر ساری زمین میں پھیل جائیں گے، اور مسلمان ان سے الگ رہیں گے، یہاں تک کہ جو مسلمان باقی رہیں گے وہ اپنے شہروں اور قلعوں میں اپنے مویشیوں کو لے کر پناہ گزیں ہو جائیں گے، یہاں تک کہ یاجوج وماجوج نہر سے گزریں گے، اس کا سارا پانی پی کر ختم کر دیں گے، اس میں کچھ بھی نہ چھوڑیں گے، جب ان کے پیچھے آنے والوں کا وہاں پر گزر ہو گا تو ان میں کا کوئی یہ کہے گا کہ کسی زمانہ میں یہاں پانی تھا، اور وہ زمین پر غالب آ جائیں گے، تو ان میں سے کوئی یہ کہے گا: ان اہل زمین سے تو ہم فارغ ہو گئے، اب ہم آسمان والوں سے لڑیں گے، یہاں تک کہ ان میں سے ایک اپنا نیزہ آسمان کی طرف پھینکے گا، وہ خون میں رنگا ہوا لوٹ کر گرے گا، پس وہ کہیں گے: ہم نے آسمان والوں کو بھی قتل کر دیا، خیر یہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ چند جانور بھیجے گا، جو ٹڈی کے کیڑوں کی طرح ہوں گے، جو ان کی گردنوں میں گھس جائیں گے، یہ سب کے سب ٹڈیوں کی طرح مر جائیں گے، ان میں سے ایک پر ایک پڑا ہو گا، اور جب مسلمان اس دن صبح کو اٹھیں گے، اور ان کی آہٹ نہیں سنیں گے تو کہیں گے: کوئی ایسا ہے جو اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر کے انہیں دیکھ کر آئے کہ یاجوج ماجوج کیا ہوئے؟ چنانچہ مسلمانوں میں سے ایک شخص (قلعہ سے) ان کا حال جاننے کے لیے نیچے اترے گا، اور دل میں خیال کرے گا کہ وہ مجھ کو ضرور مار ڈالیں گے، خیر وہ انہیں مردہ پائے گا، تو مسلمانوں کو پکار کر کہے گا: سنو! خوش ہو جاؤ! تمہارا دشمن ہلاک ہو گیا، یہ سن کر لوگ نکلیں گے اور اپنے جانور چرنے کے لیے آزاد چھوڑیں گے، اور ان کے گوشت کے سوا کوئی چیز انہیں کھانے کے لیے نہ ملے گی، اس وجہ سے ان کا گوشت کھا کھا کر خوب موٹے تازے ہوں گے، جس طرح کبھی گھاس کھا کر موٹے ہوئے تھے"۔

شعیب مسند احمد میں اس پر کہتے ہیں
إسناده حسن من أجل محمد بن إسحاق، وقد صرح بالتحديث هنا، فانتفت شبهةُ تدليسه

اس روایت کے مطابق
اور اپنے جاذ ور چرنے کے لیے آزاد چھوڑیں گے، اور ان کے گوشت کے سوا کوئی چیز انہیں کھانے کے لیے نہ ملے گی، اس وجہ سے ان کا گوشت کھا کھا کر خوب موٹے تازے ہوں گے، جس طرح کبھی گھاس کھا کر موٹے ہوئے تھے"۔

اور پچھلی روایت جس پر بحث ہوئی اس کے مطابق تمام یاجوج ماجوج کو پرندے لے جائیں گے
دوم : مسلمانوں کے جانور یاجوج ماجوج کو کھائیں گے جو بقول علماء یافث کی نسل کے انسان ہی ہیں –تو یہ تمام جانور مویشی درندوں میں بدل جائیں گے ان مویشیوں کا گوشت کھانا بھی حرام ہو جائے گا- یہ شرعی مسئلہ کون حل کرے گا کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام بھی شریعت محمدی پر عمل کریں گے

راقم کہتا ہے روایت نا قابل فہم ہے منکر ہے

حدیث ۷ : جنگیں ختم نہ ہوں گی حتی کہ یاجوج ماجوج نکل آئیں گے

مسند الشامیین از طبرانی کی روایت ہے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ، يَرُدُّ الْحَدِيثَ إِلَى جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُفَيْلٍ التَّرَاغِمِيِّ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ الْخَيْلَ قَدْ سُيِّبَتْ وَوُضِعَ السِّلَاحُ وَزَعَمَ أَقْوَامٌ أَنْ لَا قِتَالَ، وَأَنْ قَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَذَبُوا، الْآنَ جَاءَ الْقِتَالُ، وَإِنَّهُ لَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَزِيغَ اللَّهُ قُلُوبَ قَوْمٍ لِيَرْزُقَهُمْ مِنْهُمْ، وَيُقَاتِلُونَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، وَلَا يَزَالُ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَا تَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا حَتَّى يَخْرُجَ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ»

سَلَمَةَ بْنِ نُفَيْلٍ التَّرَاغِمِيِّ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں تھا کہ ایک آدمی آیا اور بولا یا رسول اللہ ہمارے گھوڑے سو گئے ہیں اور ہم نے ان پر سے اسلحہ اتار دیا ہے اور اقوام کہہ رہی ہیں کہ اب کوئی قتال نہ ہو گا اور جنگ نے اپنا بوجھ رکھ دیا ہے پس رسول اللہ نے فرمایا جھوٹے ہیں یہ لوگ اب قتال آئے گا اور میری امت میں سے ایک گروہ اللہ کی راہ میں ان سے جہاد کرتا رہے گا جو اس کی مخالفت کریں گے .... جنگ اپنا بوجھ نہ رکھے گی حتی کہ یاجوج ماجوج کا خروج ہو جائے گا

اس کی سند منطقع ہے - جامع التحصیل فی إحکام المراسیل از العلائی (المتوفی : 761ھ-) میں نصر بن علقمة کے ترجمہ میں ہے

قال أبو حاتم هو مرسل لم يدرك نصر بن علقمة جبير بن نفير

ابو حاتم نے کہا اس کی حدیث مرسل ہے اور اس کی ملاقات جبیر بن نفیر سے نہیں ہے

اختتام

راقم کے نزدیک خروج یاجوج وماجوج قیامت کی آخری نشانی ہے جس کے بعد صور پھونک دیا جائے گا جیسا کہ سورہ کہف کی آخری آیات میں ہے
اگ والی نشانی میں امام بخاری و مسلم کا اختلاف ہے اس وجہ سے اس کا تعین کرنا مشکل ہے کہ یہ پہلی نشانی ہے یا آخری- باقی نو نشانیوں کی ترتیب ممکن ہے یہ ہو

<u>مسلمانوں کی اعتقادی آزمائش</u>

خروج دجال

نزول مسیح - یہود و نصاری کا ایمان لانا

<u>زمین کی مدت پوری ہونا</u>

دخان

پہلا خسف - دوسرا خسف - تیسرا خسف

سورج کا مغرب سے طلوع ہونا یا زمین کا الٹا گھومنا

<u>الحاد پیدا ہونا</u>

دابة الأرض کا مکہ سے خروج کرنا

یاجوج وماجوج کا خروج

صور کا پھونکا جانا---------------------واللہ اعلم